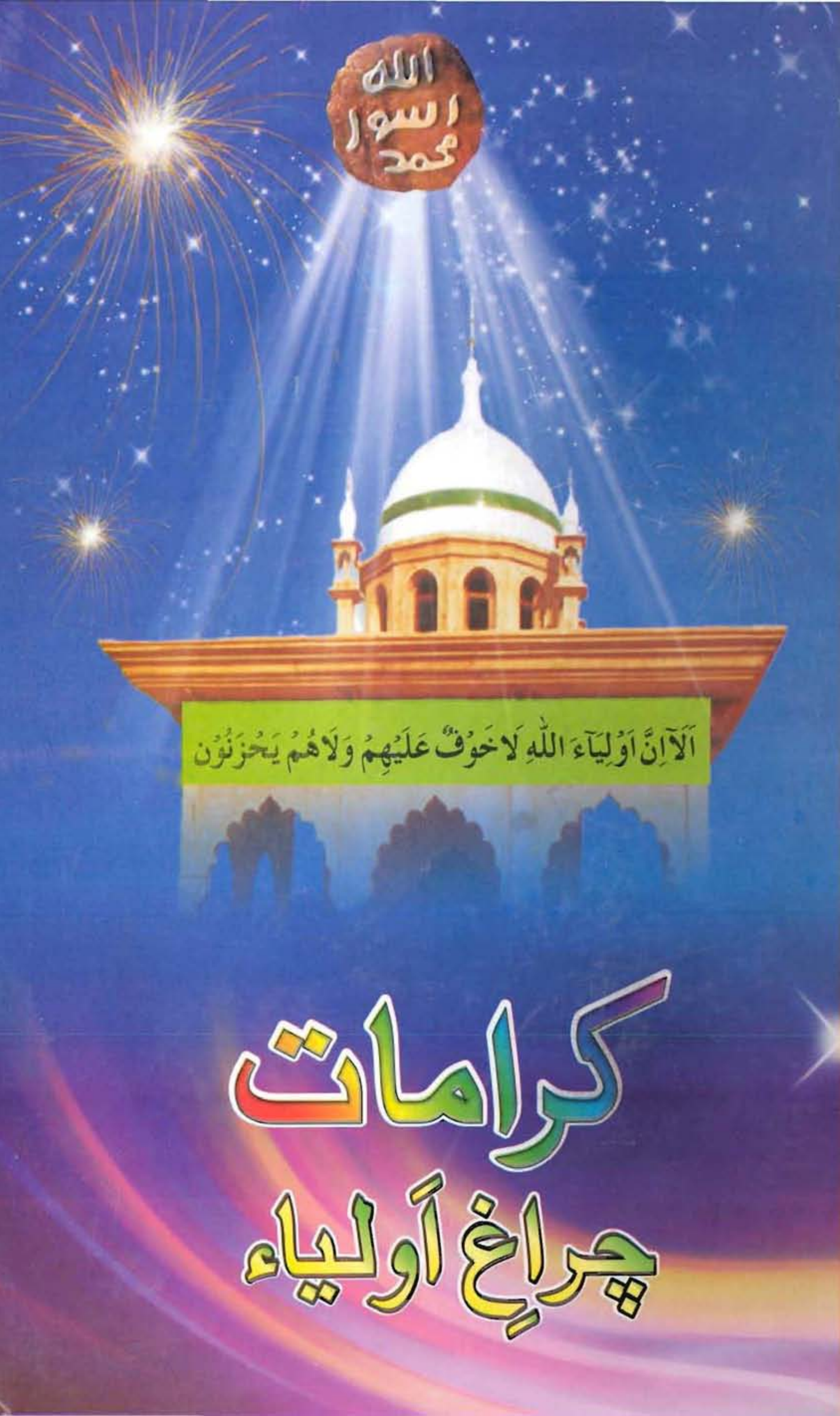


اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ
کرامات
چراغِ اَولیاء

بسم الله الرحمن الرحيم

کرامات چراغ الاولیاء

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب : کرامات چراغ الاولیاءؒ

زیر سرپرستی : صاحبزادہ پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی
زیب سجادہ آستانہ عالیہ سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتی
کہروڑپکا شریف ضلع لودھراں

تعداد : 1100

ناشر : صاحبزادہ پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی
سجادہ نشین دربار عالیہ نقشبندیہ جماعتیہ نذیریہ چراغیہ کہروڑپکا شریف

ترتیب کرامات: حاجی محمد اکرم نقشبندی چراغوی
راؤ انوار الحق نقشبندی چراغوی

مضمون مقدمہ: علی حسن نقشبندی زمردوی چراغوی

طبع : دوم 2011ء

مطبع : یارانِ طریقت آستانہ عالیہ نقشبندیہ چراغیہ زمردیہ ساہیوال

کمپوزنگ : ماجد حسین منہاس 0321-6915120

ہدیہ : 150 روپے

ملنے کا پتہ

آستانہ عالیہ نقشبندیہ چراغیہ
وارڈ نمبر 7/4، چاندنی چوک کہروڑپکا شریف ضلع لودھراں
فون: 0608-342782 موبائل: 0300-6903299
آستانہ عالیہ پیر سیّد زمرد حسین شاہ گیلانی نقشبندی جماعتی
فون: 040-4465753, 040-4554753 موبائل: 0300-6903299

بسم الله الرحمن الرحيم

اللهم صل على سيدنا محمد

وعلى آل سيدنا

محمد

بعدد كل ذرة مائة

ألف ألف مرة

انتساب

بندہ ناچیز اپنی اس عاجزانہ کوشش کو
اپنے پیر ومرشد امام الاولیاء غوث زماں
حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانی
نقشبندی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ
کی بارگاہ اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے



چراغ الاولیاء حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانیؒ نقشبندی جماعتی

کہروڑپکا شریف

فہرست

حمد باری تعالیٰ

فکر اسفل ہے مری مرتبہ اعلیٰ تیرا
وصف کیا خاک لکھے خاک کا پتلا تیرا

طور پر ہی نہیں موقوف اُجالا تیرا
کون سے گھر میں نہیں جلوۂ زیبا تیرا

ہر جگہ ذکر ہے اسے واحد و یکتا تیرا
کون سی بزم میں روشن نہیں اکا تیرا

پھر نمایاں جو سرطور ہو جلوہ تیرا
آگ لینے کو چلے عاشق شیدا تیرا

آفرین اہل محبت کے دلوں کو اے دوست
ایک کوزے میں لئے بیٹھا ہے دریا تیرا

اتنی نسبت دی مجھے دو جہانوں میں بس ہے
تو میرا مالک و مولیٰ ہے میں بندہ تیرا

اب جماتا ہے حسن اس کی گلی میں بستر
خوبرویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

نعت شریف

جاری ہے دو عالم میں میخانہ محمد ﷺ کا
پر ہے مئے وحدت سے پیمانہ محمد ﷺ کا

ہے عشق نبی ﷺ جن کو پیتے ہیں محبت سے
نا سمجھ کیا سمجھے گا پیمانہ محمد ﷺ کا

توحید کے جلوے ہیں پہچانِ محمد ﷺ میں
اللہ سے بھی واصل ہے دیوانہ محمد ﷺ کا

اللہ کا کرم اس پر جس بندہ خاکی کے
لکھا گیا سینے پر افسانہ محمد ﷺ کا

الفت کا مزہ تب ہے ہر شخص یہ کہتا ہو
وہ دیکھو وہ آتا ہے دیوانہ محمد ﷺ کا

نہ خوف قیامت ہو نہ رنج و الم اس کا
ہو جاتا ہے ہے جو دل سے پروانہ محمد ﷺ کا

محشر میں چراؔغ اس کو کھٹکا نہیں پرسش کو
بن جائے خدا والا مستانہ محمد ﷺ کا

راحیل شوق

منقبت

مرشد میرا پیارا پیارا
دل کا سکون اور آنکھوں کا تارا

پیار تمہارا ہے پیارا پیارا پا کے تمہیں جگ لگے پیارا سارا
نہ کرنا ہمیں دور کبھی بھی خدارا مرشد میرا پیارا پیارا

ان کو نہ دیکھوں تو چین نہ آئے ہر دم خیال انہیں کا آئے
جو ہیں دل کا سکون اور آنکھوں تارا مرشد میرا پیارا پیارا

عرس پہ اُمید لے کر ہیں آئے منگتے تمہارے در پر ہیں آئے
بھر دو مرادوں سے دامن ہمارا مرشد میرا پیارا پیارا

غموں سے پریشاں ہوں نظر کر دو سوئی تقدیر میری جگا دو
چمکادو میری قسمت کا ستارا مرشد میرا پیارا پیارا

قدموں میں اپنے بلاتے ہی رہنا زمرد پہ اپنا کرم یوں ہی رکھنا
زمرد کا سرمایا پیار تمہارا مرشد میرا پیارا پیارا

کلام پیر سیّد زمرد حسین گیلانی نقشبندی جماعتی

دیباچہ اشاعت

کرامات چراغ الاولیاء

الحمدللہ! کرامات چراغ الاولیاء، طبیعات اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، شہنشاہ طریقت، امام الاولیاء، حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ ؒ گیلانی نقشبندی جماعتی مجددی کہروڑوی دوبارہ اشاعت پذیر ہورہی ہے۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ 2006ء میں ہمارے پیر بھائی جناب میجر ہدایت اللہ نقشبندی، جماعتی، چراغوی نے اور پیر طریقت رہبر شریعت صاحبزادہ حضور قبلہ پیر سیّد زمرد حسین شاہ گیلانی جماعتی مدظلہ العالی کے حکم سے کرامات جمع کی گئیں۔ جس کی تفصیل مؤلف کتاب کے دیباچہ اشاعت اور عرض حال طبع اوّل سے معلوم ہوگی۔ مؤلف کتاب جناب میجر ہدایت اللہ صاحب ہم سب خدام۔ درگاہ شاہ چراغ کے زیادہ سے زیادہ شکریے کے حقدار ہے کہ انہوں نے ہم کو اس نعمت عظمیٰ سے مستفیض ہونے کا موقع عطا فرمایا۔ میجر صاحب کے خلوص و عقیدت اور اس مرتبہ فضیلت کی جس قدر تعریف کی جائے کم ہے۔ حضور قبلہ پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب کی خدمت میں پیش کی اور آپ سرکار نے شائع کروادی۔ اللہ تعالیٰ میجر ہدایت اللہ صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اس سال تقریباً 2011 میں پہلا ایڈیشن ختم تھا۔ نگران حضرات اور پیر بھائیوں نے آپ سے درخواست کی۔ حضور اس کتاب کو دوبارہ چھاپنے کی اجازت دیں۔ قبلہ پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب نے اس پر آمادگی ظاہر کی اور آپ نے خود اس کتاب کی صحت شروع کی اور ترتیب و طباعت میں سعی فرمائی اور اُس پر کمال مہربانی فرماتے ہوئے اس کتاب کا مقدمہ لکھ کر اس کتاب میں چار چاند لگادیئے۔ حضور قبلہ صاحبزادہ صاحب کی فہم و فراست بھی حضور قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ گیلانی نقشبندی جماعتی ؒ کی طرح ہے۔ جیسے

بڑے پیر صاحب حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ ؒ گیلانی نقشبندی جماعتی مجددی کہروڑوی کئی محدوں اور منکروں کو راہِ راست پر لائے ۔ اور اسی طرح صاحبزادہ صاحب نے اس کتاب کا مقدمہ لکھ کر ہمارے ایمان کو تقویت عطا فرمائی ۔ اللہ تعالیٰ منکرین کو ہدایت نصیب فرمائے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ثمہ آمین

احقیر
حاجی محمد اکرم نقشبندی چراغوی
ساہیوال

مقدمہ

سید عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ ﷺ کی امت کے اولیاء کرام رحمہم اللہ سے اپنی حاجات کے حل کے لئے امداد طلب کرنا اور اس کے جواب میں ان کی طرف سے امداد کا قائل ہونا، بالکل جائز و مستحسن ہے۔ تقریباً ہر دور میں اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے اس سلسلے میں مرجع خلائق بنے رہے ہیں اور ان کے قدموں کی برکت سے لوگوں کی حاجات پوری ہوتی رہی ہیں۔ یہ سلسلہ جاری وساری ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک یونہی رواں دواں رہے گا۔

اس مسلمہ حقیقت کے باوجود آپ کو معلوم ہے کہ شیطان ہر نیک و مستحب کام میں مداخلت کئے بغیر باز نہیں آتا چنانچہ اس مقام پر بھی مقربین بارگاہِ الٰہی کے فیوض و برکات سے محروم کرنے کے لئے بے شمار وساوس کا شکار کرنے کی کوشش کرتا ہے مثلاً۔

کیا اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے ہوتے ہوئے کسی غیر سے مدد مانگنے کی ضرورت باقی رہ جاتی ہے؟ کیا انبیاء علیہ السلام و اولیاء کرام رحمہم اللہ اور دیگر جاندار و بے جان اشیاء کو نفع وضرر کا مالک سمجھنا، ان کی امداد کا قائل ہونا اور ان سے مدد طلب کرنا قرآن و حدیث و دیگر کتب معتبرہ سے ثابت ہے؟ اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ حضرات اپنی حیات میں تو مدد کر سکتے ہیں مگر وصال ہو جانے کے بعد بھی کیا مدد کر سکتے ہیں؟

غرض یہ کہ اس قسم کے وسوسے ڈال کر مسلمانوں کو بزرگان دین کی بارگاہ سے دور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائی اپنی کم علمی کے سبب ان وسوسوں میں پھنس کر اپنا ایمان کھو بیٹھتے ہیں اور دنیا و آخرت برباد کرتے ہیں۔ اسی طرح انسان اولیاء کی بارگاہ میں گستاخی کرتا انبیاء کرام علیہ السلام کی بارگاہ میں بھی گستاخی کر کے کفر کا مرتکب

بن جاتا ہے۔ لہٰذا بہت ضروری ہے کہ ان وسوسوں کے جوابات حاصل کر کے بلکہ ان جوابات کو بکوشش حفظ کر کے اپنا، اپنی آنے والی نسلوں اور گھر کے دیگر افراد کا ایمان بچانے کی بھرپور کوشش کی جائے۔

ایمان کی صحیح پہچان کے لئے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت، کوکب شریعت، شہنشاہ طریقت، مسیح الامت، امام المعرفت، مرشد حقیقت، حبیب خیر الانام، مقرر شریں کلام، شیخ الاسلام و شیخ المشائخ، امام الاولیاء، زینت دربار الانبیاء حضرت پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق کتاب ''ایمان کی پہچان'' کا خوب مطالعہ فرمائیں بلکہ حفظ کرلیں انشاء اللہ تعالیٰ عقائد کے تمام مسائل سے آگاہ ہو جائیں گے اور شیطانی وسوسوں سے خود تو بچ ہی جائیں گے بلکہ دوسروں کے لئے رہبر بن جائیں گے۔ چونکہ یہ کتاب کرامات کے حوالہ سے ہے اس لئے چند امور پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے تا کہ آپ اپنے ایمان کی حفاظت فرما سکیں۔

ضرورتِ اولیاء

جیسے عالم اجسام میں بعض جسم محتاج ہیں اور بعض محتاج الٰہیہ، بعض فیض لینے والے اور بعض فیض دینے والے۔ آفتاب اور بارش فیض دینے والے، زمین اور یہاں کی ہری بھری کھیتیاں اور باغات فیض لینے والے ہیں۔ اسی طرح عالم روحانیت میں انبیاء کرام علیہ السلام اور ان کے ذریعے اولیاء اللہ فیض دینے والے اور سارا عالم ان کا حاجت مند یعنی فیض لینے والا ہے۔ جیسے دنیا کو بارش و آفتاب کی ہمیشہ ضرورت ہے تا کہ اس سے ہمارا آب و ہوا کا ماحول اور دنیاوی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ اسی طرح ہمارے باطنی معاملات میں ان اولیاء اللہ کی نہایت ضرورت ہے کیونکہ دنیاوی آفتاب تو چہرے اور اجسام روشن کرتا ہے۔ بارش برس کر ماحول خوشگوار

کرتی ہے مگر ان اللہ والوں کی زیارت سے قلوب روشن ہو جاتے ہیں اور زیارت کرنے سے رحمت کی ایسی بابرکت بارش برستی ہے ایمان تازہ ہو جاتے ہیں۔ احادیث مبارکہ میں ان اللہ والوں کے بارے میں آیا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اولیاء اللہ کے متعلق پوچھا۔ عَنْ أَوْلِيَاءَ اللّٰهِ؟ تو فرمایا۔ ''اَلَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰه''
وہ لوگ ہیں جن کو دیکھنے (زیارت) سے اللہ یاد آجائے۔ (نسائی۔مجمع الزوائد)

اسی طرح ایک اور جگہ آتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

''اِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِيْحَ لِذِكْرِ اللّٰهِ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰه''

کہ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کے ذکر کی کنجیاں ہوتے ہیں انہیں دیکھ کر اللہ یاد آجاتا ہے۔
(طبرانی، بیہقی)

یہ ان اللہ والوں کی شان ہے اور ہماری عبادتوں کا مرکز کیونکہ ان کی زیارت سے اللہ کی یاد جو آجاتی ہے۔ روحانیت میں بھی ہمیں ان کی حاجت ہے کیونکہ رب تعالیٰ تک ہماری رسائی تو نہیں مگر آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہے اور آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام تک رسائی ان اولیاء اللہ کے ذریعہ سے ہے۔ صحابہ کرامؓ نے سینہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نور نبوت بلا واسطہ حاصل کیا اور بعد والوں نے صحابہ کرام کے سینوں سے۔ ہمارے لئے اولیاء اللہ کے سینے وہ شفاف آئینے ہیں جن سے چھن کر وہ نور عالم کو منور کر رہا ہے۔ اسی لئے بیعت کی جاتی ہے کہ کسی شیشہ کے سامنے آجائیں تاکہ بے نور نہ رہیں۔

مادی دور میں اس کی مثال ''پاور ہاؤس'' جیسی ہے۔ بجلی پاور ہاؤس میں بنتی ہے مگر آج تک کسی نے یہ دیکھا ہو کہ کسی کو راول ڈیم سے کنکشن ملا ہو؟ نہیں! کیونکہ اس بجلی کو برداشت کوئی

گھر نہیں کر سکتا۔ہاں تاروں اور کھمبوں کے ذریعے شہروں،قصبوں اور دیہاتوں تک پہنچائی جاتی ہے اور ہر شہر میں گرڈ اسٹیشن تیار کیئے جاتے ہیں جہاں سے کنکشن ملتا ہے پھر مختلف قمقموں سے مختلف روشنیاں حاصل کی جاتی ہیں۔اسی بجلی سے مشینیں چلتی ہیں اور بڑے بڑے کام لئے جاتے ہیں۔ایسے ہی مدینہ منورہ ایمانی و روحانی پاور ہاؤس ہے۔جہاں ایمانی بجلی تیار ہوتی ہے اور چاروں سلسلے چشتی،قادری،نقشبندی،سہروردی وغیرہ اس بجلی کے تار،ہر سلسلہ کے مشائخ واولیاء گرڈ اسٹیشن ہیں جہاں سے ہر گھر کو بجلی فراہم کی جاتی ہے۔پھران میں بھی کوئی تیز پاور والا ہوتا ہے تو کوئی ہلکا،کوئی جلالی تو کوئی جمالی۔جیسے بجلی کا کھمبا اکھیڑنے والا اور تاروں کو کاٹنے والا حکومت کا مجرم ہوتا ہے ایسے ہی اولیاء کا مخالف اللہ کا دشمن اور حکومت الٰہیہ کا باغی ہوتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ولی کون ہے؟؟؟

لوگوں نے ولی کی علامتیں اپنی طرف سے مقرر کر لی ہیں۔بعض نے کہا کہ ولی وہ جو کرامتیں دکھائے مگر یہ غلط ہے اس لئے کہ عجائبات چار قسم کے ہیں،معجزہ،ارھاص،کرامت،استدراج۔

1- معجزہ

وہ عجیب کام جس کو انسانی عقل تسلیم نہ کرے اور وہ اس نبی کے دست اقدس سے ہو جائے جس نے اعلان نبوت کر دیا ہو۔جیسے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک سے پانی کا چشمہ جاری ہونا،موسیٰ علیہ السلام کا عصاء سانپ بن جاتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کا دم کر کے مردے کو زندہ کر دے وغیرہ۔

2- ارھاص

وہ عجائبات جو نبی کے ہاتھ پر اعلان نبوت سے پہلے ظاہر ہو جائے مثلاً آقا علیہ السلام

کو اعلان نبوت سے پہلے پتھروں کا سلام کہنا، درختوں کا سجدہ کرنا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کا بچپن میں سوالات کے جوابات دینا وغیرہ۔

3- کرامت

وہ عجائبات جو نبی کے امتی یعنی اولیاء کرام کے ہاتھ پر ظاہر ہوں مثلاً جیسے غوث پاکؓ کا قُمْ بِاِذْنِی کہہ کر مردے کو زندہ کرنا، حضرت سلطان الہند خواجہ اجمیریؒ کا ایک ہی وقت میں 90لاکھ سے زائد ہندوؤں کو مسلمان کرنا، حضرت خواجہ نقشبندؒ کا ایک ہی نظر میں سب برتنوں پہ اسم اللہ نقش کرنا، قبلہ عالم امیر ملت محدث علی پوریؒ جسے چھو لیتے اسے کوئی آگ نہ پکڑتی۔ ایسی بہت سی کرامات وغیرہ۔

4- استدراج

وہ عجائبات جو کافر کے ہاتھ سے ظاہر ہوں بہت سے عجائبات شیطان کر دکھاتا ہے۔ مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دور میں بچھڑے سے آواز آنا۔ اس کے علاوہ سنیاسی، جوگی صدہا کرتب کر لیتے ہیں۔

اولیاء کرام فرماتے ہیں کہ اگر عجائبات پر ولایت کا دارومدار ہو تو شیطان اور دجال بھی ولی ہونے چاہیے کہ جب دجال آئے گا تو مردوں کو زندہ کرے گا۔ بارش برسائے گا اور بھی بہت کچھ۔ مزید فرماتے ہیں کہ ہوا میں اڑنا ولایت ہے تو شیطان بڑا ولی ہونا چاہیے۔

ولی کی پہچان

اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اپنے عظیم الشان شہرہ آفاق فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں کہ ولی کامل میں چار شرائط کا ہونا ضروری ہے ورنہ وہ ولی نہیں کہلا سکتا۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1- سنی صحیح العقیدہ

بدعقیدہ نہ ہو بلکہ عقیدہ صحابہ کرام ؓ کے طریق کا ہو۔

2- عالم ہو مدرسے کی سند ضروری نہیں

احکام شرعی جانتا ہو اور اتنا علم ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکتا ہو۔ مدرسے کی سند ضروری نہیں۔

3- فاسق نہ ہو

فاسق و فاجر نہ ہو یعنی کھلم کھلا گناہ نہ کرتا ہو بلکہ لبادہ شریعت کے مطابق ہو۔

4- سلسلہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتا ہو

یعنی اس کا سلسلہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دست بہ دست متصل ہو کسی جگہ سے منقطع نہ ہو۔

جس میں یہ چار شرائط موجود ہیں شریعت اسے ولی ماننے کی اجازت دیتی ہے کہ ایسا شخص ہی کامل ولی ہے اور اس کی بیعت کی جائے۔

مدد طلب کرنے کے متعلق ایک مسلمان کا عقیدہ

ایک سچے مسلمان کا عقیدہ ہے کہ حقیقتاً مدد فرمانا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے ساتھ خاص ہے۔ بغیر اس کی عطا کے کوئی ایک ذرہ بھی نہیں دے سکتا۔ ہاں اس کی عطا سے اس کے مقرب بندے یا دیگر جاندار و بے جان اشیاء نفع وضرر کے مالک ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہوئے اسے مستقل (یعنی غیر محتاج) قادرِ مطلق، مالک ومختار اور غنی و بے نیاز مانا جاتا ہے جبکہ انبیاء واولیاء وغیرہ سے مدد طلب کرنا انہیں غیر مستقل (اللہ تعالیٰ کا محتاج)

اللہ کی بارگاہ سے حاصل ہونے والے فیوض و برکات کا واسطہ و ذریعہ اور قضائے حاجات کے سلسلے میں وسیلہ سمجھ کر مدد طلب کی جاتی ہے۔

اللہ کے سوا کسی اور سے مدد مانگنا (آیات قرآنی)

بعض اوقات ہماری کم علمی کی وجہ سے ذہن میں سوال آجاتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی سے مدد مانگنی ہی نہیں چاہیے۔ جب اللہ تعالیٰ مدد کرنے پر قادر ہے اور ہر شے پہ قادر ہے تو کسی اور سے کیوں مدد مانگیں؟ جواباً عرض ہے کہ یہ شیطان کا خطرناک ترین وار ہے اور اس طرح وہ نہ جانے کتنے لوگوں کو گمراہ کر دیتا ہے۔ جب اللہ نے کسی غیر سے مدد مانگنے سے منع نہیں فرمایا تو پھر کسی کو یہ حق کیسے پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہہ دے کہ اللہ کے سوا کسی سے مدد مت مانگو۔ دیکھئے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے دوسروں سے مدد مانگنے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔

چنانچہ ارشاد ہوا۔

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْ کُمْ (پارہ:26،سورہ محمد:7)

ترجمہ:۔ اگر تم دین خدا کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد فرمائے گا۔

☆ اس آیت میں خود رب تعالیٰ جو کہ غنی ہے اپنے بندوں سے مدد طلب فرمائی۔

حضرت عیسٰی روح اللہ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے مدد طلب فرمائی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ط (پارہ:28،سورہ الصف:14)

ترجمہ:۔ عیسٰی بن مریم (علیہ السلام) نے حواریوں سے کہا، کون ہیں جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں؟ حواری بولے ہم دین خدا کے مددگار ہیں۔

☆ اگر غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک و حرام ہوتا تو کیا اللہ اپنے نبی کو غیر سے مدد مانگنے کی

اجازت دیتا؟ کیا اللہ کے نبی نہ جانتے تھے کہ اللہ ہی قادر ہے پھر بھی حواریوں سے مدد طلب فرمائی۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِا الصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (پارہ:2، سورۃ العمران۔153)

ترجمہ:۔ مدد طلب کرو صبر اور نماز سے۔

☆ اس میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ نماز اور صبر سے مدد حاصل کرو۔ اب یہاں نماز اور صبر بھی تو غیر اللہ ہیں۔ غیر اللہ سے مدد کا حکم؟؟

لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط (پارہ:3، سورہ۔3، آیت:81)

ترجمہ:۔ تم ان پر ضرور ایمان لانا اور ضرور بہ ضرور ان کی مدد کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ نے میثاق کے دن ارواح انبیاء علیہ السلام سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں عہد لیا۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے بندوں کی مدد کا میثاق کے دن سے حکم ہے۔ پھر ہم کس حرام و شرک کے جھگڑے میں ہیں؟

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ص وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ o

(پارہ:6، سورۃ۔5، آیت:2)

ترجمہ:۔ اور نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

☆ اگر مدد مانگنا حرام کام اور شرک ہوتا تو کیا اس آیت مبارکہ میں (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ایک ناجائز کام کی تعلیم دے رہا ہے؟ کم علموں کے لئے لمحہ فکریہ ؟؟؟

وَ اَعِيْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ (پارہ:16، الکھف:95)

ترجمہ:۔ تو میری، طاقت سے مدد کرو۔

☆ اس آیت میں حضرت ذوالقرنین" کا ذکر ہے کہ جب آپ نے جانب مشرق سفر فرمایا تو ایک قوم کی شکایت پر یاجوج ماجوج اور اس قوم کے درمیان دیوار قائم کرتے ہوئے یہ جملہ اس

قوم کے افراد سے ارشاد فرمایا تھا۔ یہ حضرت خضر علیہ السلام کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ آپ کی نبوت میں اختلاف ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نہ نبی تھے، نہ فرشتے، اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والے ایک بندے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا محبوب بنایا تھا۔

(تفسیر خزائن العرفان)

کیا اس آیت میں حضرت ذوالقرنینؑ نے غیر اللہ سے مدد مانگ کر شرک کا ارتکاب کیا ہے (معاذ اللہ)۔ کیا آپ کو معلوم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ میری مدد فرما سکتا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ نے اس پر آپ کو کوئی تنبیہ فرمائی؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ o هٰرُوْنَ اَخِي o اشْدُدْ بِهٖٓ اَزْرِيْ o

(پارہ:16۔سورۃ:20۔آیت29تا31)

ترجمہ:۔ اور میرے لئے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کر دے۔ میرے بھائی ہارون کو، اس سے میری کمر مضبوط کر۔

☆ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے پاس تبلیغ کے لئے بھیجا، تو اس وقت آپ نے یہ عرض کی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے غیر اللہ کی مدد کا سوال کر کے (معاذ اللہ) شرک کرنے کی کوشش کی؟ کیا آپ کو معلوم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے ہوتے ہوئے کسی غیر اللہ سے مدد کی توقع رکھنا ناجائز ہے؟ بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس گذارش کو منظور فرمایا۔ ورنہ کوئی ایسی آیت سے ثابت کریں کہ موسیٰؑ کی اس طلب پر اللہ نے کوئی عذاب اتارا ہو۔؟؟

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ o (پارہ۔6 ، سورۃ۔5 ، آیت۔55)

ترجمہ:۔ اے مسلمانوں تمہارا مدد گار اللہ اور رسول اور وہ ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ رکوع کرنے والے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کا قرآن مجید میں مدد کے متعلق حکم کہ تمہارے مدد گار کون کون ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ مدد کے لئے فرمادے تو جو نہ مانے گویا قرآن کو جھٹلایا اور قرآن کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَمَوْلٰـهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ○

(پارہ 28۔سورۃ:66۔آیت:4)

ترجمہ:۔ تو بے شک اللہ ان کا مدد گار ہے اور جبرئیل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کا غیر اللہ کو مدد گار فرمانا درست ہے یا غلط؟؟

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○ (پارہ:10۔سورۃ:8۔آیت:64)

ترجمہ:۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ کو اللہ اور آپ کے مطیع مسلمان کافی ہیں۔

☆ کیا مختلف معاملات میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے کافی نہیں، اگر ہے تو پھر غیر اللہ کو اس میں شریک کیوں کیا گیا؟ کیا (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ پر کسی قسم کا فتویٰ لگانے کی کسی میں جرأت ہے؟؟؟

هُوَ الَّذِىْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ (پارہ:10۔سورۃ الانفال:62)

ترجمہ:۔ وہی ہے جس نے تمہیں زور دیا اپنی مدد کا اور مسلمانوں کا۔

☆ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مسلمانوں کی مدد کے ذریعے زور عطا کرنے کا اقرار فرما کر (معاذ اللہ) شرک کی تعلیم دینا پسند فرمائی۔ اللہ سمجھ کی توفیق عطا

فرمائے۔آمین

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ م (پارہ:10۔سورۃ9۔آیت:71)

ترجمہ:۔ اور مسلمانوں مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ ۝ (پارہ:24۔سورۃ41۔آیت:31)

ترجمہ:۔ ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی۔

☆ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بھی مددگار ہے اور مسلمان (اولیاء اللہ) بھی آپس میں ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔مگر اللہ تعالیٰ بالذات مددگار اور یہ بالعرض۔

ان سب آیات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ حقیقی مددگار اللہ کی ذات ہے مگر اللہ کی عطا سے انبیاء و اولیاء کرام بھی مدد پر ہیں۔کوئی ایسی آیت نہیں جس میں یہ فرمایا ہو کہ میرے نبی اور میرے ولی مدد نہیں کر سکتے اگر ہے تو پیش کریں۔

ہاں !اللہ تعالیٰ نے کفار، یہودیوں اور بتوں سے مدد مانگنے سے سختی سے منع فرمایا ہے اور شرک قرار دیا مگر افسوس اور شرم کی بات یہ ہے کہ جو آیات کفار اور بتوں کے بارے نازل ہوئیں جہلا و منافق اسے اللہ کے مقبول بندوں کے لئے پیش کرتے ہیں۔قرآن کا مطالعہ فرمائیں تو پتہ چلے گا کہ ایسے لوگ واصل جہنم ہیں۔اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔آمین۔

اللہ کی عطا سے عطا

پچھلی تمام آیتوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اللہ کے سوا جتنے بھی مددگار ہیں سب اللہ کے محتاج اور اس کی عطا سے نوازتے ہیں اور ان سے مانگنا جائز و مستحب ہے اور یہی عقیدہ ایک سچے مسلمان کا ہے۔انبیاء و اولیاء سب ہی اللہ کی عطا سے مخلوق کی جھولیاں بھرتے ہیں کیونکہ یہ

رب تعالیٰ کے خاص بندے بن چکے ہوتے ہیں اور جو اللہ کا ہو جائے اللہ اس کا ہو جاتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ ''جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے تو میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں اور میرا بندہ میری فرض کی ہوئی محبوب چیزوں سے زیادہ کسی شے سے میرا قرب حاصل نہیں کرتا اور وہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں اور جب اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہوں تو اس کی سماعت (کان) بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی بصارت (آنکھ) بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پیر بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ طلب کرے تو ضرور اپنی پناہ عطا کرتا ہوں۔'' (بخاری شریف۔ کتاب الرقاق)

اس وعدۂ خداوندی سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ اولیائے کرامؒ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جس چیز کا بھی سوال کریں وہ انہیں ضرور عطا کرتا ہے اور اسی طرح جس بھی نقصان پہنچانے والی شے کے بارے پناہ طلب کریں تو انہیں اس سے بچایا جائے گا۔ اولیاء کا پکڑنا اللہ کا پکڑنا، ان کا دیکھنا اللہ کا دیکھنا، ان کا سننا اللہ کا سننا، ان کا بولنا اللہ کا بولنا غرض ہر شے خداوندی کا مظہر بن جاتی ہے (سبحان اللہ)

حضرت جبرائیل علیہ السلام کا بیٹا دینا

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ○ (پارہ:16۔سورۂ مریم:19)

ترجمہ:۔ بولا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔

☆ بیٹا دینا اللہ کا کام ہے یا غیر اللہ کا؟

اگر اللہ تعالیٰ کا کام ہے (اور یقیناً بات یہی ہے) تو پھر بیٹا دینے کی نسبت اپنی طرف کرنے کے باعث حضرت جبرائیل علیہ السلام پر شرک کا فتویٰ جاری ہوگا یا نہیں؟ اگر نہیں تو فی زمانہ جب کوئی مسلمان مجازی طور پر نسبت رکھتے ہوئے یوں کہے کہ غوث پاکؓ نے بیٹا دیا، خواجہ صاحب نے شفا دی، داتا صاحب نے بگڑی بنادی وغیرہ وغیرہ تو یہ ناجائز وحرام کس طرح ہو سکتا ہے؟

مُردوں کو زندہ کر دینا اور شفا عطا فرمانا

اَنِّیْ اَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَكُوْنُ طَیْرًام بِاِذْنِ اللّٰهِ ج وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۝ (پارہ3۔ال عمران:49)

ترجمہ:۔ میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی شکل بنا کر اس میں پھونکتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے (پیدائشی اندھے) اور سفید داغ والے کو اور میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے۔

☆ حضرت عیسٰی علیہ السلام پر ان تمام دعوؤں کے جواب میں کون سا فتویٰ جاری ہوتا ہے؟

اگر اس آیت کی روشنی میں کوئی مسلمان یہ عقیدہ رکھے کہ انبیاء علیہ السلام کے کرم سے شفا حاصل ہوتی ہے اور مردے زندگی پاتے ہیں تو کیا یہ شرک ہوگا؟ اگر نہیں تو پھر مسلمانوں پر طعنہ زنی کیوں؟

سورۂ نمل میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت منگوانا

(ترجمہ کنز الایمان) سلیمان نے فرمایا، اے درباریو! تم میں کون ہے جو اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہوں۔ ایک بڑا خبیث جن

ہوا میں وہ تخت حضور میں حاضر کردوں گا قبل اس کے حضور اجلاس برخاست کریں اور میں بے شک اس پر قوت والا امانت دار ہوں۔اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کردوں گا ایک پل مارنے سے پہلے (یعنی آنکھ جھپکنے سے پہلے)۔

خدا نے بخشی ہے طاقت جو اپنے ولیوں کو
اندازہ کوئی بھی اس کا بشر لگا نہ سکا

(راحیل شوق)

ایک پل میں ساری دنیا گھوم آنا اور اتنی دسترس کہ اتنا بھاری تخت بھی لے آنا یہ اولیاء اللہ کی کرامت قرآن مجید سے ثابت ہے۔بس اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے۔

اسی طرح کی بہت سی آیات قرآن پاک میں ہیں جن سے اللہ کی عطا سے اللہ کے مقرب بندے مخلوق کو نوازتے ہیں طوالت کی وجہ سے صرف انہیں آیات پر روشنی ڈالی کہ اللہ والے چاہے وہ انبیاء ہوں یا اولیاء وہ اللہ کی عطا سے ہی بگڑیاں بناتے ہیں۔

سورہ یوسف میں حضرت یوسف علیہ السلام کا اپنا کرتہ دینا کہ حضرت یعقوبؑ کی آنکھوں پہ لگائیں تو بینا ہو جائیں گے اور جیسے ہی لگایا تو آنکھوں کی بینائی لوٹ آئی (یہ سارا واقعہ سورۃ یوسف میں ہے)۔اس کرتے میں یہی کمال تھا کہ ایک نبی کے جسم اطہر سے مس تھا اسی طرح بزرگوں کے دیئے ہوئے تبرکات اور ان کے تعویذات سے بھی شفا حاصل ہوتی ہے کیونکہ ان کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔

اولیاء اللہ کے آستانوں اور درباروں پر حاضری کی برکتیں

اسی طرح یہ اللہ والے جہاں پر تشریف فرما ہوتے ہیں وہ جگہیں متبرک اور رحمت الٰہی کے نزول سے منور ہوتی ہیں وہاں دعائیں حاجتیں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔اس عقیدہ کا درس بھی

ہمیں قرآن ہی دیتا ہے۔

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ○ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ يُصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰي ○ (پارہ۔3۔ال عمران:36 تا38)

ترجمہ:۔ جب زکریا علیہ السلام اس کے پاس، اس کی نماز پڑھنے کی جگہ جاتے، اس کے پاس نیا رزق پاتے۔ کہا اے مریم یہ تیرے پاس کہاں سے آیا، وہ بولیں اللہ کے پاس سے ہے۔ وہ جسے چاہے بے حساب دے۔ یہاں پکارا زکریا نے اپنے رب کو، بولا اے میرے رب مجھے اپنے پاس سے دے، ستھری اولاد، بیشک تو ہی ہے دعا سننے والا، تو فرشتوں نے اسے آواز دی اور وہ اپنی نماز کی جگہ نماز پڑھ رہا تھا۔ بے شک اللہ آپ کو خوشخبری دیتا ہے یحیٰی (علیہ السلام) کی۔

☆ حضرت مریم چونکہ ولیہ تھیں اور وہ اپنے حجرے میں عبادت کیا کرتی تھیں تو ان کے پاس غیر موسمی پھل اور دیگر رزق آتا تھا جب حضرت زکریا علیہ السلام نے یہ دیکھا تو اللہ سے اپنی اولاد کی دعا کی (جبکہ ان کی زوجہ عمر دراز، بانجھ ہو چکی تھی اور ان کی عمر بھی 80 برس سے زیادہ تھی) اور ایک اللہ والی کے آستانے پہ جا کے دعا مانگی تو فوراً قبول ہوئی اور اولاد نرینہ عطا ہوئی اور ایسی اولاد عطا ہوئی کہ جسے اللہ نے نبوت عطا فرمائی یہ شان ہے اللہ والوں کے آستانے کی کہ یہاں حاجتیں بر آتی ہیں اور مرادیں پوری ہوتی ہیں کیونکہ اللہ والوں کے آستانے اور دربار عالیہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہو جاتی ہیں۔ ان کے بارے میں قرآن مجید میں آیا ہے کہ

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ○ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ (پارہ2، البقرہ:157-158)

ترجمہ:۔ یہ لوگ وہ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔

☆ یہ آیت بھی اللہ والوں کی شان میں ہے کہ جب ولیہ حضرت ہاجرہ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لئے پانی تلاش کیا اور صبر کیا تو ان کا حال قرآن نے بیان فرمادیا کہ ان پر رحمتیں ہیں اور وہ جگہیں جہاں حضرت ہاجرہ کے مبارک قدم لگے یعنی صفا و مروہ پر تو انہیں اپنی نشانیاں بنالیا۔

اس آیت میں شعائر اللہ سے دین کے اعلام یعنی نشانیاں مراد ہیں خواہ وہ مکانات ہوں، جیسے کعبہ، عرفات، مزدلفہ، ثلثہ صفا و مروہ، منیٰ، مساجد یا مزارات اولیاء اور اللہ والوں کے آستانے سب شعائر اللہ میں آتا ہے۔ اور ان شعائر اللہ کی زیارت کو آئے اور جو یہاں حاضری دے یہاں کے پھیرے لگائے، قرآن میں ہے۔

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ط (پارہ:2۔البقرہ:158)

ترجمہ:۔ ان پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے پھیرے کرے۔

☆ اس میں شعائر اللہ کے پھیرے کرنے والوں پر کچھ گناہ نہیں ثابت ہے بلکہ گناہ ڈھل جاتے ہیں۔

اولیاء کے آستانوں پر جانے کا عقیدہ قرآن سے ملتا ہے اسی لئے مسلمان بزرگان دین کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی مرادیں پاتے ہیں اور اولیاء اللہ، اللہ کی عطا سے نوازتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے خلق کی حاجت روائی کے لئے خاص فرمایا

ہے۔لوگ گھبرائے ہوئے اپنی حاجات ان کے پاس لاتے ہیں یہ بندے عذاب الٰہی سے امان میں ہیں۔ (المعجم الکبیر۔جلد12)

یہ خاص بندے اولیاء ہی تو ہیں جن کو مخصوص مخلوق کی مدد اور حاجت روائی کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

اسی طرح ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں سے ایک شخص کو بچھو نے ڈنگ مار دیا۔ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ کسی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کی ! یارسول اللہ صلی علیہ وآلہ وسلم میں اس پر دم کروں؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔تم میں سے جو اپنے مسلمان بھائی کو نفع پہنچا سکے تو اسے چاہیے کہ ایسا کرے (یعنی نفع پہنچائے)۔ (مسلم شریف۔کتاب الاسلام)

اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ اولیاء کے پاس جا کر دم کروانے سے تکالیف جاتی ہیں، رنج وغم مٹتے ہیں، جھولیاں بھر جاتی ہیں، ایسی کروڑوں یہاں کرامتیں ہوتی ہیں جن میں کسی کو اولاد ملتی ہے کسی کو گھر، کسی کو رزق، کسی کو دولت، کسی کو ہدایت، کسی کو نئی زندگی وغیرہ وغیرہ تو یہ سب اللہ والوں کے در سے عطا ہوتی ہیں۔

اولیاء اللہ بعد وفات بھی حیات ہیں اور مدد فرماتے ہیں

اولیاء کرام کی حیات ایسے ہے جیسے شہیدوں کی حیات ۔ چونکہ اولیاء کرام ظاہری حیات میں مدد کر سکتے ہیں تو وصال کے بعد بھی حیات ہیں جب حیات ہیں تو ان سے مدد مانگنی بھی جائز ہے۔شہدا کی حیات کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا

تَشْعُرُوْنَ○ (پارہ:2۔سورۃ:2۔آیت:154)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں مگر تمہیں خبر (شعور) نہیں۔

جب یہ زندہ ہوئے تو ان کی مدد حاصل کرنا جائز ہوا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ تو شہداء کے بارے میں ہے جو کہ تلوار سے راہ خدا میں مارے جائیں گے۔ مگر یہ بلاوجہ زیادتی ہے اس لئے کہ اس آیت میں تلوار کا ذکر نہیں ہے اور جو حضرات عشق الٰہی کی حالت میں وصال کر جائیں تو کیا وہ مردہ ہوں گے (معاذ اللہ)۔

حدیث پاک میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک غزوہ سے واپسی پر صحابہؓ سے فرمایا ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف جا رہے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا؟ جہاد اکبر کیا ہے؟ تو آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جہاد اکبر اپنے نفس کے ساتھ جہاد کا نام ہے۔

اس حدیث کے پیش نظر جہاد اصغر سے جہاد اکبر کا درجہ زیادہ ہے۔ جو میدان میں لڑتے شہید ہوئے وہ بھی زندہ اور جو بزرگانِ دین تبلیغ اسلام اور نفس کی ساتھ لڑتے ہوئے رخصت ہوئے وہ بھی شہید اور درجہ میں بھی اعلیٰ۔

اگر صرف یہ کہا جائے کہ تلوار سے مرنے والا شہید ہی زندہ ہے باقی مردہ ہیں تو انبیاء علیہ السلام اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ اور تمام بزرگان دین کو معاذ اللہ مردہ کہو گے؟ حالانکہ سب کا متفقہ عقیدہ ہے کہ یہ حضرات بحیات کامل زندہ ہیں۔ یہ مسئلہ بھی خود ہمارے آقا و مولا دو جہاں کے سردار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حل فرما دیا۔

عبداللہ بن جابر عتیکؓ، عبداللہ جابر بن عتیکؓ نے فرمایا کہ وہ بیمار ہو گئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے۔ گھر والوں میں سے کسی نے عرض کی!

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا تو خیال تھا کہ شہید ہو کر مریں گے (تلوار سے) آپ ﷺ نے فرمایا۔اس صورت میں تو میری امت کے شہید بہت کم ہو جائیں گے۔ جہاد فی سبیل اللہ میں قتل ہونا بھی شہادت ہے، طاعون سے مرنا بھی شہادت ہے،عورت کا زچگی کی حالت میں مرنا بھی شہادت ہے، پانی میں ڈوب کر مرنا، آگ میں جل کر مرنا اور پسلی کے مرض سے مرنا بھی شہادت ہی ہے۔ (ابن ماجہ۔جلد دوم۔شہادت کی قسموں کا بیان)

حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔تم شہید کسے کہتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کی جو اللہ کی راہ میں قتل ہو۔آپ ﷺ نے فرمایا۔اس صورت میں تو میری امت کے شہید کم ہو جائیں گے۔ جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے جو پیٹ کی بیماری میں مرے وہ بھی شہید ہے اور جو طاعون سے مرے وہ بھی شہید ہے۔سہیل کہتے ہیں عبید اللہ بن مقسم کی روایت میں یہ بھی الفاظ ہیں جو غرق ہو کر مرے وہ بھی شہید ہے۔ (ابن ماجہ جلد دوم)

اسی طرح روح البیان کی بھی دیگر احادیث میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ جو ڈوب کر مرے، جل کر، طاعون میں، عورت زچگی میں، طالب علم، مسافر وغیرہ سب شہید ہیں۔

آیات قرآنی میں ہے کہ

وَلَئِنۡ قُتِلۡتُمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ اَوۡ مُتُّمۡ لَمَغۡفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحۡمَةٌ خَیۡرٌ مِّمَّا یَجۡمَعُوۡنَ ۝ (پارہ:3۔سورۃ آل عمران:157)

ترجمہ:۔ اور بیشک اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت، ان کے سارے دھن و دولت سے بہتر ہے۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ o (پارہ:4۔ال عمران:169)

ترجمہ:۔ اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں۔

ان آیات قرآنی سے بھی پتہ چلتا ہے کہ جو اللہ کی راہ میں مارا جائے یا مرے یعنی مارا جانا اور مرجانا اور ہے۔ مارا وہ جاتا ہے جو کسی کے ہاتھ سے قتل ہو اور مرتا وہ ہے جو قضائے الٰہی سے وصال کرتا ہے۔تو قرآن میں سورۃ النساء میں بھی یہی ہے کہ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ انبیاء، صدیقین، شہدا اور صالحین کے ساتھ ہوں گے۔شہید حیات ہے اور رزق پاتا ہے۔

اولیاء کرام کے متعلق بزرگانِ دین کے فرمودات

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ

حضرت شیخ عبدالحق دہلویؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف منتقل ہوجاتے ہیں۔ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے اور وہ خوش وخرم ہیں لیکن لوگوں کو شعور نہیں ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

سیدی احمد بن رزوقؒ

سیدی احمد بن رزوقؒ جو کہ اعاظم فقہاء، علماء اور مشائخ دیارِ مغرب میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک دن شیخ ابوالعباس حضرمیؒ نے مجھ سے پوچھا کیا زندہ کی امداد زیادہ قوی ہے یا میت کی؟ میں نے کہا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ زندہ کی امداد زیادہ قوی ہوتی ہے اور میں کہتا ہوں کہ میت کی امداد زیادہ قوی ہوتی ہے۔شیخ نے فرمایا ''ہاں یہ بات درست ہے کیونکہ وفات یافتہ

بزرگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے سامنے ہوتے ہیں''۔(اشعۃ اللمعات)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ ''فیوض الحرمین'' میں لکھتے ہیں کہ جب (اولیاء کرام) برزخ کی طرف انتقال کرتے ہیں تو یہ وضعیں، عادتیں اور علم سب ان کے ساتھ ہوتے ہیں ان سے جدا نہیں ہوتے۔

اسی میں مزید لکھتے ہیں ''جس کامل کا انتقال ہوتا ہے تو عوام خیال کرتے ہیں کہ وہ عالم میں گم گیا۔ حالانکہ خدا کی قسم! وہ عالم میں گما نہیں بلکہ مزید جوہر دار اور قوی ہو گیا ہے''۔

(فتاویٰ رضویہ۔جلد4)

اسی مضمون کی تائید کے سلسلے میں فتاویٰ رضویہ (جلد 4) میں درج شدہ فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

سیدی جمال مکی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ

سیدی جمال مکیؒ کے فتاویٰ میں ہے کہ ''مجھ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو سختیوں کے وقت مثلاً یارسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم... یا علیؓ... یا شیخ عبدالقادرؒ... کہتا ہے آیا یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟''

میں نے جواب دیا کہ ''ہاں اولیاء سے مدد مانگنی جائز کام اور مرغوب شے ہے۔ جس کا انکار وہی کرے گا جو ہٹ دھرم یا دشمن انصاف ہوگا اور بے شک وہ برکت اولیاء کرام سے محروم رہے گا۔''

نیز اسی طرح سے تمام علماء اکابرین کے فتاویٰ موجود ہیں۔

حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی ؒ

کہروڑپکا والی سرکار

تعارفی خاکہ

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند
برند از رہ پنہاں بحرم قافلہ را

ترجمہ: نقشبندی حضرات عجیب قافلہ سالار ہیں کہ پوشیدہ راستے سے قافلے کو حرم پاک لے جاتے ہیں۔

پیدائش

حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی ؒ تقریباً 1918ء میں موضع بروالہ سیّداں ضلع حصار (ہندوستان) میں پیدا ہوئے آپ کے والد گرامی کا اسم مبارک سیّد کرم حسین شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب سیّد عبدالقادر جیلانی ؒ کے فرزند اکبر سیّد عبدالرزاق ؒ سے ملتا ہے۔

خاندان

آپ کا خاندان ایک مدت سے بروالا سیّداں میں گوراپانہ ٹھلہ صوفیاں میں آباد تھا۔ آپ کے جدِّ امجد سیّد قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں نرینہ اولاد حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے فیض سے ہوئی۔ اس طرح غوث اعظم ؓ کے خاندان میں چشتی فیض پہنچا۔ اس خاندان میں ہمیشہ کوئی نہ کوئی ولی اللہ رہے۔ مرد وزن سب ہی زہد وتقویٰ میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ انہی کا یہ چراغ ایک نہایت ہی پاکیزہ خاندان میں روشن ہوا۔

ایک فقیر نے سیّد قادر بخش کے گھر سوال کیا جب کوئی بچہ باہر نہ آیا اور اہلیہ محترمہ نے خیرات دینا چاہی تو فقیر نے کہا کہ ہم آئندہ سال آکر بچے کے ہاتھ سے لیں گے ہم خواجہ اجمیریؒ کے دربار سے آئے ہیں آئندہ سال فقیر نے آکر دولڑکوں کی خوشخبری سنائی اور کہا کہ بچے کو اجمیر شریف سلام کروائیں کیونکہ یہ انہی کا فیض ہے۔ چنانچہ سیّد غلام رسولؒ نے اجمیر شریف حاضری دے کر اس حکم پر عمل کیا۔

آپ کے والد گرامی سیّد کرم حسینؒ شاہ صاحب پٹواری تھے اور تینوں بھائیوں کے ہاں یہ پہلی نرینہ اولاد تھی لہٰذا بہت زیادہ خوشی منائی گئی۔

تایا سیّد مقبول حسینؒ کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے رات کی تاریکی دور کرتے ہوئے نبی کا یہ چراغ بڑی دھوم دھام سے ننھیال سے ددھیال میں لایا گیا۔

ابتدائی زندگی

آپ کا بچپن دیہاتی ماحول میں بسر ہوا۔ ذکرِ الٰہی کی دولت اور عشق مصطفیٰ ﷺ آپ کو ورثہ میں عطا ہوا۔ آپ کے تایا سیّد مقبول حسینؒ گیلانی میلاد پاک منانے اور چراغاں کرنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ چچا سیّد نذیر حسینؒ ایک بلند پایہ ولی اللہ تھے اور قبلہ عالم امیر ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحبؒ کے خلفاء میں سے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ اور خالہ بھی ذکر و فکر کرنے والی پاکباز خواتین تھیں اور شب زندہ دار تھیں۔

الحاج حضرت قبلہ پیر سیّد نذیر حسین گیلانی نقشبندی جماعتیؒ

الحاج حضرت قبلہ پیر سیّد نذیر حسین گیلانی نقشبندی جماعتیؒ حضور قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتیؒ کے حقیقی چچا تھے۔ آپ قبلہ عالم امیر ملت سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوریؒ کے خلیفہ مجاز تھے۔ آپ نے اپنے بھتیجے کی تربیت فرمائی اور اپنی زندگی میں انہیں اپنا

جانشین مقرر فرمایا۔آپ کے کوئی نرینہ اولاد نہیں تھی۔آپ کو ہندوستان میں ہی قبلہ عالمؒ نے خلافت سے نوازا تھا۔تحریک پاکستان میں حضور قبلہ عالمؒ کے سپاہی کے طور پر خدمات سرانجام دیں۔پاکستان بننے کے بعد ہجرت کر کے کہروڑ پکا شریف میں سکونت اختیار فرمائی۔1956ء میں وصال فرمایا اور کہروڑ پکا شریف میں پیلی کوٹھی والے قبرستان میں مدفون ہیں آپ کا مزار مرجع خلائق ہے اور بے شمار لوگ حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے ہیں۔تبرکاً چند کرامات عرض کی جارہی ہیں۔

کرامت نمبر 1

آپ بطور سیکنڈ ہیڈ ماسٹر موضع کوتھ کلاں میں متعین ہوئے

پیرومرشد قبلہ امیر ملتؒ کے فرمان کے مطابق غیر مسلم کے گھر کا کھانا منع تھا۔گاؤں میں ایک ہی کنواں تھا آپ اس سے پانی نکالنے کیلئے اپنا ڈول اور رسی استعمال کرتے تھے۔یہ بات گاؤں کے ہندو باشندوں کو ناگوار گزری۔انہوں نے کہا کہ آپ نے پانی لینا ہے تو ہمارے ڈول سے لیں ورنہ آپ پانی لینا بند کر دیں۔آپ نے پانی لینا بند کیا تو اُسی دن کنویں کا پانی کڑوا ہوگیا۔پورے گاؤں میں ایک کہرام مچ گیا۔گاؤں کے بڑے بوڑھوں نے کہا کہ تم نے اللہ کے ایک ولی کامل کو پانی سے روک کر اس کی ناراضی مول لی ہے جس وجہ سے تم نے اللہ کو ناراض کیا ہے اور تمام گاؤں والوں کو تکلیف ہوئی ہے اب تم اس سے جا کر معافی مانگو اور انہیں خوش کرو۔گاؤں کے ہندوؤں کا ایک نمائندہ وفد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے کئے پر نادم ہو کر معافی کا خواستگار ہوا اور عرض کیا کہ آپ اپنی مرضی سے جس طرح چاہیں کنویں سے پانی لیں۔آپ نے ان کی معافی قبول فرمائی اور اسی وقت کنویں کا پانی میٹھا ہوگیا۔

کرامت نمبر 2

آپ بطور استاد موضع لاندھڑی میں متعین تھے

آپ اپنے شاگردوں کو تعلیم دینے کے علاوہ ان کی تربیت بھی فرماتے تھے اور ان کی تعمیر کردار میں خاص دلچسپی لیتے تھے چنانچہ تبلیغ کے اس کام کی وجہ سے بچے اور ان کے والدین آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ اسی دوران سکول میں ایک سکھ ہیڈ ماسٹر آ گیا اس کو آپ کی یہ عزت اور تبلیغ پسند نہ آئی کیونکہ ان دنوں ہندوؤں نے شدھی کی تحریک چلائی ہوئی تھی اور راجپوتانہ میں وہ خصوصی توجہ دے رہے تھے قبلہ عالم امیر ملت ؒ کے غلام تبلیغ میں خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے مسلمانوں پر خصوصی وقت صرف کر رہے تھے۔

سکھ ہیڈ ماسٹر نے آپ کے خلاف ایک رپورٹ لکھ کر حکام بالا کو بھیجی کہ یہ شخص تعلیم کی بجائے تبلیغ کرتا رہتا ہے اس قسم کے الزامات لگا کر آپ کی شکایت کی۔

یہ رپورٹ جب حکام بالا کو گئی تو اس میں آپ کی مخالفت کی بجائے آپ کی تعریف لکھی ہوئی تھی۔ جب سکھ ہیڈ ماسٹر کو اس حقیقت کا پتہ چلا تو وہ فوراً آپ سے معافی کا خواستگار ہوا کیونکہ اسے پتہ چل گیا کہ یہ تو اللہ کے نیک بندے اور ولی کامل ہیں اس لئے ان کی مخالفت کرنا حماقت اور اپنا نقصان کرنے کے مترادف ہے۔

کرامت نمبر 3

مقدمہ ختم ہو گیا

سلیمان رحمانی ساکن ساہیوال محلہ محمد پورہ کے والد نتھو رحمانی بیان کرتے ہیں کہ تقسیم ہند کے بعد ہم لوگ بروالہ سیداں سے ہجرت کر کے ساہیوال میں مقیم ہوئے اور ہم پر ایک ناجائز قتل کا مقدمہ ڈال دیا گیا، ہم نے اپنی پوری تگ و دو کی کہ ہم مقدمہ سے چھوٹ جائیں لیکن ہم

لوگ جیل میں پڑے تھے اور ہماری کوئی شنوائی نہیں ہو رہی تھی ۔ ہماری ضمانت ہی نہیں ہو رہی تھی۔ آخر ہم نے قبلہ الحاج سید نذیر حسین شاہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور ہماری مدد فرمائیں ہم بے قصور ہیں اور مدد کے طالب ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا چنانچہ جلد ہی ہم ضمانت پر رہا ہو کر گھر آ گئے اور اس کے بعد مقدمہ بھی ختم ہو گیا۔

کلام الحاج پیر سید نذیر حسین گیلانی نقشبندی جماعتیؒ

رباعی 1

پیر پکڑا اس لئے بن رہنما کے کچھ نہیں
بن محمد ﷺ کے جہاں میں کچھ نہ تھا اور کچھ نہیں
یہ توسل ان سے جاری ہے جہاں میں اے نذیر
شاہ جماعتؒ کے بناء حاصل تجھے بھی کچھ نہیں

رباعی 2

میرے اللہ میرے مولا یہ دعا کیجیو قبول
پیر کی زیارت ہو مجھ کو اور ہو صحبت حصول
یہاں سے کر کے سفر پہنچوں میں مدینہ پاک میں
ساتھ ہوں مرشد مرے اور ہو مجھے زیارت رسول

رباعی 3

حرص و شہوت چھوڑ دے اور بندہ خالق تو بن
عمر تیری ہے میعادی ہوش کے کانوں سے سن
شاہ جماعتؒ پیر کامل ہیں ملے تجھ کو نذیر
کر رضا ان کی تو حاصل ، پھر فنا فی الشیخ بن

رباعی 4

شاہ جماعت ؒ آپ کا کتنا مبارک نام ہے
والدہ نے سوچ کر کیسا دھرا یہ نام ہے
اسم بھی ہے صفت بھی ہے، ہے یہ خوبی آپ میں
ہو نہ ہو اس نام رکھنے میں خدا کا کام ہے

شعر

مرشد ملے جب سے مجھے بے فکر ہوں آزاد ہوں
ان کی توجہ کے سبب خوشحال ہوں دلشاد ہوں

آپ جب تھوڑے بڑے ہوئے تو والد گرامی کا تبادلہ ہانسی ہوگیا۔شہری ماحول کا اثر ہونے لگا تو آپ کے عم محترم (سید نذیر حسین شاہ صاحبؒ) لاندھڑی جاتے ہوئے ہانسی رکے رات کا پچھلا مبارک پہر تھا۔عم محترم کو آپ کی والدہ ماجدہ نے شربت کا ایک گلاس پیش کیا یہ وقت تھا جب خاصان امت اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔عم محترم نے شربت کے گلاس سے ایک گھونٹ نوش فرما کر اسے جام معرفت بنا کر اپنے پیارے بھتیجے کو پیش کر دیا شربت کے چند گھونٹوں نے اپنا اثر دکھایا تو آپ پر رقت طاری ہوگئی اور سوز و گداز کے تار حرکت میں آگئے آنکھوں سے لامتناہی آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی عم محترم نے نماز کی با قاعدہ تلقین فرمائی اور فرمایا کہ کچھ روز بعد قبلہ عالمؒ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔کچھ دنوں بعد قبلہ سید نذیر حسینؒ سکول سے چھٹی لے کر آئے اور قبلہ چراغ اولیاؒ کو ساتھ لے کر علی پور شریف میں قبلہ عالم سرکار علی پوریؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے پیارے بھتیجے کو قبلہ عالمؒ کی غلامی میں دینے کے لئے پیش کیا۔ بیعت ہونا انسان کی زندگی میں ایک اہم موڑ ہوتا ہے۔تمام اولیائے عظام

کسی نہ کسی بزرگ کے بیعت ہوتے رہے ہیں بعض نے اسے فرض اور بعض نے واجب قرار دیا ہے۔ جو لوگ بیعت نہیں ہوتے اور اس کا انکار کرتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔ چراغ اولیاء فرماتے ہیں کہ قبلہ عالمؒ نے ایک ہی نظر میں میری کایا پلٹ دی۔ میرے کانوں میں سونے کی بالیاں تھیں۔ آپ نے وہ بالیاں اپنے دست اقدس سے اتارتے ہوئے فرمایا شاہ جی آپ اور سونے کی بالیاں۔ حضورﷺ نے مرد کے لئے سونا حرام قرار فرمایا ہے۔ اس کے بعد مجھے توبہ کروا کے بیعت کیا اور سبق پڑھائے۔ حلقہ ذکر و مراقبہ ہوا۔ مراقبہ کے دوران قبلہ عالمؒ کا اللہ فرمانا جسم و روح پر بجلی کی طرح اثر کرتا تھا۔

بیعت کے بعد میری زباں کی لکنت ختم ہو چکی تھی دل و دماغ میں انقلاب رونما ہو چکا تھا۔ روح ایک عجیب لطف اور سکون محسوس کر رہی تھی۔ اللہ والوں کی صحبت اور نظر اسی طرح انسان کی زندگی بدلتی ہے۔ اس لئے علامہ اقبالؒ نے فرمایا۔

صحبت اہل صفا نور و سرور و حضور
سر خوش و پر سوز ہے لالہ لب آبجو

یہ سرور تمام زندگی حاصل رہا اور کیفیت ایسی تھی کہ وصال کے وقت نبض بند ہو گئی لیکن قبلہ عالمؒ نے جس دل کو زندہ کیا تھا وہ دل تقریباً ایک گھنٹہ تک ذکر الٰہی کرتے ہوئے حرکت کرتا رہا۔ اس کا مشاہدہ صاحبزادہ سیّد زمرد حسین گیلانی، ڈاکٹر غلام حیدر اور تمام حاضرین نے کیا۔

اس طرح یہ سوز و گداز اور آہ سحر گاہی تا دم آخریں قائم رہے۔

آپ علم طب سے شغف خاص رکھتے تھے ایک جوگی سے سانپ کے ڈسے کا علاج بھی سیکھا۔ 1935-36 میں طبیہ کالج دہلی میں دو سال کے لئے داخلہ لیا اور زبدۃ الحکماء کی ڈگری حاصل کی۔

ایک عجیب واقعہ

ریاست دجانہ جو کہ ضلع حصار کے قریب ہی واقعی تھی والئی ریاست کے جواں سال اکلوتے بیٹے کو سانپ نے ڈس لیا۔ آپ کی شہرت کے پیش نظر فوراً آدمی آپ کی طرف روانہ کیا گیا لیکن نوجوان جلد فوت ہوگیا اور آپ کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی اس کو دفن کر دیا گیا۔ آپ نے فرمایا آپ میرا انتظار تو کرتے! اس کے باپ (والئی ریاست) کو پتہ چلا تو اس نے قبر کشائی کے لیے حکم دیا۔ علاج کے لیے آپ نے اس کے سر میں نشتر لگایا تو زندگی کے آثار موجود تھے درحقیقت وہ نوجوان سکتے کے عالم میں تھا۔ اسے علاج کے طور پر نسوار دی گئی تو اس نے فوراً سر کو جھٹکا دیا اور دوسری خوراک پر اٹھ گیا۔

پاکستان آمد

حضرت قبلہ چراغِ اولیاؒ نے اپنی تصنیف سچی لگن میں میری اپنی کہانی کے عنوان سے مختصراً اپنے حالات زندگی قلمبند کئے ہیں۔ ان میں قارئین کی دلچسپی کے لئے چند مزید حقائق پیش خدمت ہیں۔

پاکستان آتے وقت ہندو ملٹری نے مسلمان مہاجرین کو بالکل نہتا کر دیا تھا اور ہاتھ میں معمولی چھڑی رکھنے کی بھی اجازت نہیں تھی۔ حضرت قبلہ نے نہایت قلق کے ساتھ بیان فرمایا کہ ہمارے خاندانی تبرکات جو کہ پشت ہا پشت ہمارے بزرگوں میں منتقل ہو رہے تھے وہ بھی ساتھ نہ آ سکے۔ ہمارے بزرگوں کی کتب کا عظیم خزینہ ہمارے پاس نہ رہا۔ خصوصاً ہمارے جد امجد محبوب سبحانی، غوث صمدانی، شہباز لامکانی، پیرانِ پیر دستگیر، شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تبرکات عالیہ میں ایک عصا مبارک ایک پیالہ اور کھر کھرا (گھوڑے کی مالش کا آلہ) تھا یہ تمام تبرکات بادل نخواستہ زمین میں دفن کر دیئے گئے۔ صرف ایک چیز اپنے سینے سے لگا کر پاکستان

لایا اور وہ ہے حضرت قبلہ سیّد غلام رسولؒ گیلانی (ان کا وصال حضور ﷺ پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے قیام ہوا) کے ہاتھ سے تحریر کردہ آیات قرآنی۔ اب یہ آیات مجلد صورت میں صاحبزادہ قبلہ سیّد زمرد حسین گیلانی مدظلہ العالی کی ذاتی لائبریری کی زینت بن کر کہروڑ پکا شریف میں آستانہ عالیہ نقشبندیہ چراغیہ پر موجود ہیں۔ آپ ایک لٹے پٹے قافلے کی صورت میں پاکستان پہنچے تو بورے والا میں باقی برادری کے ساتھ رہائش اختیار کرنے کا ارادہ تھا لیکن بعد میں وہاڑی میں قیام پذیر ہوئے۔ اس طرح وہاڑی کو یہ شرف حاصل ہوا اور اللہ کے اس عظیم ولی نے اس جگہ پر فیض کے موتی بکھیرنے کا فیصلہ کیا۔

گیلانی مطب ریل بازار وہاڑی

آپ چونکہ ایک مستند طبیب تھے اور طبیہ کالج دہلی سے زبدۃ الحکما کی سند حاصل کی تھی اس لئے طبابت کو ذریعہ معاش بنایا اس مطب سے مخلوق خدا کو جسمانی اور روحانی بیماریوں سے شفا ملتی تھی درحقیقت یہ بھی خدمت خلق کا ایک بہانہ تھا۔ اس شفا خانے سے وہاڑی کے غریب عوام نے بہت فائدہ اٹھایا۔ چونکہ آپ لوگوں سے بہت کم پیسے لیتے تھے اور بہت سے لوگوں کو مفت دوائی بھی عطا فرماتے تھے۔ صوفی بشیر بسمل کھوکھر مرحوم آپ کے نائب اور خادم کی حیثیت سے حاضر ہوتے تھے۔ یہ شفا خانہ ختم خواجگان اور گیارھویں شریف کی صورت میں عوام الناس کی روحانی تربیت کا مرکز تھا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے اپنے اس عظیم دوست کی شان کا مظاہرہ کیا۔

جنات کی حاضری

یہ ایک مصدقہ حقیقت ہے کہ حضرت قبلہ چراغ اولیاؒ سے انسانوں کے علاوہ بے شمار جنات نے بیعت ہو کر فیض حاصل کیا۔

وہاڑی میں قیام کے دوران گرمیوں کی چلچلاتی دھوپ میں حضرت قبلہ مطب میں

تشریف فرما تھے۔بشیر بسمل بھی حاضر خدمت تھے کہ ایک دراز قد عورت اپنے بچے کو گود لئے علاج کے لئے حاضر ہوئی۔قبلہ نے اس مریض کے بارے میں پوچھنا شروع کیا۔اس دوران اچانک حضرت کی نظر بسمل پر پڑی تو آپ نے دیکھا کہ بشیر بسمل کا رنگ اڑا ہوا ہے اور وہ تھر تھر کانپ رہا ہے۔آپ نے جب وجہ پوچھی تو بشیر بسمل صاحب کچھ بول تو نہ سکے لیکن خوف سے عورت کی طرف اشارہ کیا۔عورت نے تانبے کا وزنی زیور پہنا ہوا تھا اور اس کے پاؤں الٹے تھے۔حضرت قبلہؒ اس عورت کو ناراض ہونے لگے کہ تو نے کیا کیا۔وہ عورت (جن) معافی مانگنے لگی اور منت سماجت کرنے لگی کہ حضرت بیٹے کی بیماری اور تکلیف کی وجہ سے میں اپنے آپ کو چھپانے سے قاصر رہی جس کی معافی چاہتی ہوں۔چنانچہ حضرت قبلہ نے اسے رخصت کر دیا اور فرمایا پھر آنا کیونکہ تم نے تو میرے خادم کو ڈرا دیا۔اس عورت کے جانے کے بعد حضرت قبلہؒ نے بشیر بسمل کو تسلی تشفی دی اس نے ہوش سنبھالا لیکن اس کے بعد وہ دو تین دن بیمار رہے۔

وہاڑی میں نبی کا چراغ روشن ہوتا ہے

مندرجہ بالا واقعہ سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ نبی ﷺ کا چراغ وہاڑی میں نور افشانی کر رہا تھا اور اس نور سے جن و انس، اپنے پرائے سبھی فیض یاب ہو رہے تھے آپ نے اپنے فیض کے متعلق فرمایا ہے۔

آیا جو در فقر پہ کوئی بھی سوالی
مانگا وہی پایا لوٹا نہ کبھی خالی

دامن کے چراغ ان کے لپٹ جاتا ہے جو بھی
ہوجاتی ہے شان اس کی فرشتوں سے بھی عالی

اسی دوران وہاڑی میں بجلی کی تنصیب کا کام شروع ہوا۔یعنی اب یہاں پر بجلی کے چراغ روشن ہونے کا وقت آ گیا اور بجلی والوں کے دلوں تک نبی ﷺ کے نور کی روشنی کا وقت بھی آن پہنچا۔

واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ محکمہ بجلی والوں نے سروے مکمل کر کے کھمبے لگانے شروع کئے تو ایک کھمبا بالکل حضرت قبلہ کے مطب (گیلانی مطب) کے سامنے لگانے لگے۔حضرت نے محکمہ برقیات کے عملے کو فرمایا کہ بھئی میری چھوٹی سی دکان ہے آپ براہ مہربانی کھمبے کو تھوڑا سا دائیں بائیں کر دیں مہربانی ہوگی۔لائن مین کہنے لگا کہ یہ سرکاری کام ہے ہم تو مقررہ جگہ پر ہی کھمبا نصب کریں گے۔چنانچہ انہوں نے گڑھا کھود کر دکان کے عین سامنے کھمبا نصب کر دیا۔

صبح جب لائن مین آئے تو انہوں نے دیکھا کہ کھمبا دکان کے سامنے سے ایک طرف کو ہو گیا ہے۔وہ کہنے لگے کہ آپ سرکاری کام میں مداخلت کر کے اچھا نہیں کر رہے حضرت نے فرمایا کہ بھئی دیکھو کوئی نیا گڑھا نہیں کھودا گیا میں نے کھمبے کو نہیں چھیڑا۔

محکمہ بجلی کے عملے نے نیا گڑھا کھودا اور کھمبے کی جگہ تبدیل کر دی لیکن دوسری صبح کھمبا پھر اپنی جگہ تبدیل کر چکا تھا۔اب تو وہ بہت غصے میں آ گئے کہنے لگے ہم یہ کریں گے وہ کریں گے یعنی دھمکیاں دینے لگے مگر حضرت قبلہ ان سے پیار سے گفتگو فرماتے رہے۔انہوں نے پھر کھمبے کی جگہ بدلی کی۔اس پر تار لگائے اور ان کے افسران نے فیصلہ کیا کہ ایک پہرے دار رات کو یہیں رہے تا کہ کھمبے کو چھیڑا نہ جا سکے۔ان کی حیرانگی کی انتہا نہ رہی جب انہوں نے صبح کو دیکھا کہ کھمبا تاروں سمیت اپنی جگہ تبدیل کر چکا تھا اور پہرے دار کو کچھ پتہ نہیں تھا۔دراصل اللہ تعالیٰ نے تو نبی ﷺ کے چراغ کی خواہش کو پورا کرنا تھا۔یہ کرامت دیکھ کر محکمہ برقیات کے عملے کی سمجھ میں آیا کہ ہم غلط سوچ رہے تھے حضرت قبلہؒ سے معافی کے طلب گار ہوئے اور بیعت ہونے کی

درخواست کی۔ حضرت قبلہ نے معاف کرتے ہوئے انہیں بیعت کرلیا۔ نذر محمد شجاع آبادی ان بیعت ہونے والوں میں شامل تھا۔ علامہ اقبالؒ نے سچ ہی تو کہا ہے۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے ان کے زور بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

اس طرح وہاڑی کے گلی کوچے روشن کرنے والوں کے دلوں میں نبی ﷺ کے چراغ کی روشنی پہنچ گئی۔

دینی تبلیغ اور روحانی خدمات

وہاڑی میں قدم رکھتے ہی ختم خواجگان نقشبندیہ اور ختم گیارہویں شریف اور محافل میلاد کا باقاعدہ سلسلہ شروع فرمایا۔ اس طرح ذکر وفکر اور ذکر مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو اپنے مولا سے جوڑنا شروع کیا۔ وہاڑی شہر اور گردونواح سے کثیر تعداد میں لوگ مستفیض ہوتے اور اپنا دامن مراد بھرتے۔

وہاڑی کی غلہ منڈی میں عظیم الشان جامع مسجد آپ کی ہی مساعی جمیلہ سے تعمیر ہوئی جو کہ اب دینی تعلیمات کا بہت بڑا مرکز ہے۔ پیپلز کالونی وہاڑی میں ٹنکی والی مسجد بھی آپ کی دعاؤں اور مساعی جمیلہ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ رانا محمد رفیع نقشبندی چراغوی نے زر کثیر دے کر اس کی تعمیر شروع کروائی اور مولانا محمد انور نے حضرت قبلہ سے دعا کروا کر اس کی تعمیر شروع کی۔ آج یہ مسجد وہاڑی کی سب سے بڑی مسجد ہے۔

خلافت واجازت

اسی دوران ایک سجیلا نوجوان، عظیم قد وقامت، خوبصورت چہرے والا ماسٹر خوشی محمدؒ جو کہ پٹواری تھے غیبی اشارہ کے تحت سب کچھ چھوڑ کر آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔

غلامی میں آنے کی خواہش ظاہر کی۔ ابھی تک آپ کو بیعت کرنے کی اجازت نہیں ملی تھی۔ لہٰذا یہ سارا معاملہ آپ نے اپنے عم محترم حضرت قبلہ پیر سید نذیر حسین شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی ؒ کو پیش کیا تو انہوں نے باقاعدہ طور پر آپ کو اجازت عطا فرمائی آپ نے ماسٹر خوشی محمد کو بیعت فرمایا۔ اسی سال علی پور شریف میں 1951ء میں سالانہ عرس مبارک کے موقعہ پر قبلہ عالم الحاج حافظ قبلہ پیر سید جماعت علی شاہ امیر ملت سرکار علی پوری ؒ نے بھی آپ کو باقاعدہ خلافت سے نوازا۔

ماسٹر خوشی محمد ؒ آپ کے خلیفہ اوّل

ماسٹر خوشی محمد صاحب ؒ جنہوں نے اپنی ملازمت اور تمام معاملات کو خیر باد کہہ کر آپ کی غلامی اختیار کی تھی۔ آپ کے پہلے مرید اور پہلے خلیفہ ہیں جنہوں نے روحانیت کے فیض کو ساہیوال میں بکھیرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے ساہیوال میں بہت زیادہ محنت فرمائی اور لوگوں کو متوجہ الی اللہ کیا۔ ان کا مزار مبارک L-13/14 کسووال ضلع ساہیوال میں واقع ہے۔

فیوضاتِ قادریہ

غوث اعظم ؓ کی اولاد ہونے کے ناطے قادریہ فیض آپ کو وراثت میں ملا لیکن جب علی پور شریف سے اجازت ملنے کے بعد وہاڑی تشریف لائے تو قادریہ سلسلے کے ایک بزرگ حضرت بدرالدین ؒ نے سلسلہ قادریہ میں آپ کو اجازت دی اور تبرکات بھی پیش کئے۔ اس لئے آپ کے غلام اسی نسبت سے سبز رنگ کو اپنی ٹوپی میں سجا کر سر پر رکھتے ہیں۔

یہ سفید ٹوپی اور سبز رنگ کی پٹی نقشبندی اور قادری سلسلہ کے فیوضات کا حسین امتزاج ہے۔

ساہیوال میں انوار کی بارش

ماسٹر خوشی محمد ؒ کے ساہیوال میں قیام کی وجہ سے آپ (حضرت قبلہ ؒ) نے

1954-55ء سے ساہیوال میں تشریف لانا شروع کیا۔لوگوں کو ذکر وفکر مراقبہ اور ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا درس دیا۔اس طرح بے شمار بھٹکے ہوئے لوگ بالخصوص نوجوان طبقہ کو دین کی طرف متوجہ کیا۔

لوگوں کے ذوق وشوق اور اصرار پر آپ (حضرت قبلہؒ) نے ساہیوال میں زیادہ وقت گزارنا شروع کیا۔ 1991ء میں باقاعدہ طور پر طارق بن زیاد کالونی Z بلاک میں آستانہ عالیہ بنایا جو کہ بعد میں W بلاک میں تبدیل ہو گیا اور اب تک قائم ہے۔ جہاں پر لوگ حاضر ہو کر دن رات فیض یاب ہوتے ہیں۔ ہر اسلامی ماہ کی دس تاریخ کو ختم گیارہویں شریف اور ہر جمعہ کو بعد از مغرب ختم خواجگان کا اہتمام ہوتا ہے۔لوگ دور ونزدیک سے حاضر ہو کر اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔اب یہ پروگرام باقاعدگی سے صاحبزادہ قبلہ پیر سید زمرد حسین گیلانی نقشبندی جماعتی کے زیر سایہ ہو رہا ہے اور فیض چراغ اولیاءؒ جاری ہے۔

دینی تعلیمات کی اشاعت وترویج

28 فروری 1999ء کو دینی تعلیم کی باقاعدہ اشاعت وترویج کے لئے نہایت پسماندہ علاقہ (جسے جہاز گراؤنڈ کے نام سے پکارا جاتا ہے) کے مین روڈ (پرانا ہڑپہ روڈ) پر آپ نے عظیم الشان مدرسہ جامعہ چراغیہ زمردیہ نقشبندیہ کا سنگِ بنیاد رکھا جو کہ دیکھتے ہی دیکھے جنگل میں منگل کا منظر پیش کرنے لگا۔ جہاں پر کثیر طلباء اور طالبات دینی تعلیم کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ (دینی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔)

مدرسہ ہذا میں یوم عاشور، بڑی گیارہویں شریف 27 رمضان المبارک اور عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس جیسی غیر نصابی تقریبات کا اہتمام ہوتا ہے جن میں صاحبزادہ پیر سید زمرد حسین گیلانی نقشبندی جماعتی مدظلہ العالی ذاتی دلچسپی لیتے اور سرپرستی فرماتے ہیں۔ یہ تقریبات

بچوں کے دلوں میں نبی اکرم ﷺ اور بزرگان دین سے محبت وعقیدت کا جذبہ پیدا کرتی ہیں۔

محفل میلاد اور عشق مصطفیٰ ﷺ کا درس

آپ میلاد پاک نہایت ذوق شوق سے پڑھتے، ظاہری طور پر انتہائی کمزور اور دبلے پتلے جسم کے مالک تھے۔ دیکھنے والا سمجھتا کہ یہ کیا بولیں گے لیکن جب آپ تقریر شروع فرماتے اشعار یا نعت شریف پڑھتے تو لوگ حیران رہ جاتے کہ یہ آواز کدھر سے آرہی ہے۔ آپ کا پسندیدہ موضوع عشق مصطفیٰ ﷺ تھا جو کہ نظم یا نثر میں بیان فرماتے۔ آپ نے فرمایا۔

دین حق اے دوستو! عشق نبی ﷺ کا نام ہے
کر غلامی مصطفیٰ ﷺ کی بس یہی اسلام ہے
بندگی رب کی چراغ دن رات بھی کرتے رہو
حُب نہیں دل میں نبی ﷺ کی سب کی سب ناکام ہے

وصال

جسمانی طور پر کمزور لیکن روحانی طور پر انتہائی طاقتور، غوث اعظم کا یہ شہزادہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلام، محبت کا درس دیتے ہوئے مورخہ 23,22 جنوری 2004ء جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب اپنے خالق حقیقی سے جاملا۔ آپ علامہ اقبال کا اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں
وہ حقیقت میں کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں

بعد از وصال بذریعہ خواب دوستوں کی رہنمائی ہورہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ حدیث پاک کے مطابق خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے یعنی یہ بھی کشف والہام کا ایک ذریعہ ہے۔

خواب کی حقیقت پر بہت سے تصانیف موجود ہیں لیکن ان میں سے علامہ ابن سیرین کی تصنیف تعبیر الرؤیا بہت اہم کتاب ہے۔ ہر شخص خواب کی حقیقت یا تعبیر نہیں جانتا۔ اس لئے بزرگان دین ہر ایک کو خواب بتانے سے منع فرماتے ہیں۔ تاہم اپنے پیرومرشد کو یا ان کے خلفاء کو خواب بتانے میں کوئی حرج نہیں۔

مزار پُرانوار

کہروڑ پکا شریف ضلع لودھراں میں جس حجرۂ مبارک میں نبی ﷺ کا یہ چراغ اپنے خالق و مالک کی عبادت میں ہمہ شب مصروف رہتا تھا۔ اسی حجرۂ مبارک میں آپ کے فرمان کے مطابق آپ کی آخری آرام گاہ بنائی گئی ہے اور وہیں پر آپ کا مزار مبارک زیر تعمیر ہے۔ مزار مبارک صاحبزادہ سیّد زمرد حسین گیلانی کی زیر نگرانی تعمیر کے مراحل تیزی سے طے کر رہا ہے۔

سجادہ نشین اور آپ کے خلفاء

اپنی حیات مبارکہ میں ہی 24,23 اکتوبر 2003ء کو سالانہ عرس مبارک کے موقع پر آپ نے اپنے اکلوتے بیٹے صاحبزادہ سیّد زمرد حسین شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی کی اپنے دست مبارک سے دستار بندی فرما کر اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ جن کو بعد میں 2004ء میں صاحبزادہ فخر ملت حضرت قبلہ پیر سیّد افضل حسین شاہ صاحب نقشبندی جماعتی سجادہ نشین علی پور شریف نے سالانہ عرس مبارک حضرت قبلہ الحاج حافظ پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحبؒ کے موقع پر علی پور شریف میں خلافت سے نوازا۔ آپ کا یہ شہزادہ انتھک محنت لگن اور محبت سے اپنے فرائض منصبی نبھا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر قائم رکھے (آمین)۔

اسی طرح آپ نے اپنی زندگی میں ہی ماسٹر محمد رمضان صاحب نقشبندی چراغوی اور راقم الحروف (میجر ہدایت اللہ نقشبندی چراغوی) کو بھی خلافت سے نوازا۔ یہ دونوں خلفاء حضرت

قبلہ صاحبزادہ پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب کے زیر سایہ ایک خادم کی حیثیت سے دوستوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ آپ کا فیض آپ کے وصال کے بعد جاری و ساری ہے اور رہے گا۔ (انشاء اللہ العزیز) کیونکہ

ہر گز نمیرد آنکس دلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدۂ عالم دوام ما

ترجمہ:۔ جس ہستی کا دل عشق سے زندہ ہو وہ مرتا نہیں اور دنیا میں ہمارا ہمیشہ باقی رہنا ثابت ہے۔

آپ کا کلام

آپ نے جو کلام لکھا وہ قارئین تک پہنچ گیا ہے یعنی ایک مرد قلندر کے دل کی آواز جو کہ ان کے مشاہدات پر مبنی ہے درحقیقت یہی وہ کلمات طیبات ہیں جن کے متعلق مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ شود

ترجمہ:۔ اگر الفاظ ایک بندے کے حلق سے ادا ہوتے ہیں لیکن ان کا کہنا اللہ کا فرمان ہوتا ہے۔
علامہ اقبال کہتے ہیں۔

دل سے جو آہ نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے

آپ کا اپنا فرمان

وہ خاک جانے گا شان قلندری کیا ہے؟
جو اپنے آپ کی ہستی کا راز پا نہ سکا

عاجزی

آپ نے اردو، ہندی اور پنجابی میں اشعار کہے ہیں آپ اکثر فرمایا کرتے کہ بھئی میں کوئی شاعر نہیں اور نہ اتنی تعلیم ہے لیکن آپ نے جو بھی تحریر لکھی وہ انتہائی مقبول ہوئی اور دلوں پر اپنا خاص اثر رکھتی ہے۔ آپ کی کتاب "سچی لگن" یا "راحیل شوق" دونوں یکساں طور پر مقبول ہیں اور قاری کے دل پر اثر کرتی ہیں۔

گزارش

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ فنی معاملات کو زیر بحث لانے کی بجائے "مرد قلندر کا پیغام سمجھ کر" اپنے دل و دماغ پر وارد کریں تو ان کی بگڑی بن سکتی ہے۔ کیونکہ مشہور عربی مقولہ ہے "کلام الملوک، ملوک الکلام" بادشاہوں کا کلام کلاموں کا بادشاہ ہوتا ہے۔

درحقیقت یہی ہستیاں نبی اکرم ﷺ کی مسند رشد و ہدایت کی جانشین ہیں۔ حق کے متلاشی صاحب دل حضرات سے خصوصاً اور عوام الناس سے عموماً گزارش ہے کہ اس ہستی کے کلام کا باوضو اور قلب و روح کو حاضر کر کے مطالعہ فرمائیں تاکہ ان کے دل کی بستی آباد ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کلام کو سمجھنے اور اس متاع بے بہا پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

کتاب "کرامات چراغ الاولیاء" میں حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتیؒ کی کرامات پیش کرنے کا ایک مقصد حضرت کی ذات پاک کا اجمالی تعارف ہے۔ کتاب کے مطالعہ سے حضرت کی شخصیت کا ایک خاکہ قاری کے ذہن میں ابھرے گا اور یہ بات بھی واضح ہو جائے گی کہ اللہ کے ولی آج کے اس مادی دور میں عظیم خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان کو صدق دل سے تلاش کریں۔ ہم دنیا کی تلاش میں دن رات سرگرداں ہیں۔ خدا کرے کہ ہم حق کے متلاشی بن کر میدان میں آئیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں اللہ کے ولی بقاباللہ ہیں وہ ہماری کوششوں کا انعام ضرور عطا فرمائیں گے۔

صرف ہماری طرف سے مخلص کوشش درکار ہے۔اللہ تعالیٰ عطا فرمائے۔

شوق اگر ترا نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب میرا سجود بھی حجاب

(بال جبریل)

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کر دے
کر تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

(ضرب کلیم)

ان حقائق کو مدنظر رکھ کر آپ ایک دفعہ حضرت قبلہ کے آستانہ عالیہ کی حاضری دے کر صاحبزادہ قبلہ پیر سید زمرد حسین گیلانی نقشبندی جماعتی مدظلہ العالی سے ضرور ملیں انشاء اللہ آپ کو روحانی تسکین حاصل ہوگی۔کیونکہ علامہ اقبال ؒ فرماتے ہیں۔

کیمیا پیدا کن از مشت گلے
بوسہ زن بر آستان کا ملے

ترجمہ:۔ (اے انسان) تو اپنی مشت غبار کو کیمیا بنانے کیلئے کسی مرد کامل کے آستانے کے بوسے لے۔

دعا توفیق الا باللہ

فقط

سگ درگاہ چراغ

میجر (ریٹائرڈ) ہدایت اللہ نقشبندی چراغویؒ

خلیفہ مجاز چراغ اولیاء حضرت قبلہ پیر

سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتی ساہیوال

آج کا دور سائنس کا انتہائی ترقی یافتہ دور ہے ہر طرف سائنس اور ٹیکنالوجی کی برتری کا چرچا ہے۔ کمپیوٹر کی ایجاد نے ہر جگہ اپنی ضرورت کا لوہا منوایا ہے۔ انسان ہر طرف اس کے استعمال سے فوائد حاصل کر رہا ہے۔ یہ تمام مادی ترقی اور اس کا تعلق ہماری مادی اور جسمانی ضروریات سے ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت انسان کو زمین میں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا اور اسے عجیب و غریب کمالات کا حامل بنایا۔ انسان جسم اور روح کا مجموعہ ہے۔ وہی سائنس جس نے جسم انسانی کے آرام کے لئے سائیکل، موٹر سائیکل، کار، ہوائی جہاز، ہیٹر اور ائیر کنڈیشنر جیسی سہولیات بہم پہنچائی ہیں اور انسانی جسم کے اندرونی حصوں کو آپریشن یا بغیر آپریشن کے بیماری کے علاج کی سہولیات ایجاد کی ہیں۔ اسی سائنس نے انسان کی ہلاکت اور ملکوں کی تباہی کے لئے ایٹم بم، ہائیڈروجن بم اور ICBM (انٹر کانٹی نینٹل بیلسٹک میزائل) جیسی مہلک ایجادات سے انسانی ہلاکت کے سامان مہیا کئے ہیں۔ جو کہ آن واحد میں لاکھوں انسانوں کو ہلاک کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔

اسی ترقی یافتہ کمپیوٹر کے زمانہ میں ایسی بیماریاں بھی ہیں جن کو ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا ہے اور انسانی عقل ان کے علاج میں بے بس دکھائی دیتی ہے۔

مادی ترقی کے ذمہ دار ڈاکٹر، سائنسدان اور ٹیکنیشن ہیں لیکن یہ لوگ روحانی ضروریات سے نابلد ہیں۔ اس کے برعکس روحانی میدان کے شہسوار مشائخ و علماء کرام ہیں جو ہمیشہ سے کائنات ارضی کی خدمت کیلئے کوشاں رہے اور آج بھی بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے میدان عمل میں اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کے ولیوں کے غلام اور اللہ تعالیٰ کی قوت کے مظہر ہیں۔ خواجہ غریب نواز ہندالولی خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ نے داتا گنج بخشؒ کے قدموں میں چلہ کشی کے بعد اس عظیم ہستی کو نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا۔

گنج بخش فیضِ عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

یہ لوگ شب و روز عبادت الٰہی میں مصروف رہتے ہیں اور خواجہ کون و مکاں، شہنشاہ ہر دو جہاں نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کی قوت کا اظہار ان غلاموں کے ذریعے ہوگا۔ اسی قوت کے اظہار کو کرامت کہتے ہیں۔

کرامت کے لغوی معنی۔ وہ حیرت انگیز بات جو ولی سے صادر ہو۔ خرق عادت (علمی اردو لغت) کرامت ایسی خرق عادت بات ہے جس کا اظہار کسی ولی اللہ سے ہو۔ یہ بات قرآن و حدیث سے بالکل ثابت ہے۔ حضرت مریمؑ کے پاس بے موسم پھلوں کا آنا، آصف بن برخیا کا آنکھ جھپکنے سے پہلے ملکہ بلقیس کا تخت سینکڑوں میل دور سے لانا اور اصحاب کہف کا تین سو آٹھ سال تک بغیر کھانا کھائے زندہ رہنا، سورج کا ان کے دائیں بائیں سے گزر جانا اس کی واضح مثالیں ہیں۔

اسی طرح تین سو میل کے فاصلے پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت ساریہؓ کو کفار کی جنگی چال سے آگاہ کرنا اور حضرت ساریہؓ کا اس حکم پر عمل کر کے کفار کو شکست دینا روز روشن کی طرح واضح ہیں۔

کرامت در حقیقت نبی کا ہی معجزہ ہے۔ جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پکا سچا غلام ہو اسی سے کرامت کا اظہار ہوتا ہے۔ نبی کے لئے نبوت کا دعویٰ کرنا ضروری ہے لیکن ولی کو ولایت کا دعویٰ ضروری نہیں۔ حضرت عبدالغنی نابلسیؒ فرماتے ہیں کہ کرامات کا ظہور زندہ و مردہ

اولیاء سے ہوتا ہے کیونکہ موت نہ ولی کی ولایت کو ختم کرتی ہے اور نہ نبی کی نبوت کو۔

حضرت جعفرؓ بن ابی طالب فرماتے ہیں معجزہ کے لئے نبی کا اس عالم آب وگل میں ہونا شرط نہیں بلکہ اس کے وصال شریف کے بعد ظہور معجزہ ممکن ہے۔ یہی حال ولی کی کرامت کا ہے کہ کرامت بھی ولی کے وصال کے بعد صادر ہوسکتی ہے۔

کرامت کا چھپانا اہل حق اور مردان حق کے نزدیک لازم و مستحب ہے لیکن بعض اوقات خاص ضرورت کے تحت اللہ تعالٰی کی ذات اس کا اظہار فرماتی ہے۔

کرامت کا ظہور یا عدم ظہور کسی ولی کی ولایت کے اثبات یا انکار کا ثبوت نہیں ہوتا۔ تاہم اس کا ظہور بعض اوقات کفر کے مقابلے یا دین کی سربلندی کے لئے ضروری ہو جاتا ہے۔

حضرت امام اولیاء قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتیؒ کی مختلف پیر بھائیوں نے جو کرامات دیکھیں وہ جمع کر کے آپ کی خدمت میں پیش کی جارہی ہیں تاکہ ان کرامات کا مطالعہ کر کے آپ کی عقیدت بڑھے اور جو لوگ ابھی تک بیعت ہونے کی دولت سے محروم ہیں وہ کسی ولی کامل کی غلامی کا پٹہ اپنے گلے میں ڈال لیں۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاںؒ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹہ تیرا

اعلیٰ حضرت ، عظیم البرکت ، کوکب شریعت ، شہنشاہِ طریقت ، شیخ الامت ، امام المعرفت ، مرشدِ حقیقت ، حبیب خیرالانام ، مقرر شیریں کلام ، شیخ الاسلام ، شیخ المشائخ ، امام الاولیاء ،

حضرت پیر سیّد چراغ النبی شاہ

گیلانی نقشبندی جماعتی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی

ایمان افروز کرامات

کرامت نمبر 1

جنات سے نجات

حضرت قبلہ چراغ اولیاء قدس سرہ بیان کرتے ہیں کہ جھنگ کے ایک بہت بڑے زمیندار کی ہمشیرہ پر جنات کا سایہ ہوگیا۔ انہوں نے بہت سے عامل اور پیروں سے علاج کروایا لیکن بچی کو آرام نہ آیا۔ بالآخر انہوں نے اعلان کر دیا کہ جو شخص ان کی ہمشیرہ کو جنات سے نجات دلائے گا اسے ایک مربع زمین انعام دی جائے گی۔ زمین کے لالچ میں بہت سے لوگوں نے طبع آزمائی کی لیکن جنات نے ان کا برا حال کیا۔

انہی دنوں نیشنل بینک جھنگ کا آڈٹ کرنے کیلئے ایک آڈٹ ٹیم لاہور سے آئی۔ ان میں سے ایک صاحب جو کرشن نگر لاہور کے رہائشی تھے انہیں حضرت قبلہ کی اس قوت کا کچھ اندازہ تھا کیونکہ آپ نے ان کے گھر سے ایک جن کو بھگایا تھا۔ اس شخص نے انہیں مشورہ دیا کہ آپ وہاڑی جا کر حضرت قبلہ کی خدمت میں گزارش کریں وہ آپ کا مسئلہ حل کر دیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنا مسئلہ بیان کیا۔ پہلے تو قبلہ نے فرمایا کہ بچی کو ادھر لے آئیں لیکن انہوں نے کہا کہ ہم تو اس کے کمرے میں نہیں جا سکتے لہٰذا آپ مہربانی فرما کر ہمارے ساتھ تشریف لے چلیں۔ حضرت قبلہ نے ان لوگوں کی مجبوری اور پریشانی کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے ساتھ جھنگ جانے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ آپ ان کے ساتھ جھنگ روانہ ہونے لگے تو جنات نے آپ کے مکان میں آگ لگا دی۔ حضرت قبلہ نے گھر جا کر اس شرارت کو ختم کیا اور جھنگ کیلئے روانہ ہوگئے۔ راستے میں جنات نے پھر شرارت کی اور آپ کی کمر میں دو گھونسے مارے۔ آپ نے اس کا بھی سد باب کیا اور اپنا سفر جاری رکھا اور جنات کی تمام کوششیں بے سود رہیں۔ وہ چاہتے تھے کہ حضرت بچی کے پاس جانے کا ارادہ ملتوی کر دیں۔

جھنگ پہنچ کر آپ نے دوپہر کا کھانا کھایا اور گاؤں کی طرف روانہ ہو گئے۔ جن یہ تمام سفر کی روئداد بچی کے پاس بیان کر رہا تھا اور اس نے کہا کہ یہ شخص (حضرت قبلہ) بہت سخت ہے میرا تو کوئی ایک مکہ برداشت نہیں کر سکتا اس نے دو مکے برداشت کئے۔ آگ بجھائی اور اب بھی بچی کے پاس پہنچنے کے ارادے سے آگے بڑھ رہا ہے خیر اسے فلاں پل پر آنے دو میں ان کی جیپ کا ٹائر پنکچر کر دوں گا۔

جب جیپ مذکورہ پل پر پہنچی تو ٹائر پنکچر ہو گیا لیکن انہوں نے Spare Tyre لگا کر سفر جاری رکھا۔ جن نے اس پر مزید حیرت کا اظہار کیا اور کہا کہ ان کے پاس فالتو ٹائر تھا اب یہ فلاں جگہ پہنچیں گے تو پھر گاڑی پنکچر کر دوں گا چنانچہ گاڑی پھر پنکچر ہو گئی۔ گھر والوں نے کہا کہ ہم تانگہ یا گھوڑے کا بندوبست کر لیتے ہیں لیکن قبلہ نے فرمایا کہ سواری کی ضرورت نہیں دو اڑھائی میل کا فاصلہ پیدل طے کرتے ہیں۔ آپ پیدل روانہ ہوئے۔ حویلی کے صحن میں آئے تو اس میں ایک بہت بڑی بیری تھی اس کی ایک بڑی ٹہنی بڑے زور سے زمین پر آ رہی۔ آپ نے بچی کے کمرے کا پوچھا تو گھر والوں نے کہا کہ ہم اس کمرے میں نہیں جا سکتے آپ خود ہی جائیں۔

جب آپ بچی کے کمرے کے پاس پہنچے تو ایک بہت بڑا بلا حضرت قبلہ کو دیکھ کر غرانے لگا اور ایک پنجا اٹھایا کہ وہ حملہ کرنا چاہتا ہے۔ آپ آگے بڑھے تو اس نے حملہ کرنے کو دوسرا پنجا بھی اٹھایا قبلہ کے ہاتھ میں چھڑی تھی آپ نے بلے کو ماری۔ بلا تو غائب ہو گیا اور چھڑی دو ٹکڑے ہو گئی۔ آپ نے فرمایا اے بدبخت! تو نے عامل دیکھے ہیں کوئی فقیر نہیں دیکھا۔

اس کے بعد بچی کے کمرے میں تشریف لائے تو بچی نے آپ کو سلام کیا اور عرض کیا کہ حضرت آپ پہلے انسان ہیں جو پچھلے دو تین ماہ کے عرصے میں میرے کمرے میں آئے ہیں۔

حضرت قبلہ نے فرمایا بیٹا گھبراؤ نہیں اب یہ تمہیں کوئی تکلیف نہیں دے سکتے۔آپ نے وہاں پر دو تین دن قیام فرمایا۔ جنات چلے گئے اور گھر والوں نے سکھ کا سانس لیا۔آپ واپس وہاڑی تشریف لے آئے۔دو ہفتے تک گھر والوں نے بچی کا جائزہ لیا جب وہ بالکل ٹھیک رہی تو وہ زمین کے کاغذات لے کر وہاڑی حاضر خدمت ہوئے۔قبلہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا بہت بڑا امتحان تھا کبھی خیال آتا کہ زمین لے لو تم اور تمہاری اولاد عیش کرے گی۔تم نے اس کا مطالبہ تو نہیں کیا۔ بالآخر میں نے دل سے یہ تمام خیالات دور کیے اور کاغذ پھاڑ کر واپس کر دیئے کہ اللہ تعالیٰ آپ ہی کو یہ زمین مبارک کرے۔ مجھے میری پیر و مرشد نے جو عطا کیا ہے وہ میرے لئے کافی ہے۔اس طرح آپ نے اتنی بڑی جائیداد ٹھکرا دی اور عطیہ مرشد کو ترجیح دی۔وہ بچی بالکل ٹھیک رہی اور جنات نے پھر کبھی اس طرف کا رخ نہ کیا کیونکہ مرد کامل کے سامنے جنات بے بس ہوتے ہیں۔ان کامل ہستیوں کے متعلق میاں محمد بخشؒ فرماتے ہیں۔

مرد ملے تاں درد نہ چھوڑے اوگن دے گن کردا
کامل لوگ محمد بخشا لعل بنان پتھر دا

کرامت نمبر 2

وہاڑی میں گیارہویں شریف

گیارہویں شریف کا ختم پاک محبوب سبحانی غوث صمدانی شہباز لامکانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی بارگاہ اقدس میں نزرانہ عقیدت پیش کرنے کیلئے سنی حضرات چاند کی دسویں رات یا کسی اور مقررہ تاریخ کو ختم شریف کی محفل کا اہتمام کرتے ہیں۔ بعد بدعقیدہ حضرات ایصال ثواب اور تبلیغ کی اس محفل پر اعتراض کرتے ہیں جو کہ ان کی بدقسمتی اور بزرگان

دین سے دوری کا ثبوت ہے۔ مولانا رومؒ مثنوی میں فرماتے ہیں۔

چوں شدی دور از حضور اولیاء

درحقیقت گشتہ دور از خدا

ترجمہ:۔ جب تو اللہ کے ولیوں سے دور ہوا تو حقیقت میں تو اللہ تعالیٰ سے دور ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے کہ یہ ایصال ثواب اور نذرانہ عقیدت پیش کرنے کی محفل ہے۔ جس کی شرعی لحاظ سے ہرگز ممانعت نہیں بلکہ حاضرین کی روحانی بالیدگی کا سبب ہے اور ایمان تازہ ہوتا ہے سچ تو یہ ہے کہ لوگ من کی مرادیں پا کر واپس لوٹتے ہیں۔

ہر مسلمان اپنے آباؤ اجداد اور دوسرے مسلمانوں کیلئے دعا اور ایصال ثواب کرتا ہے۔ ہر نماز میں قعدہ کی دعا ''رَبِّ اجْعَلْنِی'' اس کا واضح ثبوت ہے۔ یہ قرآن مجید سورہ ابراہیم میں ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہے۔ ہر نماز کی دعا ہے جس میں وہ اپنے لئے، اپنی اولاد کیلئے، اپنے والدین کیلئے اور تمام مومنین کیلئے دعا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو یہ توفیق عطا فرمائے۔

قبلہ عالم امیر ملت الحاج حافظ پیر سیّد جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی خاص شفقت کا اظہار فرماتے ہوئے میرے پیرومرشد امام اولیاء قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتی رحمۃ اللہ علیہ کو 1951ء میں فرمایا ''شاہ جی! آپ گیلانی سیّد ہیں لہٰذا آپ اپنے جدامجد حضور غوث اعظمؓ کی گیارہویں دھوم دھام سے منایا کریں۔

مرشد گرامی کے حکم کی تعمیل اور اپنے جدامجد کی محبت میں آپ نے وہاڑی میں باقاعدگی سے اس ختم پاک کا آغاز کیا۔ تمام پیر بھائی باقاعدگی سے حاضری دیتے اور فیض یاب ہوتے۔ عام طور پر زردے کی دیگ پکا کر لنگر غوثیہ کا اہتمام ہوتا۔ ہر خاص و عام یہ لنگر کھاتا۔ غوث اعظم اور دیگر تمام بزرگوں کے لنگر میں جسمانی اور روحانی بیماریوں کا علاج ہے۔

بدعقیدہ لوگوں کی ناپاک جسارت

درود و سلام کی صداؤں کا بلند ہونا، نعت خوانی اور حضور غوث اعظمؓ کی گیارہویں، بدعقیدہ لوگوں کو ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ وہاڑی میں نقشبندی اور قادری فیض کے جام پینے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا تھا اور بدعقیدہ لوگوں کے دلوں پر چھریاں چل رہی تھیں۔ اسی لئے ان بدبختوں نے آپ کو زہر کھلایا۔ لیکن

''ہر گز نمیرد آنکس، دلش زندہ شد بعشق''۔

ترجمہ:۔ جس کا دل عشق سے زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرتا۔

یہ بدبخت زہر سے آپ کی جان لینے میں ناکام ہوئے اور نبی ﷺ کا یہ چراغ پہلے سے زیادہ روشنی پھیلا رہا ہے۔ ان لوگوں نے سوچا کہ سب وہابی اکٹھے ہو کر چلتے ہیں۔ تبرک کی ایک دیگ ہوتی ہے زیادہ لوگوں کی وجہ سے دیگ کم پڑ جائے گی اور ہم ان کا مذاق اڑائیں گے۔

حضرت قبلہؒ نے ان دشمنان غوث اعظمؓ کے ناپاک عزائم بھانپ لئے۔ آپ نے لنگر تقسیم کرنے والے کو ایک رومال دیا کہ اس سے دیگ کا منہ ڈھانپ دو اور چاول نکالتے جاؤ۔ دیگ میں جھانک کر نہ دیکھنا۔ تمام حاضرین لنگر کھا گئے اور دیگ بدستور غوث اعظمؓ کا لنگر مہیا کر رہی تھی۔ آخر میں دیکھا تو تقریباً آدھی دیگ باقی تھی۔ اس طرح مخالفین اپنا سا منہ لے کر رہ گئے اور نبی کا چراغ پہلے سے زیادہ روشنی سے چمکتا رہا۔

غوثاں قطباں دے سِر میراں قدم مبارک دھریا
جو دربار انہاں دے آیا خالی بھانڈا بھریا

سچ ہے غوث اعظم خالی برتن کو نور اور خوراک دونوں سے بھر دیتے ہیں۔

کرامت نمبر 3

مولوی غلام اللہ مبہوت ہو گیا

وہاڑی شہر میں حضرت قبلہ کی تبلیغی خدمات کی بدولت لوگ جوق در جوق حضرت قبلہ کی بیعت اختیار کر رہے تھے۔ انہی دنوں میں آپ کی شبانہ روز کاوشوں سے غلہ منڈی وہاڑی میں ایک عظیم الشان مسجد تعمیر ہوئی یہ تمام اقدامات دین متین کی سر بلندی کا باعث بنے لیکن وہابیوں کو یہ ترقی ایک آنکھ نہ بھاتی تھی۔ انہوں نے سوچا کہ کسی طرح لوگوں کو گیارہویں شریف سے بدظن کیا جائے۔ اپنے اس Plan کو عملی جامہ پہنانے کیلئے راولپنڈی کے ایک بڑے مولوی بنام غلام اللہ کو غلہ منڈی میں تقریر کیلئے بلایا (یہ وہی مولوی ہے کہ جب دبئی میں فوت ہوا تو اس کی شکل بدل گئی۔ لیاقت باغ راولپنڈی میں جنازہ ہوا جنرل ضیاء نے جنازہ میں شمولیت کی لیکن کسی کو اس کا منہ نہ دکھایا گیا۔ یہ حقیقت اخبارات میں بھی چھاپی گئی اور ہزاروں اہالیان راولپنڈی آج بھی اس کے گواہ ہیں)۔

مولوی صاحب نے تقریر شروع کرتے ہی دعویٰ کیا کہ گیارہویں منانا شرک و بدعت ہے اگر کوئی شخص قرآن و حدیث سے گیارہویں ثابت کرے تو میں ہزار روپیہ انعام دوں گا۔

جب اس نے یہ الفاظ کہے تو حضرت قبلہ اس وقت اپنے بستر میں لیٹے ہوئے تھے کیونکہ اس وقت آپ کو سخت بخار تھا تقریباً 104 ٹمپریچر تھا۔ پیر بھائی دیوان آپ کی خدمت میں تیمارداری کیلئے حاضر تھا۔ جب غلام خان نے یہ الفاظ دہرائے تو غوث اعظم کا یہ سپوت یہ الفاظ برداشت نہ کر سکا۔ آپؒ نے فوراً فرمایا کہ میں جا کر اسے بتاتا ہوں اور گیارہویں کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔ دیوان نے بہت کوشش کی کہ آپ نہ جائیں۔ کتا بھونک رہا ہے بھونک کر خاموش ہو جائے

گا لیکن آپ فوراً جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ یہ لٹھ بردار خادم بھی آپ کے ساتھ آ گیا۔ آپ نے آتے ہی مولوی کو للکارا اور فرمایا'' مولوی صاحب آپ نے کہا ہے کہ جو گیارہویں ثابت کرے گا آپ اسے ہزار روپیہ انعام دو گے۔ ہزار روپیہ نکالو میں گیارہویں شریف کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔ قبلہ کے یہ الفاظ سن کر جلسہ گاہ میں سناٹا چھا گیا۔ مولوی غلام اللہ کی تقریر بند ہو گئی اور لوگوں کی نظریں حضرت قبلہ اور مولوی غلام اللہ پر جم گئیں مولوی بالکل خاموش تھا۔ غوث اعظمؒ کا شہزادہ پھر للکارا کہ ہزار روپیہ نکالتے کیوں نہیں میں گیارہویں کا ثبوت پیش کرتا ہوں۔ مولوی غلام اللہ مبہوت ہو کر گونگا بنا سٹیج پر بیٹھا تھا اب غلہ منڈی کا صدر سٹیج پر للکارا کہ او بھڑوے بولتا نہیں نکال 1000 روپیہ شاہ جی تجھے گیارہویں شریف کا ثبوت دیں گے۔ غلہ منڈی کے صدر کے تیور دیکھ کر مولوی کو بلانے والے گھبرا گئے مولوی تو پہلے ہی چپ سادھ گیا تھا انہوں نے مولوی کو جلسہ گاہ سے اٹھایا اور گھروں کو روانہ ہو گئے۔ جلسہ ختم ہو چکا تھا گیارہویں شریف کے منکروں کی یہ سازش بھی ناکام ہو چکی تھی اور شہزادۂ غوث اعظمؒ کامیاب و کامران تھے۔

کرامت نمبر 4

سائیکل کی اطاعت

حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتیؒ کے والد گرامی قبلہ سیّد کرم حسینؒ گیلانی نقشبندی جماعتی قصبہ آنول ضلع رہتک میں پٹواری متعین تھے۔ عم محترم قبلہ سیّد نذیر حسینؒ نے حضرت قبلہ کو فرمایا کہ بھائی حفیظ الدین عرضی نویس (مقیم رہتک نزد مزار سلطان محمدؒ) کے ہاں ختم خواجگان نقشبندیہ کیلئے جمعرات کو حاضری دیا کریں۔ میں تقریباً ایک بجے آپ کے مکان پر پہنچ جاتا۔

حفیظ الدینؒ صاحب نے تحریک شدھی کے خلاف قبلہ عالم امیر ملتؒ کے جان نثار خلیفہ

کی حیثیت سے تحریک تبلیغ میں بے مثال خدمات سرانجام دیں۔آپ نے اپنے راجپوتانہ کے علاقے میں بے شمار مسلمانوں کو شدھی سے بچایا اور ہندوؤں کو مسلمان کیا۔اس حقیقت کا اعتراف بمبئی سے چھپنے والی کتاب میں کیا گیا ہے۔(یہ کتاب مجھے عبدالسمیع قادری سے ملی تھی اور میں نے پڑھ کر حضرت قبلہ کی خدمت میں پیش کی تھی جو پڑھ کر واپس کردی گئی)۔

آنول سے رہتک کے راستے بھائی حفیظ الدین کے مکان تک تقریباً 70 میل کا فاصلہ تھا جو یہ ناچیز سائیکل پر طے کرتا۔ایک دفعہ جمعرات کو بندہ کی آنکھ لگ گئی اور روانگی میں تاخیر ہو گئی۔خواب میں بھائی حفیظ الدین تشریف لائے اور فرمانے لگے''شاہ جی،آج ختم خواجگان میں شامل نہیں ہوگے''میں گھبرا کر نیند سے بیدار ہوا۔والدہ ماجدہ سے پوچھا،آج کونسا دن ہے۔والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ آج تو جمعرات ہے میں بالکل بھول گئی کہ تم نے ختم شریف کیلئے جانا ہے۔میں نے فوراً سائیکل سنبھالا اور آنول سے ختم شریف کیلئے روانہ ہوا۔موضع لاہلی تک کا راستہ کچا تھا۔میں تقریباً دو میل گیا ہوں گا کہ سائیکل پنکچر ہوگیا۔میں نے سائیکل میں ہوا بھری اور چل پڑا لیکن جلد ہی ٹائر سے ہوا نکل گئی۔دو تین دفعہ کوشش کی لیکن ٹائر میں ہوا نہیں ٹھہر رہی تھی۔اس مایوسی اور گھبراہٹ کے عالم میں میرے دماغ میں عجیب خیال آیا۔میں نے سائیکل کو برا بھلا کہنا شروع کردیا کہ اے سائیکل تو مجھے ختم خواجگان میں شمولیت سے محروم کرنا چاہتا ہے۔میں تجھے توڑ دوں گا،بیچ دوں گا وغیرہ وغیرہ۔

سائیکل کو یہ تنبیہ (Warning) کارگر ثابت ہوئی۔سائیکل میں ہوا بھر کر سفر پر روانہ ہوا۔ختم شریف میں شمولیت کی اور اسی سائیکل پر واپس گھر پہنچ گیا راستے میں کسی جگہ ہوا نہیں نکلی۔جب گھر پہنچ کر سائیکل کھڑا کیا تو سائیکل میں سے ہوا نکل گئی۔اس طرح سائیکل نے آپ کی تنبیہ پر پورا عمل کیا اور ختم خواجگان میں شمولیت کیلئے معاون ثابت ہوا۔مردان خدا کی حاضری کی

اہمیت بیان کرتے ہوئے مولانا روم مثنوی شریف میں فرماتے ہیں۔

رو بجو یار خدائے را تو زود

چوں چناں کر دی خدا یار تو بود

ترجمہ:۔ جا جلدی سے ولی اللہ کو تلاش کر۔ جب تو نے ایسا کرلیا تو اللہ تعالیٰ تیرا دوست بن جائے گا۔

کرامت نمبر 5
دشمن پر فتح

ماسٹر قبلہ چوہدری خوشی محمد نقشبندی چراغوی حضرت قبلہ چراغ اولیاء کے پہلے مرید اور پہلے خلیفہ ہیں۔حضرت قبلہ ؒ اکثر اپنے مرید اوّل کا ذکر پیار بھرے انداز میں فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ ساہیوال میں باغ و بہار خوشی محمدؒ کی شبانہ روز محنت اور خدمات کا ثمر ہے۔فرماتے کہ قیامت میں اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ سے پوچھا کہ دنیا سے کیا لے کر آئے ہو تو میں خوشی محمدؒ کی ذات کو پیش کرنے میں فخر محسوس کروں گا۔

خوشی محمدؒ پر آپ کی خاص نگاہ عنایت تھی۔خوشی محمدؒ نے قبلہ کو خوب پہچانا اور حضرت قبلہ نے خوشی محمدؒ کو خوشیوں سے مالا مال کیا۔آپ کو جب کبھی کوئی مسئلہ پیش آتا تو حضرت قبلہ کی خدمت میں بطور سوالی حاضر ہو کر مسئلہ حل کرواتے کیونکہ وہ اس حقیقت سے بخوبی آگاہ تھے کہ یہاں ہر مشکل کا حل موجود ہے۔قبلہ کا ارشاد گرامی ہے۔

آیا جو در فقر پہ کوئی بھی سوالی

مانگا وہی پایا لوٹا نہ کبھی خالی

خوشی محمد صاحبؒ کی ہمشیرہ محترمہ کی شادی ماناموڑ (وہاڑی) میں ہوئی تھی ان کی اپنے

سسرال سے کچھ تلخی ہوگئی اور وہ ساہیوال والدین کے پاس آگئیں۔ان کے میاں ساہیوال آکر انہیں دھوکہ دہی سے اپنے گاؤں لے گئے۔

ماسٹر خوشی محمد صاحب سکول سے واپس آئے تو انہیں اس بات کا علم ہوا۔آپ فوراً کہروڑ پکا شریف حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔قبلہ نے دعا فرمائی اور واپسی کی اجازت دے دی۔واپسی کے وقت آپ نے پوچھا کہ اس تھیلے میں کیا ہے۔عرض کیا،حضور اس میں بندوق ہے آپ نے فرمایا کہ اسے باہر نکالو اور اس میں کارتوس بھرو۔سعادت مند مرید نے بلا حیل و حجت تعمیل ارشاد مرشد کی۔ماسٹر صاحب کے ہمراہ ماسٹر نور محمد قریشی بھی تھے۔بس میں سوار جب آپ مانا موڑ کے قریب پہنچے تو آپ نے اپنی ہمشیرہ کی آواز سنی کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ جانے سے مزاحمت کرتے ہوئے چیخ و پکار کر رہی تھی۔

خوشی محمدؒ نے ہمشیرہ کی پکار سن کر فوراً بس رکوا کر ان لوگوں کا تعاقب کرتے ہوئے للکار کر ان کے پیچھے دوڑے اور ہمشیرہ کو پکارا کہ گھبراؤ نہیں تمہارا بھائی تمہاری مدد کو پہنچ گیا ہے۔ساتھ ہی آپ نے بندوق سے فائرنگ شروع کر دی۔وہ لوگ آپ کی ہمشیرہ کو وہیں چھوڑ کر رفو چکر ہو گئے اور ماسٹر خوشی محمد صاحب حضرت قبلہ کی مدد سے ہمشیرہ کو ساتھ لے کر ساہیوال آگئے۔

اس طرح قبلہ کا ماسٹر خوشی محمدؒ سے بندوق تھیلے سے نکلوانے،کارتوس بھرنے اور باہر رکھنے کی حکمت ظاہر ہوگئی۔

سچ ہے۔

لج پال پریت نوں توڑ دے نئیں
جندی باں پھڑ دے اونوں چھڈ دے نئیں

کرامت نمبر 6

رحمت کی بارش

ماہ جون 2003ء کی بات ہے کہ راقم الحروف (میجر ہدایت اللہ نقشبندی چراغوی) اور چند دیگر پیر بھائی ساہیوال میں آستانہ عالیہ پر حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ سخت گرمی کی وجہ سے انسان، حیوان، چرند، پرند بھی پریشان تھے۔ سب دوستوں نے باران رحمت کی گزارش کی۔ حضرت فرمانے لگے کہ دن کو بارش ہو جائے تو اچھا ہے کیونکہ رات کو بجلی چلی جاتی ہے اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اس وقت مطلع بالکل صاف تھا۔ حضرت نے بارگاہ رب العزت میں دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور ہم سب نے آمین کہا۔ تھوڑی دیر بعد ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔ مطلع ابر آلود ہو گیا اور تقریباً آدھ گھنٹہ بعد اچھی خاصی بارش ہو گئی اور مخلوق خدا نے سکھ کا سانس لیا۔

صحابہ اکرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا طریقہ کار یہی تھا کہ جب انہیں کوئی تکلیف ہوتی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کر کے اپنی تکالیف کا حل تلاش کرتے۔ اللہ کے ولی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے یہ حضرات مخلوق کی خدمت کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی مدد سے رحمت الٰہی حاصل کریں۔

کرامت نمبر 7

مریدوں پر نظر شفقت

بابا ولی محمد غلہ منڈی ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ 1975ء میں بندہ اپنی بچیوں کے ہمراہ ساہیوال سے حضرت قبلہ کی خدمت میں کہروڑ پکا شریف حاضری کیلئے روانہ ہوا۔ ہمارا

پروگرام یہ تھا کہ گگو منڈی تک بس کا سفر کر کے، گگو منڈی سے ٹرین میں سوار ہوں گے اور کہروڑ پکا شریف حاضر ہوں گے۔ دن کے ایک بجے ٹرین کا وقت تھا لہٰذا ہم لوگ ساڑھے بارہ بجے وہاں پہنچ گئے پتہ چلا کہ گاڑی دیر سے آئے گی۔ پانچ بجے تک ہم لوگ ریلوے سٹیشن پر بیٹھے رہے لیکن گاڑی نہ آئی۔ میں نے بچیوں کو کہا کہ بہت دیر ہو گئی ہے اس لئے وہاڑی چلے جاتے ہیں۔ لیکن بچیوں نے میرے ارادے سے اتفاق نہ کیا اور کہا کہ ہم تو کہروڑ پکا شریف کے ارادے سے آئے ہیں اور وہیں جائیں گے (یاد رہے کہ ان دنوں وہاڑی سے کہروڑ پکا شریف تک سڑک نہیں تھی اس لئے ٹرین پر ہی جا سکتے تھے) گگو ریلوے سٹیشن پر بجلی نہیں تھی اس لئے اندھیرے میں خوف سا محسوس ہوتا تھا۔ ہم نے روٹی کھانے کا ارادہ کیا اور ایک ریڑھی والے سے گلاس مانگا تو اس نے گلاس دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے انکار سے دل کو بہت تکلیف ہوئی۔ میں نے فوراً تصور میں قبلہ کی خدمت میں گزارش پیش کی اور اپنی بے بسی کا اظہار کیا۔ اس کے فوراً بعد ریڑھی والا میرے پاس آیا اور گلاس کے ساتھ جگ بھی ہمیں پیش کر دیا۔ ہم لوگ قبلہ کی اس غیبی امداد پر بہت خوش ہوئے۔ کھانا کھایا تو تقریباً ساڑھے دس گیارہ بج چکے تھے۔ اسی اثناء میں ٹرین بھی آ گئی اور ہم لوگ سوار ہو کر رات ساڑھے بارہ بجے کہروڑ پکا شریف پہنچ گئے۔

جب ہم حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو قبلہ مجھے مخاطب ہو کر یوں گویا ہوئے ”ولی محمد! تمہارا ارادہ تو بدل گیا تھا۔ تمہیں تو بچیاں لے کر آئی ہیں۔“ میں اپنے ارادہ پر شرمندہ تھا۔ سچ ہے پیر کی ہر مرید پر نگاہ ہوتی ہے اور ان کی حرکات و سکنات اس سے چھپی نہیں رہتیں۔ علامہ اقبالؒ نے کیا خوب کہا۔

جو بات حق ہے وہ مجھ سے چھپی نہیں رہتی
خدا نے مجھ کو دیا ہے دل خبیر و بصیر

کرامت نمبر 8

ولیوں کے جرنیل

ڈاکٹر مجیر احمد خاں فرید ٹاؤن ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ میرے بیعت ہونے کے بعد عید کا موقع آیا تو میرے چھوٹے بھائی عبدالحسیب کوٹری (حیدر آباد) سے عید کرنے ساہیوال آئے میں نے انہیں بتایا کہ میں کہروڑ پکا شریف میں قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتی کا بیعت ہوگیا ہوں اور عید سے اگلے روز ہم سلام کرنے کہروڑ پکا شریف حاضر ہو رہے ہیں میرے بھائی صاحب نے کہا کہ ایک سیٹ میرے لئے بھی رکھوالیں چونکہ میں بھی آپ کی زیارت کا خواہاں ہوں ۔ میں نے ان کیلئے سیٹ رکھوالی اور وہ ہمارے ساتھ حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ۔ حاضری کے بعد انہوں نے اس سفر کی غرض و غایت بیان کی جو کہ اس طرح ہے۔

آپ کوٹری میں ایک بزرگ کے مرید تھے ۔ ایک دفعہ وہ بزرگ موج میں آئے اور فرمانے لگے کہ بھائی ہم سب تو سپاہی ہیں ہمارا جرنیل کہروڑ پکا میں رہتا ہے ۔ اس سے قبل میں نے کہروڑ پکا کا نام نہیں سنا تھا میں اس جگہ اور اس ہستی کی زیارت کا متمنی تھا جب مجیر خاں نے کہروڑ پکا شریف میں اپنی بیعت کا ذکر کیا تو میری متجسس نگاہوں کو اپنی تشنگی بجھتی نظر آئی اور میں نے بھائی جان کو بتائے بغیر ولیوں کے جرنیل کی زیارت کیلئے یہ سفر اختیار کیا ۔ حضرت قبلہ کی زیارت کے بعد بھائی میں نے آپ کو اپنے پیر و مرشد کے فرمان کے عین مطابق ولیوں کا جرنیل پایا اور اس کے بعد بھائی جان کو یہ واقعہ سنایا۔

کرامت نمبر 9

غیب کی خبر

محمد جمیل ولد تاج دین احاطہ بیدیاں ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ 1976ء میں میری عمر تقریباً پندرہ سال تھی والدگرامی اور بڑے بھائی حضرت قبلہ کے بیعت تھے اور اکثر گھر میں آپ کا ذکر خیر ہوتا تھا۔ اس وجہ سے میرے دل میں بھی حضرت قبلہ کی زیارت کا شوق پیدا ہوا۔ میں نے والدگرامی سے حضرت قبلہ کے آستانہ عالیہ پر پہنچنے کیلئے معلومات حاصل کیں اور چند دوستوں کے ساتھ اپنے ذوق کی تکمیل کیلئے پروگرام بنایا۔ والد صاحب نے بتایا کہ حضرت قبلہ دبلے پتلے جسم کے مالک ہیں کہروڑ پکا شریف پہنچ کر کسی سے بھی پوچھ لیں وہ آپ کی رہنمائی کر دے گا۔ آپ کا آستانہ عالیہ چاندنی چوک اور پیلی کوٹھی کے درمیان واقع ہے۔

بس سے اتر کر ہم لوگوں سے پوچھ کر آپ کے آستانہ والی گلی میں پہنچے تو دیکھا کہ اس گلی میں ایک دبلے پتلے باریش بزرگ تشریف فرما ہیں ہم نے ان سے رہنمائی کا سوچا لیکن ہمیں کیا معلوم تھا کہ یہ بزرگ تو ہمارے ہمیشہ کیلئے ہر جگہ رہنمائی فرمانے والے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ بزرگو! ہم سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتی کے گھر جانا چاہتے ہیں۔

آپ نے فرمایا میں ہی سیّد چراغ النبی گیلانی ہوں۔ میں تو دو گھنٹے سے تمہارا منتظر ہوں۔ آپ لوگ ساہیوال سے آئے ہیں تم صوفی تاج دین کے بیٹے ہو بشیر احمد شہزاد تمہارا بڑا بھائی ہے۔ اس نالائق (پیار سے) کا کیا حال ہے۔ والد کو تنگ کرتا ہے والدین کی تو خدمت کرنی چاہیے۔

قبلہ کہ یہ باتیں سن کر میں حیران ہو رہا تھا کہ میں تو پہلی دفعہ حاضر خدمت ہوا ہوں اور یہ حضرت میرا تمام شجرۂ نسب جانتے ہیں۔

میں کار جہاں سے نہیں آگاہ لیکن
ارباب نظر سے نہیں پوشیدہ کوئی راز

(علامہ اقبالؒ)

فرمانے لگے چلو اندر چلتے ہیں جس طرح آپ نے ہمارے ساتھ برتاؤ کیا ہم حیران تھے کہ آپ ہمارے ساتھ VIP جیسا سلوت کر رہے ہیں۔کوئی خادم نہیں۔خود کھانا لا رہے ہیں ہمارے لئے بستر لے کر آئے اور آرام کرنے کو فرمایا۔

آپ کا طریقہ روائتی پیروں سے یکسر مختلف تھا۔اسی چیز نے ہمیں آپ کا گرویدہ بنا دیا اور میں نے بیعت ہونے کا ارادہ کر لیا۔جب آپ ساہیوال تشریف لائے تو میرے اس ارادہ کی تکمیل ہوئی اور میں نے آپ کی بیعت اختیار کر لی۔

کرامت نمبر 10

جگر ٹھیک ہو گیا

چوہدری مشتاق احمد ساکن سانده خورد ملت روڈ گلی نمبر 4 لاہور بیان فرماتے ہیں۔

مارچ 1987ء کا واقعہ ہے کہ میرے جگر پر پھوڑا نکل آیا اس کی وجہ سے سخت درد تھا۔میں علاج کیلئے ڈاکٹر ایس اے گردیزی پرنسپل (ریٹائرڈ) کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے کلینک مزنگ اڈا لاہور گیا۔ڈاکٹر صاحب نے تفصیلی معائنہ کیا اور الٹرساؤنڈ کرنے کے بعد فیصلہ کیا کہ جگر کا آپریشن کرنا ہوگا۔انہوں نے کہا کہ کل آپ کا آپریشن ہوگا۔درد کی وجہ سے میرا برا حال تھا۔تیمارداری کیلئے پیر بھائی آرہے تھے۔ہمارے علاقہ کے سینئر پیر بھائی عبدالحفیظ چیمہ نے مجھے مشورہ دیا کہ حضرت قبلہ صاحب کا تصور کر کے اپنی گزارش پیش کرو۔رات کو میں نے تصور میں اپنی عرضی پیش کی۔علی الصبح میں اپنے گھر پر نیم خوابی کی حالت میں دیکھتا ہوں کہ حضرت قبلہ سیّد

چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتی" میرے قریب تشریف فرما ہیں۔فرماتے ہیں کہ مشتاق کیا بات ہے۔میں نے عرض کیا کہ حضور سخت درد ہے۔فرمایا! درد کدھر ہے؟ میں نے درد والی جگہ پر ہاتھ رکھا تو درد بالکل ختم ہو چکا تھا۔آپ فوراً تشریف لے گئے۔

صبح حسب وعدہ ڈاکٹر گردیزی کے پاس جا کر انہیں بتایا کہ میرا درد ٹھیک ہو گیا ہے لہٰذا آپریشن نہیں کروانا۔انہوں نے دوبارہ مشین کے ذریعہ جگر کا معائنہ کیا اوران کی حیرانی کی انتہا نہ رہی کہ جگر پر کوئی پھوڑا یا زخم وغیرہ نہیں۔انہوں نے مشین کے ذریعے کل والے دوسرے مریضوں کا معائنہ کیا تو کل والا نتیجہ ہی سامنے آیا لیکن مشتاق صاحب کا جگر بالکل ٹھیک تھا۔یہ نتیجہ ڈاکٹر گردیزی اوران کے عملہ کیلئے ایک عجوبہ تھا بالآخر میں نے ڈاکٹر صاحب کو بتایا کہ آج علی الصبح میرے پیرو مرشد نے میرا روحانی قوت سے آپریشن کر دیا ہے۔ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ ہم ان روحانی تصرفات کو مانتے ہیں اور یہ عین ممکن ہے۔پیرو مرشد فرماتے ہیں۔

وہ کون سی مشکل ہے جو چراغ یہاں پر حل نہ ہوئی
ہر بگڑی بات بنی اس کی جس نے بھی نبی ﷺ کا نام لیا

اس کے چند روز بعد میں L-46/5 میاں چنوں عرس مبارک میں شریک ہوا اور حضرت قبلہ کی کرامت بیان کی۔

کرامت نمبر 11

کھانے میں برکت

محترم حاجی رانا سعید اقبال ریلوے گارڈ مقیم پاکپتن شریف بیان کرتے ہیں کہ 1957ء میں حضرت قبلہ نے ہمارے گھر واقع محلہ تلیانوالہ ساہیوال میں شام کے وقت تشریف فرما ہونا تھا۔ہم نے سوچا کہ چار پانچ دوست آپ کے ساتھ ہوں گے اس لئے ایک مرغی ذبح کر

لی اور دیگچی میں تھوڑا سا زردہ بھی تیار کر لیا۔کھانے کے وقت تقریباً ستر یا اسی آدمی موجود تھے جنہیں دیکھ کر میں اور والد صاحب پریشان ہو گئے۔اباجی نے مجھے کوسنانا شروع کیا کہ تم نے مجھے پہلے کیوں نہ بتایا ہم دیگ پکوا لیتے۔لوگ کیا کہیں گے کہ حاجی اقبال کے گھر گئے اور ہمیں کھانا بھی نہ ملا۔ ہماری پریشانی دیکھ کر حضرت قبلہ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ یہ رومال دیگچی کے اوپر ڈال دو اور کھانا تقسیم کرنا شروع کرو۔ہم نے آپ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے سب دوستوں کو کھانا کھلایا۔ چاول تقسیم کئے اور بعد میں سالن اور چاول بچ بھی گئے۔حضرت قبلہ کی اس کرامت کی وجہ سے ہماری عزت رہ گئی اور ایک دیگچی سالن اور تھوڑے سے زردہ چاول تقریباً اسی آدمیوں کو کھلا کر بچ رہے۔

کرامت نمبر 12

دل کے Valve کھل گئے

نصیر خاں (Sales Promotion Manager) ببر شیر یوریا ساکن فرید ٹاؤن ساہیوال بیان کرتے ہیں ۔ 1997ء میں مجھے دل کا عارضہ لاحق ہوا۔ڈاکٹر سعید ڈوگر سول ہسپتال ساہیوال سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ کے دل کے تین Valve بند ہیں۔آپ کو By Pass آپریشن کروانا ہوگا۔مزید تسلی کیلئے لاہور گیا تو ڈاکٹر شہریار صاحب نے بھی یہی مشورہ دیا۔ساہیوال میں ایک دوست نے کہا کہ آپ شہنشاہ ولایت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتی'' کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں۔حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے تانبے کا ایک کڑا عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ اب آپ کو کسی قسم کے آپریشن کی ضرورت نہیں۔آج تقریباً چودہ سال گزر چکے ہیں حضرت کی دعا سے بالکل صحتمند ہوں اپنی کار خود چلاتا ہوں۔شکار کھیلنے کا شوق بھی پورا کرتا ہوں اور امن سکون کی زندگی بسر کر رہا ہوں۔میرا تو یہ

ایمان ہے کہ حضرت قبلہ نے میرے دل کے پرانے Valve نکال کر نئے ڈال دیئے ہیں لہٰذا ان کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

کرامت نمبر 13

کینسر سے صحت

جناب غلام مصطفیٰ صاحب مالک کنٹین بیرون سنٹرل جیل ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ میرے ناک پر ایک زخم تھا۔ عرصہ تین سال سے ڈاکٹروں کا علاج کروا رہا تھا لیکن زخم ٹھیک ہونے کا نام ہی نہیں لیتا تھا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ یہ کینسر ہے اور یہ ہمارے بس کی بات نہیں۔ مایوسی کے عالم میں حضرت قبلہ سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتی ؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنی تکلیف بیان کی۔ حضرت قبلہ نے تانبے کا ایک چھلا عنایت فرمایا اور دائیں ہاتھ کی کسی انگلی میں پہننے کا حکم فرمایا۔ تقریباً دو ہفتے کے اندر تین سال کا یہ پرانا کینسر کا زخم بالکل ٹھیک ہو گیا۔ حضرت قبلہ نے اس کا کوئی ہدیہ وصول نہیں کیا۔ البتہ میں اپنی مرضی سے ماہانہ گیارہویں شریف کے ختم پر حاضری دیتا ہوں اور حسب استطاعت لنگر غوثیہ میں اپنا حصہ ڈالنے کے سعادت حاصل کرتا ہوں۔

کرامت نمبر 14

دردسر سے آرام

حاجی رانا سیف اللہ جوئیہ منیجر الائیڈ بینک دیپالپور بیان کرتے ہیں۔ ستمبر 2003ء کا واقعہ ہے کہ میری بیٹی جس کی عمر تقریباً گیارہ سال تھی۔ اس کے سر میں سخت درد ہوا۔ ہم بچی کو ڈاکٹر محمد اشرف (جو کہ میرے محترم پیر بھائی ہیں) کے کلینک پر لے گئے لیکن بچی کو آرام نہ آیا۔ ڈاکٹر اشرف صاحب نے مشورہ دیا کہ کسی سپیشلسٹ کو دکھایا جائے۔ ہم بچی کو ڈاکٹر عبدالغفار کے

پاس لے گئے ان کے علاج سے عارضی افاقہ ہوا اور اڑھائی گھنٹے کے آرام کے بعد درد پھر شروع ہو گیا۔ بچی کو اوکاڑہ میں چائلڈ سپیشلسٹ ڈاکٹر خلیق الزماں کے پاس لے گئے لیکن بچی ٹھیک نہ ہوئی۔ انہوں نے آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر فہیم فیروز کی خدمات حاصل کرنے کا مشورہ دیا۔ ڈاکٹر فہیم فیروز نے معائنہ کر کے بتایا کہ نظر بالکل ٹھیک ہے۔ بچی کو لاہور لے گئے۔ وہاں بھی ڈاکٹر کو دکھایا لیکن افاقہ نہ ہوا آخر کار ڈاکٹر اشرف صاحب نے فرمایا کہ ہم نے جسمانی طبیب تو دیکھ لئے۔ ان سے بچی کو شفا نہیں ملی۔ اب اپنے روحانی طبیب بڑے ڈاکٹر صاحب (قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتی ؒ) کی خدمت میں حاضر ہوں۔ چنانچہ میں بچی کو لے کر راؤ محمد اجمل MNA دیپالپور، راؤ گل شیر برادر راؤ محمد اجمل کے ساتھ حضرت قبلہ کی خدمت میں ساہیوال حاضر ہوا۔ حضرت قبلہ نے کمال شفقت فرماتے ہوئے بچی کو دم کیا اور درد فوری طور پر ختم ہو گیا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا، رانا صاحب! بچی کی دوائی بند کر دو کوئی ٹیکہ نہیں لگوانا۔ انشاء اللہ اب کبھی درد نہیں ہوگا۔ اس کے بعد آج تک بچی کو سر درد نہیں ہوا۔

راؤ گل شیر نے چونکہ ڈاکٹروں کے پاس جا کر میری مدد فرمائی تھی اور جسمانی ڈاکٹروں کی بے بسی مشاہدہ فرمائی تھی۔ انہوں نے روحانی قوت کا یہ واقعہ دیکھ کر روحانیت کی برتری کو تسلیم کیا اور حضرت قبلہ سے بیعت اختیار کی۔

کرامت نمبر 15

دشمنوں سے حفاظت

بشیر احمد مجاہد محلہ چشتیاں ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ میں ٹریکٹر کے پرزہ جات تیار کر کے مختلف مقامات پر سپلائی کرتا تھا۔ اسی سلسلے میں بنوں میں ایک پارٹی سے پیسے لینے گیا رقم اچھی خاصی تھی۔ مجھے وہاں پر کافی دیر ہو گئی۔ میں نے دکاندار سے کہا کہ کسی ہوٹل کا پتہ بتا دیں تا کہ

رات وہاں بسر کرسکوں۔اس نے کہا کہ آپ رات میرے ہاں بسر کریں صبح تشریف لے جائیں۔ میں اس کے ساتھ اس کے گھر چلا گیا اور بیٹھک میں ٹھہر گیا۔اس نے مجھے کہا کہ میں آپ کیلئے کھانے کا انتظام کرتا ہوں۔اس کی عدم موجودگی میں ایک شخص آیا اور اس نے پستول نکال کر میز پر رکھ دیا۔تھوڑی دیر بعد ایک شخص خنجر لے کر آگیا اور وہ بھی وہاں بیٹھ گیا۔پھر ایک اور شخص بھی مسلح ہو کر آگیا۔ان کی حرکات وسکنات سے ایسا لگتا تھا کہ یہ لوگ مجھے لوٹنے کے در پے ہیں میں نے تصور شیخ کرتے ہوئے حضرت قبلہ کو مدد کیلئے یاد کیا۔مجھے فوراً یہ آواز آئی کہ بیٹا! گھبراؤ نہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔میں سکون سے سو گیا۔آرام سے رات گزاری صبح صبح میں بالکل سلامت تھا مشتبہ حضرات جا چکے تھے۔پیسے لے کر صحیح سلامت واپس ساہیوال آگیا۔اس طرح حضرت قبلہ نے دشمنوں سے میری حفاظت فرمائی۔سچ ہے۔

یا چراغ النبی توئی سلطان سلطاناں بس
چوں تو محمودی نیامد ہچومن دیگر ایاز

ترجمہ:۔ یاسیّد چراغ النبی ؒ (پیرومرشد) آپ بادشاہوں کے بادشاہ ہیں آپ جیسا کوئی محمود (آقا) نہیں ہے اور مجھ جیسا کوئی ایاز (غلام) نہیں ہے۔

کرامت نمبر 16

قوت گویائی کی بحالی

محمد اکرم نقشبندی چراغوی ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ 1996ء میں اوکاڑہ میں فیصل آباد روڈ پر غوثیہ بیکری میں کام کرتا تھا۔مجھے سخت بخار ہوا اور اس کی وجہ سے میری زبان بالکل بند ہوگئی۔ساہیوال اور اوکاڑہ کے ڈاکٹروں سے کافی علاج کروایا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ساہیوال میں عرس مبارک کی تقریب سعید پر فخر ملت قبلہ سیّد افضل حسین سجادہ نشین علی پور سیّداں شریف بھی

تشریف لائے ہوئے تھے ۔ میں نے حاضر ہو کر قبلہ چراغ اولیاء کی خدمت میں پھولوں کے گلدستے پیش کئے ۔ حبیب نقشبندی نے میرے حالات و واقعات لکھ کر حضرت قبلہ کی خدمت میں پیش کئے ۔ حضور نے فرمایا کہ رات جب محفل عرس شروع ہو تو یہ ہمارے سامنے بیٹھ جائے ۔ میں نے تعمیل ارشاد کی ۔ محفل ختم ہوئی تو سلام کیلئے حاضر ہوا ۔ آپ نے تعویز عطا فرمایا اور پانی دم کر کے دیا کہ اسے دو تین مرتبہ پی لینا ۔ صبح تہجد کے وقت آپ خواب میں تشریف لائے اور فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے، اُٹھ کر بیٹھو میں اُٹھ کر بیٹھ گیا اور آپ تشریف لے گئے ۔ میں نے خواب میں وضو کر کے نماز تہجد ادا کی اور پھر نماز فجر پڑھی ۔ اس کے بعد میں بیدار ہو گیا ۔ میں اٹھا تو میری قوت گویائی بحال ہو چکی تھی ۔ اس کے بعد آج تک مجھے پھر یہ تکلیف نہیں ہوئی ۔ آپ کی قوت کے متعلق مولانا روم ؒ فرماتے ہیں ۔

دست تو دست خدا چشم تو مست خدا

برہمہ پاینده باد سایۂ رب العباد

ترجمہ :۔ تیرا ہاتھ خدا کا ہاتھ اور تیری آنکھ دیدار الٰہی میں مست ہے اللہ تعالیٰ کا سایہ ہمیشہ اپنے بندوں پر قائم رہے ۔

کرامت نمبر 17

سائیکل سوار کی نگہبانی

محمد علی ولد احمد علی ساہیوال نے عبدالواحد فوجی سے پروگرام بنایا کہ سائیکل پر کہروڑ پکا شریف حاضری دیں ۔ ہم لوگ دو بجے صبح ایک ہی سائیکل پر ساہیوال سے روانہ ہوئے ۔ راستے میں باری باری ہم سائیکل چلاتے رہے یہ فاصلہ تقریباً دو سو کلو میٹر بنتا ہے ۔ ہم اگلے دن مغرب کے وقت کہروڑ پکا شریف پہنچ گئے ۔ حضرت قبلہ نے ہمیں فرمایا کہ تم سائیکل پر کیوں آئے ہو ۔ خیر

رستے میں تمہیں دھوپ تو نہیں لگی۔ ہم لوگ تمام راستے میں دیکھتے رہے کہ ہمارے اوپر بادل کا ٹکڑا سایہ کئے رہا۔

قبلہ نے ہمیں حکم دیا کہ تم واپسی پر سائیکل کی بجائے بس پر جاؤ گے۔ آپ نے ہم دونوں کو کرایہ اور سفر خرچ دے کر ساہیوال روانہ کیا۔ آپ کی خاص نظر کرم سے ہمارا سفر سائے میں گزرا ہم قبلہ کی نظر سے دھوپ سے محفوظ رہے چونکہ ہم ہمہ وقت تصور شیخ میں مگن تھے۔

درون صومعہ و مسجد توی مقصودم اے مرشد
بہر سو روبگردانی بگردانم بجان تو

(کلیات شمس تبریزی)

ترجمہ:۔ اے مرشد! تیری جان کی قسم، مسجد ہو یا بت خانہ میں ہر جگہ تیرا ہی طلبگار ہوں تو جدھر چاہے میں ادھر چلا جاتا ہوں۔

کرامت نمبر 18

آسیب سے نجات

محمد جمیل ولد تاج دین احاطہ بیدیاں ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ میری چھوٹی ہمشیرہ جو کہ پانچویں جماعت کی طالبہ تھی دسہرہ گراؤنڈ ساہیوال کے پرائمری سکول میں پڑھتی تھی اس سکول میں ایک بیری کا درخت تھا جس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ یہاں پر جنات کا بسیرا ہے۔ میری ہمشیرہ کو وہاں سے سایہ کی تکلیف ہوگئی۔ مزید برآں اس کے چہرے پر بدنما داغ بھی بن گئے جن کی وجہ سے اس کے چہرے سے خوف آتا تھا۔ والدین نے کافی علاج معالجہ کروایا لیکن آرام نہ آیا بالآخر میری والدہ نے حضرت قبلہ کی خدمت میں اپنا دکھ بیان کیا۔ حضرت قبلہ نے تبت سنو کی ایک شیشی دم کر کے دی اور ایک تعویذ عنایت فرمایا۔ چند روز میں ہمشیرہ کا چہرہ بالکل صاف ہوگیا

اور جنات بھی چلے گئے۔اب وہ ماشاءاللہ اپنے گھر میں خوشی سے زندگی گزار رہی ہے اور پھر اسے کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

ہمارا تمام کنبہ جو کہ پریشانی میں مبتلا تھا حضرت قبلہ کا بہت ممنون ہے کہ ان کی نگاہ عنایت سے ہمارے گھر کی خوشیاں لوٹ آئیں۔

ان کی قوت کے متعلق علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
ید بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

کرامت نمبر 19

منکر تصوف کی اصلاح

حسن محمد سوہلوی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور بیان کرتے ہیں کہ 54-1953ء کی بات ہے کہ میں بٹالہ مسلم ہائی سکول ساہیوال میں ٹیچر تھا۔ میں ان دنوں تصوف کا قائل نہیں تھا۔ ہمارے سکول کے ایک استاد چوہدری خوشی محمدؒ (مرید اوّل قبلہ چراغ اولیاء) کی مساعی جمیلہ سے بہت سے استاد اور طلباء حضرت قبلہ کے دائرہ ارادت میں شمولیت اختیار کر رہے تھے۔ میں ان لوگوں سے اختلاف رائے رکھتے ہوئے ان کا مذاق اڑایا کرتا تھا کیونکہ میں منکرین اولیاء کی صحبت میں رہتا تھا۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

ہر کہ او بے مرشدے در راہ شد
او ز غولاں گمرہ و در چاہ شد

ترجمہ:۔ جو اس دنیا میں مرشد و ہادی کے بغیر رستے پر گامزن ہوا تو شیطانوں نے اسے گمراہ کر کے کنویں میں گرادیا۔

ایک دن حضرت قبلہ نے فرمایا کہ اگر وہ تصوف کی حقیقت سے انکار کرتا ہے تو اسے ہماری محفل ذکر میں لے آؤ۔ چنانچہ حاجی محمد اقبال ؒ (صدر مسجد مہاجرین ساہیوال) کے مکان واقع محلّہ تلیانوالہ ساہیوال میں محفل مراقبہ میں شامل ہوا۔ مراقبہ شروع ہوا تو حضرت قبلہ نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا۔ آپ نے فرمایا ''اللہ'' آپ کی زبان پاک سے نکلے ہوئے اس لفظ میں عجیب تاثیر تھی۔ میں اپنی جگہ پر اچھل رہا تھا مجھے اپنے جسم پر کپڑوں کی کوئی خبر نہ تھی۔ بعض حاضرین نے عرض کیا حضور! اس کی موت واقع نہ ہو جائے لیکن آپ نے فرمایا نہیں ایسا نہیں ہوگا۔ محفل پاک کے بعد حضرت قبلہ نے کچھ پڑھ کر مجھ پر پھونک ماری تو میں ہوش میں آ گیا۔ اس کے بعد میں تصوف کی حقیقت کا معترف ہوا اور حضرت قبلہ کا بیعت ہو گیا۔

بعد ازاں میں نے قانون کی ڈگری حاصل کی اور لاہور ہائی کورٹ میں پریکٹس شروع کی۔ آج کل لاہور میں اسی پیشے سے منسلک ہوں۔ اللہ والوں کی خدمت میں حاضری، محافل ذکر اور مراقبہ کا قائل ہوں اور ایسی پاکیزہ محافل میں شمولیت کو سرمایہ حیات تصور کرتے ہوئے حاضری دیتا ہوں اللہ تعالیٰ اسی پر میرا خاتمہ فرمائے۔ (آمین)

کرامت نمبر 20

ای سی جی مشین کی درستگی

ڈاکٹر محمد اشرف ایم بی بی ایس دیپالپور بیان کرتے ہیں کہ 2003ء کا واقعہ ہے کہ میں اپنے کلینک خلیل آباد کالونی دیپالپور میں ایک مریض کو دیکھنے کیلئے اس کا ای سی جی ٹیسٹ کرنے لگا۔ تو پتہ چلا کہ مشین خراب ہے۔ مشین کو ٹھیک کرنے کیلئے مکینک کے پاس بھیج دیا اور مریض کو تحصیل ہسپتال بھیج دیا۔ اسی دوران دل کے چار پانچ مزید مریض آ گئے۔ مکینک سے رابطہ کیا تو اس نے بتایا کہ اس کا ایک پرزہ آئی سی (IC) خراب ہے جو کہ لاہور سے ٹھیک ہوگا۔ میں بہت

پریشان تھا کہ کیا کروں میں تصور شیخ میں بیٹھ گیا۔ غیر ارادی طور پر منہ سے نکلا کہ یا شیخ! آپ دوسروں کے بے شمار کام کرتے ہیں آج میری یہ مشکل آسان فرمائیں تو بات بنے۔

بخدا، ابھی یہ خیال آیا ہی تھا کہ مکینک دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا کہ ڈاکٹر صاحب مشین نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ آئی سی باہر نکال کر چیک کیا ہے تو خراب ہے لیکن مشین میں لگانے پر کام کرتا ہے وہ انتہائی حیرانی کی حالت میں مجھے یہ حقیقت بتا رہا تھا۔ اسے کیا پتہ کہ میرے پیرو مرشد نے میری مشکل کو فوری طور پر حل فرما دیا تھا۔

نوٹ: ڈاکٹر اشرف صاحب نہایت نیک دل، باشرع اور ہر دلعزیز شخصیت ہیں۔ دیپالپور میں آپ دل کے مریضوں کا علاج کرتے ہیں۔ جب کوئی مرض آپ کی سمجھ میں نہ آئے تو آپ اسے بڑے ڈاکٹر صاحب (پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتیؒ) کے پاس بھیج دیتے تھے اور مریض ٹھیک ہو جاتا تھا۔

کرامت نمبر 21

بیعت کا حکم

حافظ محمد امین نابینا میاں چنوں بیان کرتے ہیں کہ میں 1999ء میں چک نمبر 15/8-BR علاقہ تلمبہ ضلع خانیوال میں امام مسجد تھا۔ جولائی کا مہینہ تھا دل میں شوق پیدا ہوا کہ کسی ولی اللہ کا بیعت ہونا چاہیے۔ ایک دوست کے مشورے سے میں نے نادِ علیؓ کا وظیفہ شروع کیا۔

ساتویں رات خواب میں ایک نہر کے کنارے ایک نُورانی چہرے والے بزرگ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ ان کے دست مبارک میں تین لپٹے ہوئے کاغذ تھے انہوں نے ہاتھ بڑھا کر وہ کاغذات مجھے عنایت فرما دیئے۔ میں نے اسم گرامی دریافت کیا تو آپ نے فرمایا میں غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ہوں۔

آٹھویں رات خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری چارپائی شمالاً جنوباً بچھی ہوئی ہے میں لیٹا ہوا ہوں اور ایک شخص میرے اوپر سفید چادر ڈالتا ہے چادر پر "نجف اشرف" لکھا ہوا ہے۔

نویں رات خواب میں مجمع کثیر دیکھتا ہوں اس مجمع سے ایک نورانی چہرے والی شخصیت خطاب فرما رہی ہے۔ وہ مجھے فرماتے ہیں کہ تم ساہیوال میرے پاس آؤ۔ تعمیل ارشاد کرتے ہوئے میں دس تاریخ کو حاضر خدمت ہوا۔ گیارہویں شریف میں شمولیت اختیار کی اور قبلہ نے مجھے بیعت فرمایا۔ یہ میرے لئے بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ

سائیں والے سد اسکھالے ، رب دے بالے دیوے
مست الست شراب وصل دی ، ہر دم رہندے کھیوے

سیف الملوک میاں محمد بخشؒ

کرامت نمبر 22

ریلوے انجن کی درستگی

صوفی سلامت علی نقشبندی سمہ سٹہ بیان کرتے ہیں کہ 1978ء میں یہ ناچیز ڈیزل لوکو شیڈ سمہ سٹہ میں بطور فورمین متعین تھا۔ ایک رات ساڑھے بارہ بجے بہاولپور سے پیغام آیا کہ ایک انجن خراب ہے وہ پیچھے آتا ہے لیکن آگے نہیں چلتا۔ ہم دو آدمی اس کی اصلاح کیلئے روانہ ہوئے۔ ہم نے اس کے ایک ایک پرزے کا جائزہ لیا لیکن اس کی خرابی نہ پکڑ سکے۔ اسی تگ و دو میں تمام رات گزر گئی صبح کی اذان ہو گئی لیکن کوئی بہتری کی صورت نظر نہ آئی۔ اس مال گاڑی کی خرابی سے لاہور کراچی کی تمام ٹریفک متاثر ہو رہی تھی۔

فجر کی نماز ادا کرتے ہوئے اپنی بے بسی کا خیال آرہا تھا کہ اتنی سروس ہونے کے باوجود دو سینئر فورمین ڈیزل انجن درست نہ کر سکے لوگوں کو کیا منہ دکھائیں گے اور نا اہلی کی بناء پر

چارج شیٹ بھی ہو سکتے تھے۔نماز کے بعد دعا مانگ رہا تھا پیر و مرشد کا تصور جما کر عرض کیا کہ حضور! آپ ہی عزت رکھنے والے ہیں کرم فرمائیں۔اسی دوران کان میں حضرت قبلہ کی آواز آئی کہ جاؤ انجن ٹھیک ہے۔میں نے ڈرائیور اور اسٹیشن ماسٹر کو بتا دیا کہ انجن ٹھیک ہے۔وہ کہنے لگے کہ ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ یہ خراب ہے اور اب کہہ رہے ہو کہ ٹھیک ہے۔کیا تمہیں کوئی الہام ہوا ہے۔ہمیں لکھ کر دو گے تو ہم تسلیم کریں گے۔

میں پیر و مرشد کو یاد کر کے انجن پر بیٹھا اور انجن کو ٹیسٹ کیا۔وہ آگے پیچھے ٹھیک دوڑ رہا تھا میں نے اسے 60 میل کی رفتار سے چلایا۔کتاب منگوائی اور اس پر انجن کو ہر طرح سے فٹ Declare کیا اور 60 میل کی رفتار سے چلا کر سمہ سٹہ لے آیا۔سمہ سٹہ شیڈ میں لا کر اس میں تیل ڈالا۔پھر سٹارٹ کیا تو انجن پھر پہلے کی طرح آگے چلنے سے انکاری تھا۔جب انجن کو کھولا تو پتہ چلا کہ اس کی ایک Traction موٹر جلی ہوئی ہے جس کی وجہ سے انجن بالکل حرکت نہیں کر سکتا تھا۔ فورمین نے پوچھا کہ اس حالت میں بہاولپور سے سمہ سٹہ کیسے لائے ہو۔میں نے کہا اسے سر پر اٹھا کے لایا ہوں۔تمہارے سامنے یہ آیا ہے۔جب اس نے بہت اصرار کیا تو میں نے بتایا کہ یہ میرے پیر و مرشد کی کرامت اور نظر کرم سے آیا ہے۔وہ حضرت کی اس کرامت پر بہت خوش ہوا کیونکہ وہ بھی بزرگان دین کا ماننے والا ہے۔اس قوت کو مولانا روم ؒ نے مثنوی شریف میں اس طرح بیان کیا۔

استاد خدا آمد بے واسطہ صوفی را
اُستاد کاب آمد صابی و کتابی را

ترجمہ:۔ صوفی اللہ تعالیٰ سے بلاواسطہ رہنمائی حاصل کرتا ہے جبکہ ستارہ پرست اور کتاب خواں کتب پر انحصار کرتا ہے۔

کرامت نمبر 23

تعمیر مسجد اقصیٰ کہروڑ پکا شریف

شیخ عبدالمجید قریشی ولد عظیم بخش قریشی کہروڑ پکا شریف بیان کرتے ہیں کہ 1964ء میں شیخ حبیب الرحمٰن اور چند دیگر اہل محلہ حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ ہم اس علاقہ میں مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں آپ ہمیں اس کیلئے کچھ زمین عنایت فرمائیں (یہ تمام زمین حضرت قبلہ کی ملکیت تھی) حضرت قبلہ نے فرمایا کہ آپ اپنی ضرورت کے مطابق نشان لگالیں۔ چنانچہ انہوں نے حسب منشا نشان لگا لئے اور قبلہ نے انہیں زمین دے دی۔ مسجد کی تعمیر شروع ہوگئی۔ مستری سعید احمد اور اس کا والد عبدالمالک مسجد کی تعمیر کررہے تھے۔ میں نے انہیں کہا کہ مسجد کے سامنے والے حصہ پر دائیں طرف ''یارب العالمین'' اور بائیں طرف ''یارحمۃ اللعالمین'' لکھیں یہ سیمنٹ سے ابھار کر لکھا جائے تاکہ یہ ہماری نشانی اور یادگار رہے۔ مستریوں نے کہا کہ ہم یہ الفاظ ہرگز نہیں لکھیں گے۔ میں نے کہا کہ ہم میں ہمت ہوئی تو لکھوالیں گے۔ اس سے بات چیت کر کے میں حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور مستریوں کے رویہ سے آپ کو آگاہ کیا۔ آپ نے میری بات سن کر فرمایا اچھا بھئی تم نے یہ کہہ دیا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہارے کہے کی لاج رکھے گا۔ اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا۔

دوسرے روز باپ بیٹا دونوں بلندی پر کام میں مصروف تھے اچانک لکڑی کا تختہ ٹوٹ کر نیچے آگیا اور دونوں باب بیٹا بھی نیچے آگرے۔ باپ تو وہیں پر مرگیا لیکن بیٹے کی پسلیاں ٹوٹ گئیں۔ ایک ماہ کے علاج کے بعد اس کی حالت بہتر ہوئی اور وہ کام کرنے کے قابل ہوگیا۔ وہ ٹھیک ہو کر سیدھا میرے پاس آیا اپنے انکار والے الفاظ پر معافی مانگی اور خود اپنے ہاتھوں سے مسجد اقصیٰ میں ''یارب العالمین'' اور ''یارحمۃ اللعالمین'' کے الفاظ سیمنٹ سے لکھے جو کہ آج تک

مسجد میں لکھے ہوئے موجود ہیں اور قبلہ کی اس کرامت کی یاد دلاتے ہیں۔

ہر کہ اندر دستِ او شمشیر ''لا'' ست
جملہ موجودات را فرمانروا ست

ترجمہ:۔ جس کے ہاتھ میں ''لا'' کی تلوار ہے تمام دنیا اس کی مطیع ہے۔

کرامت نمبر 24

سفید موتیا سے آرام

بشیر مجاہد محلّہ چشتیاں ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ 2002ء میں اچانک میری بینائی کمزور ہونے لگی۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دونوں آنکھوں میں سفید موتیا آ گیا ہے میں نے حضرت قبلہ سے اپنی تکلیف بیان کی۔ آپ نے فرمایا اپنی عینک دکھاؤ۔ آپ نے میری عینک آنکھوں پر لگا کر واپس کر دی اور فرمایا تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہے۔ دوسرے روز میں نے غور سے اپنی آنکھوں کو شیشے میں دیکھا تو پتہ چلا کہ دونوں آنکھیں بالکل صاف تھیں اور موتیا غائب ہو چکا تھا اس طرح بغیر آپریشن کے میری آنکھیں ٹھیک ہو گئیں۔

گر عیاں خواہی زخاک پائی ایشاں سرمہ ساز
زانکہ ایشاں کور مادر زاد را راہ بیں کنند

(مثنوی مولانا رومؒ)

کرامت نمبر 25

نئی زندگی کی عطا

محمد حسن پرانی بکر منڈی بیان کرتے ہیں کہ 1992ء میں بندہ سخت بیمار رہا۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ میرے پیٹ میں کینسر ہے۔ تقریباً ساڑے سات ماہ تک یہ ناچیز موت و حیات کی

کشمکش میں مبتلا رہا۔ایک رات کوئی ڈیڑھ بجے کا وقت تھا میری حالت غیر ہوگئی میں نے محسوس کیا کہ میرے جسم سے جان نکل رہی ہے اور گردن تک میری جان نکل چکی ہے۔میری اس حالت کے پیش نظر میری بچیاں روتی پیٹتی گھر سے Z بلاک کے آستانہ پر حاضر ہو کر میری زندگی کی التجا کی۔آپ اس وقت آستانہ عالیہ کے باہر تشریف فرما تھے بچیوں نے جب بھیک مانگی تو آپ نے فرمایا کوئی رکشا ہے اسی وقت جنید اقبال رکشا لے کر آگئے۔حضرت قبلہ، جنید اقبال کے ساتھ ہمارے گھر تشریف لائے اور آتے ہی میرے سینے پر دست شفقت رکھا اور فرمایا "ابھی ہمیں حسن کی ضرورت ہے ہم نے ابھی اسے نہیں بھیجنا"۔آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے اور میں نے محسوس کیا کہ میرے جسم میں جان لوٹ آئی ہے۔اس کے ڈیڑھ ماہ بعد میں قدرے بہتر حالت میں عرس مبارک پر کہروڑ پکا شریف حاضر ہوا تو حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہمارا حسن تو گھوڑے کی طرح طاقتور اور دوڑنے والا ہے۔اس دن سے میں نے چلنا پھرنا شروع کر دیا۔اس کے چند دن بعد آپ نے مجھے فرمایا کہ حسن بچیوں کے فرض کی ادائیگی کی کوشش کرو اور جلد اس سے سبکدوش ہو جاؤ۔

ہین کہ اسرافیل وقتند اولیاء
مردہ را زیشاں حیات ست و نما
مطلق آں آواز از شہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ شود

(مثنوی مولانا رومؒ)

ترجمہ:۔ اولیاء وقت کے اسرافیل ہیں ان سے مُردوں کو زندگی ملتی ہے۔وہ آواز بادشاہ سے ہوتی ہے اگرچہ ایک بندے کے حلق سے آرہی ہو۔

کرامت نمبر 26

سرکار مدینہ کا حکم بیعت

حاجی رانا اورنگ زیب ولد رانا حفیظ الرحمٰن طارق بن زیاد کالونی ساہیوال بیان کرتے ہیں۔

میں تھا کیا ، مجھے کیا بنا دیا
مجھے عشق احمد ﷺ عطا کیا
ہو بھلا حضور ﷺ کی آل کا
صلو علیہ و آلہٖ

اگست 2003ء کا واقعہ ہے کہ میں رات کو سویا ہوا تھا کہ میری قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا۔ خواب میں یہ حقیر پرتقصیر روضۂ رسول ﷺ پر باب جبریل کے سامنے حاضر ہے اور بارگاہ رسالت مآب میں گریہ کناں درود و سلام کا نذرانہ بایں الفاظ پیش کر رہا ہے۔

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللّٰہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللّٰہ
الصلوٰۃ والسلام علیک یا نور اللّٰہ
وعلیٰ آلک واصحابک یا محمد رسول اللّٰہ

صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرتے روضۂ اطہر پر نظریں جمائے زیارت میں مصروف ہوں کہ سرکارِ دوعالم جان دوعالم، نورمجسم ﷺ کے روضۂ انور سے آواز مبارک آتی ہے "اورنگ زیب بیٹے" یہ ناچیز دست بدستہ عرض کرتا ہے "جی حضور" سرکار ارشاد فرماتے ہیں "اورنگ زیب بیٹے سیّد چراغ النبیؒ سے رہنمائی حاصل کرو۔"

فجر کی نماز کے بعد یہ ناچیز طارق بن زیاد کالونی میں آستانہ عالیہ پر حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا خواب بیان کیا۔ یہ حقیر اپنا خواب بیان کر رہا تھا اور آنکھوں سے اظہار تشکر کیلئے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔ اتنے میں میجر ہدایت اللہ حجرۂ مبارک میں حاضر خدمت ہوئے۔ حضرت قبلہ نے انہیں میرا خواب بیان فرمایا۔ میجر ہدایت اللہ یہ خواب سن کر مجھے مخاطب ہوئے کہ خواب بہت واضح اور غیر مبہم ہے تم اپنے والد صاحب سے مشورہ کر کے فوری طور پر قبلہ کی بیعت اختیار کر کے رہنمائی حاصل کرو۔

بندہ گھر گیا اور والد گرامی رانا الحاج حفیظ الرحمٰن (آپ ماشاء اللہ گیارہ حج اور تین عمرے کر چکے ہیں) کو خواب عرض کیا اور حضرت قبلہ کی غلامی اختیار کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ والد صاحب خواب سن کر خوش ہوئے اور دوسرے روز مجھے ساتھ لے کر حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت قبلہ نے کمال شفقت اور مہربانی فرماتے ہوئے مجھے غلامی میں لیا اور اسباق بتائے۔ اس طرح میری نئی زندگی کا آغاز ہوا۔

کرامت نمبر 27

رحمت باراں

محمد افضل پہلوان پرانی بکر منڈی ساہیوال بیان کرتے ہیں ہم لوگ بروز جمعہ عصر کی نماز کے بعد حضرت قبلہ کی خدمت میں آستانہ عالیہ کے برآمدہ میں حاضر تھے۔ حضرت قبلہ اپنے حجرہ مبارک سے باہر تشریف لائے اور میجر ہدایت اللہ کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ آج ختم شریف مختصر پڑھیں گے کیونکہ آج بارش کا امکان ہے۔ اس وقت آسمان بالکل صاف اور بادلوں کا نام و نشان نہ تھا۔ ہم نے حیران ہو کر آسمان کی طرف دیکھا لیکن بارش کے آثار نہ تھے۔ تقریباً پندرہ منٹ بعد تیز ہوا چلنے لگی، آسمان ابر آلود ہوا اور بارش شروع ہوگئی۔ تین گھنٹے مسلسل بارش ہوئی۔ بارش ختم

ہونے پر حضرت قبلہ تشریف لائے اور فرمایا کہ بھئی اب یقین ہو گیا۔ مولانا روم ؒ نے اسی لئے مثنوی میں فرمایا ہے۔

بندگان خاص علام الغیوب

در جہانِ جاں جواسیس القلوب

ترجمہ:۔ اللہ کے خاص بندے (اولیاء) بہت غیب جانتے ہیں اور روحانی دنیا میں دلوں کے جاسوس ہیں۔

کرامت نمبر 28

بزرگوں کی تشریف آوری

معراج دین بیان کرتے ہیں کہ میں طارق بن زیاد کالونی ساہیوال میں آستانہ عالیہ پر گیارہویں شریف کے ختم میں حاضر ہوا۔ جب محفل ختم ہوئی تو لوگ نماز مغرب کی ادائیگی کیلئے باہر سڑک پر آ گئے جبکہ حضرت قبلہ اکیلے اپنے حجرہ مبارک میں تشریف لے گئے۔ میں نے دروازوں کے درمیان سے اندر دیکھا تو میں بہت حیران ہوا کہ باہر سے تو حضرت قبلہ تنہا داخل ہوئے تھے لیکن حجرہ مبارک کے اندر ایک اور بزرگ آپ کے آگے جا رہے تھے۔ میں اس چیز پر غور کرتا رہا اور گھر آ کر سوچا کہ میں نے حضرت قبلہ کے تخلیہ میں دخل اندازی کر کے سخت غلطی کی ہے۔ تمام رات اپنے اس فعل پر ندامت سے پشیمان رہا۔ سوچا کہ اس غلطی کی وجہ سے میری گرفت نہ ہو جائے لہٰذا حضرت قبلہ سے معافی مانگنی چاہیے۔ علی الصبح بعد نماز فجر آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا۔ میں نے میجر ہدایت اللہ کو بتایا کہ میں حضرت قبلہ سے معافی مانگنے حاضر ہوا ہوں۔ میجر صاحب نے مجھے حضرت قبلہ کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضرت قبلہ نے میرا واقعہ سننے کے بعد استفسار فرمایا کہ وہ ہستی مجھ سے آگے تھی یا پیچھے۔ میں عرض کی کہ وہ شخصیت آپ سے آگے تھے۔

آپ نے فرمایا کہ تمہاری معافی ہوگئی ہے۔تم یہ واقعہ دوستوں کو بتادو۔ میں نے حجرہ مبارک سے باہر آ کر میجر ہدایت اللہ اور چند دیگر دوستوں کو تمام واقعہ بیان کر دیا۔غوث اعظمؒ اسی طرح اپنے غلاموں پر دست شفقت رکھتے ہیں۔

واہ وا شہنشاہ جیلانی مظہر ذات ربانی
سر چھتر محبوبی والا ولیاں دی سلطانی

کرامت نمبر 29

جنات کی گواہی

اللہ بخش L-45/15 میاں چنوں بیان کرتے ہیں۔1985ء،سردیوں کے دن تھے ۔ہم لوگ عشاء کی نماز کے بعد گھر میں باتیں کرتے ہوئے سونے کی تیاری کر رہے تھے کہ اپنے گاؤں کے 25,20 مرد عورتیں جن کا تعلق جردلہ قوم سے تھا ایک بچی کو لے کر ہمارے گھر آئے سب مرد وزن پریشان تھے۔ مجھے مخاطب ہو کر کہنے لگے اللہ بخش تم نمازی پرہیز گار آدمی ہو اس بچی کو سایہ کی تکلیف ہے جس نے ہمیں پریشان کیا ہوا ہے۔تم ہی کوئی اللہ اللہ کرو تا کہ ہماری یہ پریشانی ختم ہو، میں اپنے دل میں بہت پریشان ہوا کہ یہ لوگ امید باندھ کر میرے پاس آئے ہیں مجھے اپنی کم مائیگی کا پورا احساس تھا اس وجہ سے میں گہری سوچ میں پڑ گیا۔ پیرومرشد کو یاد کیا۔ ذہن میں خیال آیا کہ اللہ بخش تم تو کچھ نہیں لیکن تمہیں پیرومرشد نے درود پاک پڑھنے کو دیا ہے اور آپ کا فرمان ہے کہ یہ ایک ہتھیار ہے آج یہ ہتھیار استعمال کرنا چاہیے۔ میں نے درود شریف ہزارہ پڑھ کر قبلہ کے تصور میں بچی کو پھونک ماری تو جن فوراً یوں گویا ہوا کہ ٹھہرو ٹھہرو میں ابھی جا رہا ہوں۔ بچی کے ورثا کہنے لگے ابھی تو تم کہتے تھے کہ تم نہیں جاؤ گے اور اب فوراً جانے کا کہہ رہے ہو۔

جن بولا تم نہیں جانتے کہ یہ شخص کون ہے یہ تو امام اولیاء سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی

جماعتی" کا مرید ہے اب میرا یہاں ٹھہرنا ممکن نہیں کیونکہ انہوں نے اس ہستی کا نام لیا ہے۔

اوکھے ویلے کاری آوے بھلیاں دی اشنائی
اڑیا آکھن دی لج پالن جو انسان وفائی

(میاں محمد بخش)

یہ کہہ کر جن روانہ ہوگیا۔ بچی فوراً صحت یاب ہو کر نارمل ہوگئی اور اس کے ورثا اسے لے کر ہنسی خوشی گھر روانہ ہو گئے۔

کرامت نمبر 30

شادی خانہ آبادی

محمد اکرم ولد محمد عالم فوجی L-46/15 میاں چنوں بیان کرتے ہیں کہ میرا بھائی مقصود عالم جو کہ میرا ہمراز اور پیر بھائی بھی ہے اس نے مجھے کہا کہ اگر میرا رشتہ ماموں کے گھر ہو جائے تو اچھا ہے اپنے گھر کی بچی ہے حافظہ قرآن ہے اس لئے یہ رشتہ ہمارے لئے خیر و برکت اور خوشیوں کا سبب بن سکتا ہے۔ میں نے اس سے اتفاق کرتے ہوئے اس سے وعدہ کیا کہ میں اس کار خیر کیلئے پوری کوشش کروں گا۔ میں نے اپنی بساط کے مطابق تمام دنیاوی ذرائع استعمال کئے لیکن کامیابی کی کوئی صورت نظر نہ آئی۔ میں نے اپنے بھائی کو کہا کہ ہم دائیں بائیں کیوں بھٹک رہے ہیں ہمیں اپنا مسئلہ اپنے پیر و مرشد قبلہ کی خدمت میں پیش کرنا چاہیے۔ اسی دوران ہمیں یہ بھی پتہ چلا کہ کچھ اور لوگ بھی اس رشتے کیلئے کوشاں ہیں۔

میں نے دنیاوی ذرائع سے مایوس ہو کر اپنا مسئلہ حضرت قبلہ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا۔ یہ بھی کوئی کام ہے یہ تو ہو گیا۔ اس کی فکر نہ کریں۔ وقت آنے پر خود بخود ہو جائے گا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ کامیابی ہماری ہی ہوگی۔ چنانچہ تین سال کے عرصہ کے بعد

پیرومرشد کا فرمان پورا ہوا بھائی کی شادی اسی جگہ ہوئی اور اب میرا بھائی مقصود عالم اپنے گھر میں ہنسی خوشی زندگی گزار رہا ہے۔

جو کچھ سائیں والے آکھن اوہ سچ ہمن تمامی
پکی جان کلام اوہناندی ذرا نہیں وچ خامی

کرامت نمبر 31

مریدوں کے مال کی حفاظت

حاجی محمد رمضان مکان نمبر 42، گلی نمبر 1 نواب کالونی اوکاڑہ بیان کرتے ہیں کہ 1975ء میں بندہ غلہ منڈی اوکاڑہ میں شیر محمد بٹ نمک والوں کے پاس کام کرتا تھا۔ قبلہ کی نظر کرم سے مالک بہت عزت اور اعتماد کرتے تھے۔ ایک دن بٹ صاحب نے مجھے کہا کہ پتوکی میں فلاں آدمی سے جو پیسے لینے ہیں وہ لے آؤ۔ میں پتوکی گیا اور رقم لے کر پتوکی سے اوکاڑہ کی بس میں سوار ہو گیا۔ میں نے محسوس کیا کہ ایک مشکوک آدمی میرے پیچھے والی سیٹ پر بیٹھا ہے اس کی حرکات وسکنات سے ایسا لگتا تھا کہ وہ میرے پاس موجود رقم کو ہتھیانا چاہتا ہے۔ اوکاڑہ پہنچ کر بس سے اتر کر تانگے میں بیٹھا تو وہ شخص میرے والے تانگے میں آ بیٹھا۔ میں غلہ منڈی پہنچ کر تانگے سے اترا تو وہ بھی اتر گیا۔ میرے قریب آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا اے شخص، مجھے ایک بات بتاؤ کہ تمہارے ساتھ یہ بزرگ کون ہیں۔ میں نے کہا کہ تم دور کھڑے ہو کر بات کرو میرے نزدیک آنے کی کوشش نہ کرنا۔ یہ وضع قطع جو تم نے بتائی ہے یہ میرے پیرومرشد ہیں۔ اس نے کہا کہ میں نے پتوکی سے لے کر غلہ منڈی اوکاڑہ تک پوری کوشش کی لیکن آفرین ہے ان بزرگوں پر کہ انہوں نے میری ایک نہ چلنے دی اور اپنے مرید (حاجی رمضان) اور اس کے پاس رقم کی حفاظت فرمائی۔ اسی لئے مولانا روم ؒ نے مردان خدا کے ساتھ رہنے کو فرمایا۔

یار مردان خدا باش کہ در کشتیِ نوح
ہست خاکے کہ بآبے نخرد طوفاں را

کرامت نمبر 32

بادل کا سایہ

محمد اکرم نقشبندی چراغوی ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ ساہیوال میں Z بلاک والے آستانے پر حاضر تھا۔ عرس مبارک کی تیاریاں ہو رہی تھیں۔ قبلہ نے فرمایا کہ اوکاڑہ کے لئے اشتہار اکرم کو دے دو یہ پہنچا دے گا۔ اشتہار لے کر میں اوکاڑہ کے لئے روانہ ہوا۔ میری جیب میں سو روپے تھے۔ جب ہماری بس ویو ہوٹل کے قریب پہنچی تو ٹکٹ کیلئے جیب میں ہاتھ ڈالا تو رقم غائب تھی۔ میں بہت پریشان ہوا کنڈیکٹر کو کہا کہ مجھے نیچے اتار دو۔ کچھ مسافروں نے میری حالت کے پیش نظر کرایہ دینے کی پیشکش کی لیکن میں نے ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پیدل چلنے میں بہتری سمجھی۔ ویو ہوٹل سے میں پیدل ہی اوکاڑہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستے میں اپنے ٹوٹے پھوٹے انداز میں حضرت قبلہ کی نعتوں کے اشعار پڑھتا ہوا اپنی دھن میں مست ہو کر سفر طے کرتا رہا۔ جہاں تک میری جسمانی حالت کا تعلق ہے پیٹ کی کمزوری کی وجہ سے اگر آدھ میل پیدل چلوں تو پیٹ میں درد شروع ہو جاتا ہے۔ یوسف والا سے آگے ایک کار والے نے مجھے اوکاڑہ تک لے جانے کو کہا لیکن میں نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے پیدل چلنے کو ترجیح دی۔ جب میں اڈا قادر آباد پہنچا تو بائیں طرف مسجد کے امام صاحب نے مجھے کھانے کی دعوت دی۔ میں نے انہیں کہا کہ مجھے بھوک نہیں ہے۔ انہوں نے بہت اصرار کے ساتھ چائے پلائی۔ پیدل چلتا ہوا میں اوکاڑہ پہنچ گیا اور غلہ منڈی اوکاڑہ کے نزدیک پیر بھائی بابو یوسف کی دکان پر پہنچ کر اشتہار اس کے سپرد کر دیئے۔ سفر کے دوران بادل کا ایک ٹکڑا میرے اوپر سایہ فگن رہا۔ جب میں اوکاڑہ

پہنچا تو یہ بدلی میرے اوپر چند بوندیں برسا کر چلی گئی۔

یہ تمام ہمت، میری خاطر تواضع اور آؤ بھگت سب بھیجنے والی ہستی یعنی میرے پیرو مرشد کی کرامت ہے ورنہ مجھ گنہگار پر بادل کا سایہ اور رحمت کی بارش چہ معنی وارد۔ خدا تعالیٰ میری سرکار کے درجات بلند فرمائے جو ہم جیسے گنہگار اور ناکارہ خلائق لوگوں پر کرم فرماتے ہیں۔

اے امام عاشقاں و چارہ ساز بیکساں
ہم غلاموں کو یونہی شفقت تیری درکار ہے

کرامت نمبر 33
ٹرین رک گئی

مستری محمد اشتیاق ولد فضل محمد سلائی مشینوں والے سرسید ٹاؤن فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ ہم تین پیر بھائی یعنی صوفی محمد طفیل، محمد اشتیاق اور یہ ناچیز عرس مبارک پر حاضری کیلئے فیصل آباد سے کہروڑ پکا شریف کیلئے روانہ ہوئے۔ ہم ٹکٹ لے کر فیصل آباد سے لودھراں کیلئے چناب ایکسپریس میں سوار ہو گئے۔

دیگر ہم سفروں سے بات ہوئی تو پتہ چلا کہ چناب ایکسپریس تو لودھراں رکتی ہی نہیں۔ ہم نے انہیں بتایا کہ ہم نے تو لودھراں کا ٹکٹ لیا ہے اسی بات چیت میں رات دو بجے لودھراں آ گیا۔ گاڑی رکی اور ہم نیچے اتر گئے اور گاڑی روانہ ہو گئی۔ ہم لوگ لودھراں پلیٹ فارم پر کھڑے بات چیت کر رہے تھے کہ کہروڑ پکا شریف والی گاڑی کب آئے گی۔ ہمیں دو آدمی نظر آئے ان سے گاڑی کی آمد کا دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں۔ ہم نے اسے بتایا کہ فیصل آباد سے بذریعہ چناب ایکسپریس آئے ہیں انہوں نے کہا کہ چناب تو رکی ہی نہیں تم کیسے اتر گئے ہم نے انہیں اپنے ٹکٹ دکھائے تو وہ مزید پریشان ہو گئے اور اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئے کہ یہ کیسے

ہوگیا۔انہوں بتایا کہ صبح پانچ بجے کہروڑ پکا شریف کی گاڑی آئے گی۔ہم نزدیکی ہوٹل میں چلے گئے کیونکہ ابھی گاڑی آنے میں تین گھنٹے رہتے تھے۔صبح پانچ بجے سمہ سٹہ سے گاڑی آگئی اور ہم سوار ہوکر قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو قبلہ نے فرمایا کہ فیصل آباد والے بھی آگئے۔ہم نے عرض کیا کہ غلام حاضر ہوگئے ہیں۔عرس شریف میں شمولیت کے بعد ہم واپس فیصل آباد پہنچ گئے تو چند روز بعد ایک عامل میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔مستری جی عرس پر حاضری دے آئے۔میں نے کہا ہاں، ہمیں یہ سعادت نصیب ہوئی۔کہنے لگا آپ کے پیر بہت بڑے صاحب کرامت بزرگ ہیں۔میں نے کہا تمہیں کیسے پتہ چلا۔اس نے کہا تمہارے پیر صاحب نے چلتی گاڑی روک کر تمہیں لودھراں اتارا اور عرس مبارک میں شامل کروایا۔ہم یہ بات سن کر اپنے سفر والے واقعہ پر غور کرنے لگے کہ کس طرح حضرت قبلہ نے ہم غلاموں پر کرم فرمایا تھا۔

کرامت نمبر 34
عمرہ کی سعادت

سکندر محلّہ چشتیاں ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ 23 جون 2005ء کو مجھے عمرہ کی سعادت نصیب ہوئی۔جب مجھے یہ مژدہ جانفزا ملا تو میں نے تیاری شروع کردی۔جمعہ کو آستانہ عالیہ پر ختم خواجگان میں شمولیت اختیار کی۔صاحبزادہ صاحب (پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی) کی خدمت میں سلام پیش کیا اور عمرہ کی اطلاع ملنے کا انہیں بتایا تو آپ نے خوشی کا اظہار فرمایا۔میجر ہدایت اللہ ساتھ ہی بیٹھے تھے انہوں نے کہا کہ اگر وقت اجازت دیتا ہو تو کہروڑ پکا شریف (دربار عالیہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحبؒ گیلانی نقشبندی جماعتیؒ) کی خدمت میں سلام کر کے جائیں۔چونکہ وقت نہیں تھا اس لئے دل میں تصور شیخ کے ذریعے سلام عرض کیا۔اگلے روز لاہور پہنچ کر عزیز و اقارب کو مل کر سو گیا۔فجر کے وقت اپنے معمولات کے

اور درود وظائف کر کے گریہ کرتا ہوا لیٹ گیا۔ خواب میں حضرت قبلہ پیر و مرشد اور ایک دوسرے بزرگ ملے۔ قبلہ فرماتے ہیں بیٹا تیاری مکمل ہوگئی ہے میں نے عرض کی حضور تیاری ہوگئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی قدم بوسی کیلئے آگے ہوا تو فرمایا کہ اب یہ کام صاحبزادہ (پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی) کے کر لیا کرو۔ یہ فرما کر آپ تشریف لے گئے۔ میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو تھے۔ میری بیوی نے مجھے روتے دیکھا تو پوچھنے لگی کہ کیا بات ہے۔ میں نے بتایا کہ حضرت قبلہ تشریف لائے تھے اور میری عمرہ کی سعادت اور تیاری پر خوشی کا اظہار فرما رہے تھے۔ مزید برآں صاحبزادہ پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی کی خدمت میں حاضری کا حکم فرما گئے ہیں۔ میری بیوی یہ خبر سن کر بہت خوش ہوئی کہ نیک سفر کا آغاز نیک اور مبارک خواب سے ہوا ہے۔ مدینہ منورہ سرکار کے قدموں میں حاضری دی قبلہ کی شفقت سے بہت لطف آیا اور بہت سے نظارے نصیب ہوئے۔ یہ نظارے بیان سے باہر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان بھائی کو یہ سعادتیں نصیب فرمائے۔ آپ نے وصال فرمانے کے بعد بھی مجھ پر خصوصی کرم فرمایا۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

خودی ہے زندہ تو ہے موت اک مقام حیات
کہ عشق موت سے کرتا ہے امتحان ثبات

کرامت نمبر 35

گنہگار پر کرم

محمد افضل پہلوان پرانی بکر منڈی ساہیوال بیان کرتے ہیں چند سال قبل میرے چھوٹے بھائی محمد آصف نے خودکشی کر لی تھی۔ جب میرا رجحان دین کی طرف ہوا تو میں نے علماء سے سنا کہ خودکشی حرام موت ہے اس لئے خودکشی کرنے والا جہنمی ہے۔ یہ حقیقت جان کر مجھے

اپنے بھائی کے انجام کے بارے میں بہت تشویش ہوئی۔ میں نے حضرت قبلہ کی خدمت میں اپنی اس تشویش کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی التجا کی تا کہ اس کی بخشش ہو جائے۔ قبلہ حضور نے تھوڑی دیر خاموشی اختیار فرمائی اور گہری سوچ میں چلے گئے۔ میں نے اپنی درخواست دوبارہ پیش کی تو آپ نے فرمایا رات کو دعا کریں گے۔ دو دن کے بعد میں نے پھر عرض کیا تو آپ نے فرمایا ہم نے دعا کردی ہے اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا۔ تقریباً بیس دن کے بعد میں اپنے بھائی محمد آصف کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ بہت خوش وخرم ہے۔ چہرے پر ریش مبارک بھی ہے اور نہایت بارونق نورانی چہرہ ہے۔ میں حیران ہو کر پوچھتا ہوں کہ کیا حال ہے آجکل کیا کر رہے ہو اور یہ تبدیلی اور کرم کیسے ہوا۔ اس نے بتایا کہ سیّد ریاض حسین سہروردیؒ کے ساتھ محفل میلاد النبی ﷺ سجاتا ہوں اور مزے کی زندگی گزار رہا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ میں فوراً آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور پیرومرشد قبلہ کی خدمت میں خواب بیان کیا۔ قبلہ حضور نے فرمایا کہ وہ اس سے بھی بہتر حالت میں ہوگا۔ میں عرض کیا کہ حضور میری تو یہ خواہش ہے کہ ہم آپ کے جھنڈے تلے اٹھائے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ سیّد ریاض حسین سہروردیؒ عالم برزخ میں ہیں اس لئے وہ عارضی طور پر ان کے ساتھ ہے۔ انشاء اللہ قیامت میں وہ ہمارے جھنڈے تلے آپ کے ساتھ ہی ہوگا۔ فرمان الٰہی ہے۔ يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ م بِاِمَامِهِمْ

ترجمہ:۔ اس دن سب لوگ اپنے اماموں کے ساتھ پکارے جائیں گے۔

اسی لئے بزرگان دین کے ماننے والے اپنے مرشد و پیشوا کے ساتھ اٹھیں گے اور انہی کے جھنڈے تلے ہوں گے۔ ان کے غلام کامیاب و پرنور رہیں گے۔

پیش و پس عاشقاں چو سایہ میدو
تا چوں مہ و آفتاب پر نور شوی

ترجمہ:۔ عاشقوں کے آگے پیچھے سایہ کی طرح دوڑ، تا کہ تو چاند اور سورج کی طرح روشن ہوجائے۔

اس طرح بزرگوں کے طالب کامیاب ہوتے ہیں۔

کرامت نمبر 36

مقدمہ سے نجات

محمد جمیل ولد تاج دین احاطہ بیدیاں ساہیوال بیان کرتے کہ ہیں 1989ء میں چند اشخاص نے ذاتی رنجش کی بناء پر میرے خلاف پولیس میں ناجائز اسلحہ کا مقدمہ دائر کیا مقدمہ سراسر جھوٹا تھا۔ میں ایک سال تک عدالتوں کے چکر لگا تا رہا لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ اسی دوران کہروڑ پکا شریف کا سالانہ عرس آگیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب سے حضرت قبلہ الحاج پیر سیّد نذیر حسین گیلانی نقشبندی جماعتی" کا عرس مبارک شروع ہوا تھا حضرت پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی" نے خصوصی نگاہِ عنایت فرماتے ہوئے لنگر پکانے کیلئے میرے والد تاج دین کو پکوائی کیلئے منتخب فرمایا تھا۔ ان کی وفات کے بعد میرے بڑے بھائی بشیر شہزاد اور یہ ناچیز یہ ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے۔ بھائی صاحب نے کہروڑ پکا شریف حاضری کا کہا تو میں نے انہیں بتایا کہ 26 نومبر کو میرے مقدمہ کی تاریخ ہے لہٰذا میں حاضری سے قاصر ہوں آپ میرا یہ عذر حضرت قبلہ کی خدمت میں پیش کر دینا۔ اگر مقدمہ سے فارغ نہ ہوا تو میں حاضر نہیں ہوسکتا۔

پروگرام کے مطابق 26 نومبر کو بشیر شہزاد پکوائی کیلئے کہروڑ پکا شریف پہنچ گئے اور میرا معاملہ بھی آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت قبلہ نے میری تکلیف دور کرنے کیلئے فوراً دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔

جب میں عدالت میں حاضر ہوا تو میرا مقدمہ سب سے آخر میں تھا سٹی مجسٹریٹ کھچی صاحب جب عدالت میں آئے تو میری فائل سب سے اوپر آ گئی انہوں نے مجھے فرمایا کہ اپنے وکیل کو بلاؤ۔ میں اپنے وکیل صغیر صاحب کو بلا کر لایا تو مجسٹریٹ صاحب نے میرے وکیل کو فرمایا کہ آپ کے موکل کو باعزت اس مقدمہ سے بری کیا جاتا ہے۔ فیصلہ سن کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ میں دوڑتا ہوا گھر پہنچا اور وہاں سے بذریعہ بس کہروڑ پکا شریف حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ جب میں نے بڑے بھائی سے معاملہ Discuss کیا تو پتہ چلا کہ میرا عدالت میں حاضر ہونا، فائل کا آخر سے پہلے نمبر پر آنا اور میرے حق میں فیصلہ ہونا یہ حضرت قبلہ کی دعا کے فوراً بعد وقوع پذیر ہوئے۔ علامہ اقبالؒ نے انہی ہستیوں کے متعلق فرمایا ہے۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے ان کے زور بازو کا
نگاہِ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

میری رنج والم کی زنجیریں حضرت قبلہ کی دعا سے کٹ گئیں اور میں عرس مبارک پر حاضر ہو گیا۔

کرامت نمبر 37

مشکلات کا حل

منیر احمد ولائتیا فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ میں کاروبار کے سلسلے میں انگلستان گیا ہوا تھا جب میں واپس پاکستان آیا تو میرے رشتہ داروں نے میری عدم موجودگی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے میری کروڑوں روپے کی جائیداد ناجائز طور پر اپنے نام کروالی تھی۔ میں اپنی جائیداد حاصل کرنے کیلئے جدھر جاتا ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا۔ پولیس والے ان فراڈ کرنے والوں کے خلاف مقدمہ درج کرنے کو ہرگز تیار نہ تھے۔ اسی دوران حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوا

تو میرے ذہن میں تھا کہ اگر اس مقدمہ کی پیروی کیلئے میجر ہدایت اللہ میرے ساتھ چلیں تو مارشل لاء حکام میری بات بہتر طور پر سنیں گے اور میرا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ بطور دنیادار میں دنیاوی ذرائع کا ہی قائل تھا لیکن اللہ والے تو روحانی بادشاہ ہوتے ہیں۔ حضرت قبلہ نے فرمایا تم اس بات کو بھول جاؤ، فیصل آباد جاؤ اور اپنے مقدمے کے پیروی کرو۔ جونہی میں واپس فیصل آباد آیا تو میری ملاقات اچانک ایک کرنل صاحب سے ہوئی انہوں نے بغیر لالچ کے میری امداد شروع کی۔ مخالف فریق پر تین مقدمات درج ہوئے اور میرا ایک پیسہ بھی خرچ نہ ہوا۔ بعد میں تمام لوگوں کی توقعات کے خلاف میرے حق میں فیصلے ہونے شروع ہو گئے اور یہ بات ثابت ہو گئی کہ اللہ والوں کی مدد دنیاوی ذرائع سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے۔

ان کرامات کو دیکھتے ہوئے میں نے حضرت قبلہ کی بیعت اختیار کی۔ مغربی طرز زندگی کو خیر باد کہہ کر چراغ اولیاء کے غلام کی حیثیت سے اسلامی طرز زندگی کے مطابق زندگی بسر کر رہا ہوں۔ علامہ اقبال اس دور بینی کے متعلق فرماتے ہیں۔

جو ہے پردوں میں پنہاں چشم بینا دیکھ لیتی ہے
زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لیتی ہے

کرامت نمبر 38

مسجد نبوی ﷺ میں نماز

قاری محمد نواز شاکر سیالوی خطیب جامع مسجد معراج نقشبندیہ مجددیہ سانده خورد لاہور بیان کرتے ہیں کہ بندہ ناچیز کو 2003ء میں عمرہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ مسجد نبوی ﷺ میں میری ملاقات حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتی" سے ہوئی میں نے عرض کیا کہ حضور آپ اس مقدس مقام پر حاضری دے رہے ہیں۔ ڈاکٹر حبیب الرحمٰن اور چوہدری مشتاق

سانده خورد لاہور والے بیمار رہتے ہیں ان کی صحت یابی کیلئے خصوصی دعا فرمائیں۔ حضرت قبلہ نے فرمایا میں تو ان کیلئے دعا کر رہا ہوں آپ بھی ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اس کے بعد آٹھ روز تک فجر اور عشاء کی نماز میں مسجد نبوی ﷺ میں ہماری ملاقات ہوتی رہی۔ لاہور واپس آیا تو ختم خواجگان نقشبندیہ پر جمعہ کو حاضری ہوئی۔ 35,30 آدمیوں کی موجودگی میں میں نے بتایا کہ میں نے عمرہ کے دوران مدینہ منورہ میں حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی ؒ سے مسجد نبوی میں دعا کروائی ہے۔ چوہدری مشتاق نے بتایا کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے حضرت قبلہ عمرہ پر نہیں گئے وہ تو پاکستان میں ہی رہے ہیں لیکن میں نے انہیں یقین دلایا کہ میں تو روزانہ صبح و شام ان کی زیارت سے مشرف ہوتا رہا ہوں۔

عقل کل و نفس کل مرد خداست

عرش و کرسی را مداں کزوے جداست

ترجمہ:۔ مرد خدا، عقل کل اور نفس کل ہے تجھے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ عرش و کرسی اس سے دور نہیں ہیں۔

اس طرح حضرت قبلہ کہروڑ شریف میں رہتے ہوئے مسجد نبوی ﷺ میں نمازیں ادا کرتے رہے اور غلاموں کے لئے دعائیں فرماتے رہے۔

کرامت نمبر 39

پانچ بیٹے

بشیر احمد شہزاد عنایت الٰہی کالونی ساہیوال بیان کرتے ہیں۔ میرے والد تاج دین کا زیادہ وقت مسجد مہاجرین چوک بیری والا ساہیوال میں محمد علی کے پاس گزرتا تھا انہی سے حضرت قبلہ کا ذکر پاک سن کر والد صاحب نے قبلہ کی بیعت اختیار کی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ والد

صاحب کی پانچ بچیاں تھیں ۔ میرے والد اولاد نرینہ کی خواہش دل میں لئے محمد علی کے ساتھ حضرت قبلہ کی خدمت میں کہروڑ پکا شریف حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور میری پانچ بچیاں ہیں اولاد نرینہ کا سوال لے کر حاضر ہوا ہوں ۔ حضرت قبلہ نے فرمایا! گھبرانے کی ضرورت نہیں ۔اب اللہ تعالیٰ پنجتن پاک کے طفیل پانچ لڑکے عطا فرمائے گا۔ والد صاحب خوشی خوشی گھر پہنچے کیونکہ ان کا ایمان تھا کہ قبلہ کا فرمان پورا ہوگا کیونکہ

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ شود

(مثنوی مولانا روم ؒ)

ترجمہ:۔ اگر چہ الفاظ ایک بندے کے حلق سے ادا ہوتے ہیں یہ ان کا کہنا اللہ کا فرمان ہوتا ہے۔

یہ الفاظ ایسے بندے کی زبان سے نکلے تھے جن کے متعلق بخاری شریف میں حدیث قدسی ہے کہ ''جو بندہ میرا ہو جاتا ہے میں اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔''

اس فرمان کے بعد ہم پانچ بھائی پیدا ہوئے۔ ہم پانچوں بھائی حضرت قبلہ کے بیعت ہیں اور آپ کا فیض جاری وساری ہے۔ میرے چھوٹے بھائی محمد جمیل نے قبلہ کے نام پر اپنے گھر میں قرآنی تعلیم کا مدرسہ جاری کیا ہوا ہے جہاں پر 80,70 طلباء و طالبات قرآن مجید کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ تمام فیض میرے مرشد گرامی کا ہے جو ہم غریبوں پر نظر شفقت رکھتے ہیں۔

کرامت نمبر 40

میں بیعت کیسے ہوا

محمد نیاز پرانی بکر منڈی ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ 1987ء میں مجھے مرشد کی تلاش کا شوق پیدا ہوا۔ ان دنوں میں محبوب سبحانی، غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی ؒ کے حالات زندگی

پر ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ میں نے کتاب میں پڑھا کہ جو شخص نماز تہجد کے بعد "سبحان اللہ و بحمدہٖ سبحان اللہ العظیم۔ و بحمدہٖ استغفر اللہ" کی تسبیح پڑھے گا اسے حضور غوث اعظمؒ کی زیارت نصیب ہوگی۔ نماز کی بعد مندرجہ بالا کلمات پڑھ کر سو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ محشر کا میدان قائم ہے بہت سے لوگ جلوسوں کی صورت میں رواں دواں ہیں اسی طرح حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتیؒ ایک بہت بڑے جلوس کی قیادت فرما رہے ہیں۔ آپ کی اقتدا میں ماسٹر محمد رمضان اور میجر ہدایت اللہ نے ایک بہت بڑا جھنڈا اٹھا رکھا ہے جس پر خوبصورت موٹے حروف میں "الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" لکھا ہوا ہے۔ اس جھنڈے کے پیچھے نیاز صاحب اور چوہدری نسیم سوشل سکیورٹی والے بھی آرہے ہیں۔ جلوس کے تمام شرکاء "اسم ذات۔ اللہ" اور کلمہ طیبہ کا با آواز بلند ذکر کر رہے ہیں۔ جلوس ایک بہت بڑے میدان میں جا رہا ہے۔ وہاں پر کوئی آبادی اور درخت نہیں ہے۔ حضرت قبلہ کے سر اقدس پر سبز رنگ کی ٹوپی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر میری آنکھ کھل گئی۔ میں ماسٹر رمضان صاحب سے پرائمری سکول میں پڑھتا رہا ہوں۔ اس شناسائی کی بدولت انہیں عرض کیا کہ مجھے سرکار کا بیعت کروا دیں میری یہ درخواست سن کر حضرت قبلہ نے فرمایا "بیٹا! پانی پیو پُن کے اور پیر پکڑو چُن کے" میں لگا تار عرض کرتا رہا بالآخر تقریباً ساڑھے تین ماہ بعد میری عرضی منظور ہوئی اور میرے گلے میں غلامی کا پٹہ پڑ گیا۔ مجھے اس غلامی پر بہت ناز ہے کیونکہ بقول اعلیٰ حضرت فاضلِ بریلویؒ۔

اس نشانی کے جو سگ ہیں نہیں مارے جاتے
حشر تک میرے گلے میں رہے پٹہ تیرا

کرامت نمبر 41

بیماری سے شفا

مستری محمد اشتیاق ولد فضل محمد سلائی مشینوں والے سرسید ٹاؤن فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ بندہ سخت بیمار ہو گیا۔ حالت اتنی خراب ہو گئی کہ پیشاب کے راستے خون آنے لگا۔ علاج بہت کروایا لیکن بیماری اور کمزوری بڑھتی گئی میرے معالج ڈاکٹر خالد صاحب نے مشورہ دیا کہ کسی ماہر امراض پیشاب (Eurologist) سے مشورہ کروں۔

میں نے صوفی طفیل صاحب سے مشورہ کیا تو انہوں نے بتایا کہ وہ گیارھویں شریف کی حاضری کیلئے ساہیوال جا رہے ہیں۔ میں نے انہیں گزارش کی کہ قبلہ سے میرے لئے دعا کروائیں۔

قبلہ نے میری عدم موجودگی میں دعا فرمائی اور اسی وقت میری حالت سنبھلنے لگی اور بندہ بالکل تندرست ہو گیا۔ میرے چراغ نے اپنی بصیرت سے میری بلا کو دور کر دیا۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

هم چشمی و هم چراغ مارا
هم دفع بلا و هم بلایی

ترجمہ:۔ تو ہی تو ہماری آنکھ اور تو ہی ہمارا چراغ ہے تو ہی ہماری بلا اور اس کا دور کرنے والا ہے۔

کرامت نمبر 42

خوفناک مخلوق کا فرار

رانا جاوید کہروڑ پکا شریف بیان کرتے ہیں کہ 2001ء کا واقعہ ہے کہ میں اپنی دکان پر گیا ہوا تھا۔ بچے گھر میں اکیلے تھے۔ ایک خوفناک مخلوق ہمارے گھر آ گئی اس کا رنگ سیاہ اور دم

بہت لمبی تھی۔ اس نے گھر والوں کو کہا کہ اب میں یہاں آ گئی ہوں اور میں نے ہی یہاں پر رہنا ہے۔ اس لئے تم اگر جان کی سلامتی چاہتے ہو تو فوراً میرے لئے یہ گھر خالی کر دو۔ میری بیوی اور بچے خوفزدہ ہو کر بے بسی کے عالم میں گھر چھوڑ کر پڑوسیوں کے ہاں چلے گئے۔ شام کو میں دکان سے واپس آیا تو گھر والوں نے تمام حالات سے آگاہ کیا۔ ان دنوں حضرت قبلہ ساہیوال گئے ہوئے تھے۔ میں نے ٹیلیفون پر قبلہ کی خدمت میں تمام حالات بیان کئے۔ قبلہ نے فرمایا کہ زمرد حسین سے میری بات کرواؤ۔ آپ نے صاحبزادہ صاحب کو ضروری ہدایات دیں اور فرمایا کہ کل میں واپس آ رہا ہوں باقی گفتگو ملاقات پر ہو گی۔

صاحبزادہ صاحب نے مجھے ایک تعویذ دیا کہ گھر جا کر اسے جلا دیں۔ میں نے تعویذ جلایا تو مخلوق نے تنگ کرنا بند کر دیا لیکن گھر نہیں چھوڑا۔

دوسرے دن حضرت قبلہ ساہیوال سے واپس تشریف لائے تو میں نے صورت حال سے آگاہ کیا۔ میں نے عرض کیا کہ وہ مخلوق میرے سوا تمام گھر والوں کو نظر آتی ہے اور گھر نہیں چھوڑ رہی۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ اسے میری طرف سے یہ پیغام دیدو کہ فوراً اس گھر سے چلی جائے ورنہ میں اس کا گوشت کھا جاؤں گا اور نمک مرچ بھی نہیں لگاؤں گا۔ جب گھر آیا تو بچوں نے بتایا کہ اب وہ سیڑھیوں پر بیٹھی ہے۔

میں نے حضرت قبلہ کا پیغام با آواز بلند اس کو پہنچایا تو وہ حضرت قبلہ کا فرمان سنتے ہی گھر سے بھاگ گئی۔ ہم سب نے اس کی چیخیں سنیں۔ اس کے بعد آج تک ہم سکون سے اپنے گھر میں رہائش پذیر ہیں اور اس مخلوق نے پھر کبھی اس طرف کا رخ نہیں کیا۔ سچ ہے

وہ کونسی مشکل ہے جو چراغ یہاں پر حل نہ ہوئی
ہر بگڑی بات بنی اس کی جس نے بھی نبی ﷺ کا نام لیا

(راحیل شوق)

دست پیر از غائباں کوتاہ نیست
دست او جز قبضۂ اللہ نیست

(مثنوی مولانا رومؒ)

ترجمہ:۔ پیر کا ہاتھ غائب مریدوں سے دور نہیں۔ان کا ہاتھ اللہ ہی کا ہاتھ ہے۔

کرامت نمبر 43

دست غیب

بشیر احمد بسمل چونیاں ضلع قصور بیان کرتے ہیں کہ میں وہاڑی سے میاں چنوں آ کر قیام پذیر ہو گیا۔حضرت قبلہ کی خدمت میں مؤدبانہ عرض کیا کہ حضور جب سے یہ غلام میاں چنوں آیا ہے آپ نے مہمان نوازی کا شرف نہیں بخشا۔ غالباً یہ 1961ء کا واقعہ ہے۔ میری التجا کو حضرت قبلہ نے منظور فرمایا۔ان دنوں میری حالت ناگفتہ بہ تھی۔ معمولی سا مکان تھی جیب میں کوئی پیسہ نہ تھا۔حضرت کو ایک پڑوسی کی بیٹھک میں ٹھہرایا۔میرے ساتھ ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔میں جیب میں ہاتھ ڈالتا تو پیسے نکل آتے میں کھانے اور دوسری ضروریات کیلئے پیسے خرچ کرتا رہا۔ یہ سلسلہ دو روز تک اسی طرح رہا۔جب قبلہ واپس تشریف لے کر جانے لگے تو میں نے جیب کو دیکھا تو جیب خالی تھی۔ میری بے بسی اور پریشانی کو بھانپ کر قبلہ نے فرمایا، بشیر! اگر تم جیب نہ دیکھتے تو یہ پیسے کبھی ختم نہ ہوتے لیکن اب یہ موقع ہاتھ سے نکل چکا تھا۔قبلہ کے طفیل دست غیب سے میری دستگیری ہوئی جو میں کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔اس قوت کے متعلق مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

چوں قبول حق بود آں مرد راست
دست او در کارہا دستِ خداست

ترجمہ:۔ وہ مرد خدا جب بارگاہ ایزدی کا پسندیدہ ہو جائے گا تو کاموں کی تکمیل کے لئے اس کا ہاتھ یداللہ ہوگا۔

کرامت نمبر 44

گم شدہ بیگ کی بازیابی

عتیق احمد صاحب نقشبندی چراغوی فرید ٹاؤن ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ مئی 2002ء بروز جمعہ صبح کے وقت میرا چھوٹا بیٹا مارکیٹ گیا۔ واپسی پر موٹر سائیکل کے ساتھ لٹکا ہوا بیگ رستے میں کہیں گر گیا اس میں میرا شناختی کارڈ، ٹوپی، تسبیح، موٹر سائیکل کے کاغذات اور پرس بھی تھا۔ میں بچے کو ساتھ لے کر اسی راستے سے مارکیٹ گیا دکانداروں سے پوچھ گچھ کی لیکن بیگ کا کوئی پتہ نہ چلا۔ میں بہت پریشان تھا چونکہ پیسوں کے علاوہ ضروری کاغذات بھی تھے۔ ذہن میں آیا کہ مسجد میں سپیکر پر اعلان کروادوں۔ شاید تدبیر کارگر ہو جائے۔ مسجد میں گیا تو مولوی صاحب موجود نہ تھے۔ پریشانی کے عالم میں اپنی بے بسی پر گریہ کناں تھا کہ اچانک حضرت قبلہ کی روح پرور آواز سنائی دی کہ بیٹا پریشان کیوں ہوتے ہو تمہارے گھر پہنچنے سے پہلے تمہارا بیگ تمہارے گھر پہنچ جائے گا۔ یہ مژدہ جانفزا سن کر میں فوراً گھر کی طرف آس و امید کے عالم میں حضرت قبلہ کے تصور میں روانہ ہوا۔ گھر کے قریب پہنچ کر دیکھتا ہوں کہ ایک چھوٹی داڑھی والا اجنبی گھر کے سامنے موجود ہے۔ میں نے پوچھا کہ بھائی صاحب کس سے ملنا ہے" وہ کہنے لگا کہ آپ کی کوئی چیز تو گم نہیں ہوئی" میں نے اسے بتایا کہ میرا موٹر سائیکل کا بیگ کہیں گر گیا ہے اس میں کاغذات اور دیگر اشیاء کی تفصیل بتائی۔ اجنبی نے کمال مہربانی سے کپڑے کے تھیلے سے میرا بیگ میرے حوالے کر دیا۔

میں نے انہیں اندر بٹھایا اور چائے پینے کا کہا لیکن انہوں نے بتایا کہ انہیں جلدی ہے

اس لئے مجھے اجازت دے دیں میں نے ان کا پتہ پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ مکان نمبر 131 W بلاک سکیم نمبر 3، فرید ٹاؤن ساہیوال میں رہتے ہیں۔ شام کو میں مٹھائی کا ڈبہ لے کر اس پتہ پر پہنچا تو ایک محترمہ نے بتایا کہ یہاں پر اس حلیہ کا کوئی شخص نہیں رہتا۔ میں حیرانی کے عالم میں گھر آ گیا۔ چند دنوں کے بعد وہی شخص مجھے محلے کی کریانہ کی دکان پر مل گیا میں انہیں بہت پرتپاک سے ملا لیکن انہوں نے کمال سرد مہری کا مظاہرہ کیا جیسے وہ مجھے بالکل نہ جانتے ہیں۔ میں نے بیگ واپس کرنے کا حوالہ دیا تو انہوں نے کہا کہ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے میں نے تمہیں کوئی بیگ نہیں دیا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت قبلہ نے مجھے بیگ کی بازیابی کی نوید سنا دی لیکن بیگ واپس کرنے والا اجنبی کون تھا؟ یہ ایک حقیقت ہے کہ میرا گمشدہ بیگ حضرت قبلہ نے واپس کروایا اور کسی خادم کی ڈیوٹی لگائی کہ یہ امانت عتیق تک پہنچاؤ۔ آپ یہ فرض کسی ''رجال الغیب'' کو بھی سونپ سکتے ہیں سچ ہے۔ کوئی اندازہ کر سکتا ہے ان کے زور بازو کا۔

یہ تمام نظر کرم بارگاہ مرشد میں حاضری کا ثمر ہے مولانا رومؒ نے کیا خوب فرمایا۔

ہم نشین اہل معنی باش تا
ہم عطا یابی و ہم باشی فتیٰ

ترجمہ:۔ اہل اللہ کی حاضری دو تا کہ عطا و شجاعت ملے۔

کرامت نمبر 45

حادثہ سے بچاؤ

محمد عرفان خرم نقشبندی بکر منڈی لاہور بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں اپنی بیگم کے ساتھ اپنی پھوپھی کو ملنے کیلئے رکشہ میں بند روڈ پر سلانده کے قریب جا رہا ہوں جب ہمارا رکشہ شیرا کوٹ کے قریب پہنچا تو ایک کار نے رکشہ کو ٹکر ماری۔ جس سے رکشہ ایک کھڈے

میں گر پڑا اور ہم دونوں میاں بیوی اس حادثے میں ہلاک ہو گئے۔ صبح میں خواب کی وجہ سے پریشان ہو کر چوہدری مشتاق کے پاس سانده آ کر تمام واقعہ بیان کیا۔ مزید یہ بھی بتایا کہ شادی کے بعد اب تک کہروڑ پکا شریف حاضری بھی نہیں دے سکا۔ چنانچہ حاضری کا پروگرام بنا کر ہم لوگ اکٹھے صاحبزادہ صاحب (پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی) کی خدمت میں حاضر ہوئے تمام خواب آپ کے گوش گزار کیا اور حضرت قبلہ کے مزار پر حاضری کے وقت بھی عرض کیا۔ اس کے بعد ہم لوگ لاہور آ گئے۔

ابھی چند روز گزرے تھے کہ اسی طرح اسی جگہ رکشے میں ہم لوگ جا رہے تھے کہ اسی طرح کار نے رکشہ کو ٹکر ماری، رکشہ کھڈ میں گرا لیکن ہم لوگ محفوظ رہے۔ میری بیگم کو خراش تک نہ آئی۔ میرے ٹخنے میں موچ آئی جو چند روز بعد ٹھیک ہو گئی۔ اس طرح حضرت قبلہ کی کرم نوازی سے ہم لوگ محفوظ و مامون رہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ یہ ہمارے جان و مال کے مالک ہیں جس کو مولانا رومؒ نے مثنوی شریف میں اس طرح بیان فرمایا ہے۔

چند گریزی ز م چند روی جا بجا
جانِ تو در دست ما ہمچو گلوی عصا

ترجمہ:۔ تو ہم سے بھاگ کر کدھر جاتا ہے۔ تیری جان ہمارے ہاتھ میں اس طرح ہے جس طرح عصا کا گلا۔

کرامت نمبر 46
یرقان ختم

محمد خالد ولد محمد منیر ایم اے انگلش بلال کالونی ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ 2002ء میں مجھے بخار ہوا۔ میں نے ڈاکٹروں سے معائنہ کروایا تو انہوں نے بتایا کہ آپ کو یرقان ہے۔

میں نے حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تکلیف بیان کی تو آپ نے مجھے انجیر کی ایک لکڑی دم کر کے دی کہ اسے گلے میں ہار کی صورت میں پہن لو۔ جب لکڑی خشک ہو جائے تو اسے اتار دینا۔ دوسرے روز میں نے پھر بخار کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمہیں کچھ نہیں ہے اگر تم کہو تو میں تمہیں لکھ کر دے دیتا ہوں۔ ابھی تو آپ نے بہت کچھ کرنا ہے جاؤ جا کر معائنہ کروالو۔ میں نے معائنہ کروایا تو یرقان کی علامات ختم ہو چکی تھیں۔ میں اب بالکل صحت مند زندگی گزار رہا ہوں اور بالکل ٹھیک ہوں۔

چراغ نبوی ﷺ کی اس طاقت کو مولانا روم ؒ نے فرمایا۔

ہم چشمی و ہم چراغ مارا
ہم دفع بلا و ہم بلائی

ترجمہ:۔ تو ہی ہماری آنکھ اور تو ہی ہمارا چراغ ہے۔ تو ہی ہمارا بلا اور تو ہی اس کا دور کرنے والا ہے۔

کرامت نمبر 47

زیارت گنبد خضریٰ

چوہدری مشتاق سانده خورد لاہور بیان کرتے ہیں کہ جون 1998ء کا واقعہ ہے کہ عامر بٹ نقشبندی جماعتی، شکیل ریاض، عرفان خرم اور یہ ناچیز کھروڑ پکا شریف سلام کیلئے حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حاضری سے چند روز قبل میرے ایک دوست یوسف ڈار نے مانچسٹر (انگلینڈ) سے مجھے ایک کاغذ بھیجا تھا۔ اس نے تحریر کیا تھا کہ کاغذ کے تین نقطوں پر نظر مرکوز کریں۔ جب آنکھیں تھک جائیں تو روشنی بند کر دیں۔ اس کاغذ سے ایک صورت ابھرے گی اور یہ شخص آپ سے آپ

کی مراد پوچھے گا۔ میں نے ان ہدایات پر عمل کیا تو ایک ڈاڑھی والا شخص ظاہر ہوا اور اس نے میری خواہش دریافت کی۔ میں نے اس عمل کے متعلق اپنے والد گرامی سے مشورہ کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ ایسا کوئی عمل کرنے سے پہلے پیرو مرشد سے اجازت لینا ضروری ہے۔

جب ہم حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے اس عمل کی تمام تفصیل بارگاہ مرشد میں پیش کی اور وہ کاغذ بھی آپ کی بارگاہ میں پیش کیا۔ آپ یہ بات سن کر فوراً جلال میں آ گئے۔ آپ نے اپنے حجرہ مبارک (موجودہ مزار مبارک) میں لگے ہوئے ایک کیلنڈر سے کاغذ کا ٹکڑا لیا اپنی نواسی (سیّدہ لاریب) سے قلم لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی ''محمد'' (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اس پر '' '' صلعم تحریر فرمایا۔ آپ نے غصے میں مشتاق کی طرف دیکھتے ہوئے کاغذ عمر بٹ کی طرف بڑھا دیا۔ عامر بٹ کاغذ کو دیکھ کر رونے لگا۔ پھر آپ نے کاغذ شکیل کو دکھایا تو اس کی آنکھوں میں بھی آنسو آ گئے اس کے بعد کاغذ عرفان کی طرف بڑھایا تو وہ بھی آبدیدہ ہو گیا۔ اس کے بعد میری طرف دیکھ کر فرمانے لگے لعنت بھیجو ایسی چیزوں پر۔ پھر کاغذ میری آنکھوں پر رکھا اور فرمایا، خبردار! یہ واقعہ کسی کو نہ بتانا۔ میں نے گنبد خضریٰ کا نظارہ کیا اور اس کے اردگرد فضا میں محو پرواز پرندوں کو بھی دیکھا۔ آپ نے فرمایا اب واپس آ جاؤ'' یہ ہے ہماری اصل'' ارشاد فرمایا کہ یہ واقعہ کسی کو نہ بتانا۔ پھر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میں نے عامر بٹ سے دریافت کیا کہ تم نے کیا دیکھا ہے تو اس نے کہا کہ حضرت قبلہ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ میں نے اسے کہا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں یہ میری ذمہ داری ہے تم بتاؤ کہ تم نے کیا نظارہ کیا ہے۔ اس نے بتایا کہ اس نے روضۂ رسول ﷺ کی زیارت کی ہے اسی طرح شکیل اور عرفان نے اس کی تصدیق کی۔ ہم سب قبلہ کی شفقت سے گنبد خضریٰ کی زیارت سے فیض یاب ہوئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد آپ ہمارے لئے چائے لے کر آ گئے میں عرض کیا کہ وہ کاغذ مجھے دکھا دیں آپ نے فوراً فرمایا۔

ہر روز حسینوں کا دیدار نہیں ہوتا
یہ طور کا جلوہ ہے ہر بار نہیں ہوتا

دکھانے والے نے دکھا دیا اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے۔ خبردار! یہ کاغذ کسی کو نہ دکھانا۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو سب کو بتاؤں گا۔

آئندہ سالانہ عرس مبارک پر میں نے یہ واقعہ تمام پیر بھائیوں کے سامنے بیان کیا اور کاغذ بھی سب کو دکھایا۔ یہ کاغذ ابھی تک میرے پاس تبرکاً محفوظ ہے۔ بزرگان دین کی اسی قوت کے متعلق مولانا روم ؒ فرماتے ہیں۔

عقل کل و نفس کل مرد خداست
عرش و کرسی را مداں کز وے جداست
مظہر حق ست ذات پاک او
زو بجو حق را و از دیگر مجو

ترجمہ:۔ 1- ولی اللہ ہی نفس کل اور عقل کل ہے یہ نہ سمجھ کہ عرش اور کرسی اس سے دور ہیں۔
2- اس کی ذات اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر ہے اسی سے ذات باری تعالیٰ کو تلاش کر اور کسی سے نہیں۔

یعنی اسی ذات سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملتے ہیں۔

کرامت نمبر 48

نماز تہجد پڑھو

حاجی سکندر محلّہ چشتیاں ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ بندہ کو نماز تہجد سے قبلہ کے فرمان کے مطابق قلبی لگاؤ تھا۔ تہجد کے بعد سورہ یٰسین کی تلاوت بھی میرا معمول تھا۔ 20 دن تک میرا یہ

معمول رہا اسی دوران ایک دن موٹر سائیکل سے گر گیا اور ٹانگ پر چوٹ لگ گئی۔ ٹانگ میں سخت درد کی وجہ سے حرکت کرنا بھی مشکل تھا۔ تہجد کا وقت ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضرت قبلہ سامنے تشریف فرما ہیں اور فرماتے ہیں کہ تہجد کیوں نہیں پڑھتے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور حادثہ کی وجہ سے درد بہت زیادہ ہے۔ آپ نے حکم دیا کہ اٹھ کر تہجد ادا کرو میں نے اٹھ کر تہجد پڑھنی شروع کی میرا درد ختم ہو چکا تھا اور میں ٹھیک ہو کر نماز تہجد ادا کر رہا تھا۔ حضرت قبلہ نماز تہجد کو جو اہمیت دیتے تھے اسی کو علامہ اقبالؒ نے اس طرح بیان کیا۔

مشرق سے ہو بیزار نہ مغرب سے حذر کر
فطرت کا ہے ارشاد کہ ہر شب کو سحر کر

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو یہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

کرامت نمبر 49

شادی میں رکاوٹ ختم

محمد شریف جوئیہ L-46/15 میاں چنوں بیان کرتے ہیں کہ 1980ء کے قریب میری والدہ نے اپنے گاؤں میں ہی رشتہ داروں میں میری شادی کی بات چیت شروع کی۔ تمام گھر والے متفق تھے لیکن میرے والد محمد خان جوئیہ اس پر متفق نہیں تھے۔ کچھ دیر انتظار کے بعد میں نے ارادہ کیا کہ حضرت قبلہ کی خدمت میں یہ معاملہ عرض کروں۔ والد صاحب کو بھی اس بات کا پتہ چل گیا۔ جب میں گھر سے کہروڑ پکا شریف کیلئے روانہ ہونے لگا تو والد صاحب نے طنزاً کہا کہ اب یہ شادی کیلئے پیر صاحب کے پاس جا رہا ہے جتنا زور لگانا ہے لگا لے۔

بندہ نے حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمام روئیداد بیان کی۔ حضرت قبلہ نے دعا فرمائی اور فرمایا کہ اللہ بہتر کرے گا۔ میں واپس گھر آیا تو والد صاحب نے بالکل خاموشی اختیار

کر لی اور مخالفت ترک کر دی۔ میری شادی ہوگئی اللہ تعالیٰ نے اولاد عطا فرمائی اور ہم لوگ ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ میاں محمد بخش ؒ کھڑی شریف والے فرماتے ہیں۔

ہر مشکل دی کنجی یارو مرداں دے ہتھ آئی
مرد دعا کرن جس ویلے مشکل رہے نہ کائی

کرامت نمبر 50

جنازہ میں شمولیت

سیّد ممتاز حسین شاہ ولد سیّد میر محمد شاہ ساکن چاندنی چوک کہروڑ پکا شریف بیان کرتے ہیں کہ میری بچی جس کی عمر تقریباً گیارہ سال تھی فوت ہوگئی۔ حضرت قبلہ ان دنوں بمعہ اہل وعیال ساہیوال گئے ہوئے تھے۔ باجی سیّدہ نعیمہ نے ٹیلیفون پر حضرت قبلہ کو اطلاع دی تو آپ نے فرمایا کہ ماہ ربیع الاوّل کی وجہ سے پروگرام بہت ہو رہے ہیں اس وجہ سے میں نہیں آ سکتا۔ صاحبزادہ سیّد زمرد حسین اور اس کی والدہ کو کہیں کہ وہ ممتاز حسین شاہ کے گھر تجہیز و تکفین میں شمولیت کر لیں۔ شاہد (ڈرائیور) کو کہیں کہ گاڑی لے کر صبح آٹھ بجے ساہیوال پہنچ جائے کیونکہ مجھے گاڑی کی اشد ضرورت ہے۔

صاحبزادہ صاحب نے حضرت قبلہ کے حکم کی تعمیل میں جنازہ میں شمولیت فرمائی۔ جنازہ کے بعد خوشی محمد مغل نے رانا جاوید کو بتایا کہ قبلہ شاہ صاحب اور سیّد زمرد حسین شاہ صاحب ساتھ ساتھ جنازے میں کھڑے تھے۔ رانا جاوید نے کہا کہ حضرت قبلہ تو ساہیوال ہیں۔ اس نے کہا کہ میں نے خود انہیں جنازہ میں دیکھا ہے وہ ساہیوال سے واپس آ گئے ہوں گے۔ جب حضرت قبلہ ساہیوال سے واپس آئے تو میں نے ان سے اس جنازہ میں شمولیت کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ انہیں غلط فہمی ہوئی ہوگی۔ بعد میں رانا جاوید کو کہا کہ آپ لوگ اس بات

پر خاموش رہیں اور لوگوں کو نہ بتائیں۔

کرامت نمبر 51

حسب منشا مکان مل گیا

شیخ نصر اللہ ولد شیخ عبدالعزیز طارق بن زیاد کالونی ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ ناچیز پر امام اولیاء حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتی ؒ کی بے شمار عنایات ہیں تبرک کے طور پر ایک واقعہ عرض کر رہا ہوں۔

ناچیز حضرت قبلہ کی خدمت میں کہروڑ پکا شریف حاضر ہوا اور عرض کیا کہ بندہ میلسی میں رہائش کیلئے مکان خریدنا چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا ضرور خریدو لیکن مکان کہروڑ پکا سے ساہیوال جاتے ہوئے سڑک کے کنارے ہونا چاہیے تاکہ آتے جاتے تمہارے پاس رک سکوں۔ مکان سات مرلے کا ہو اس سے کم و بیش نہ ہو۔ قیمت کیلئے عرض کیا تو فرمایا دو لاکھ تیس ہزار تک ہو۔ دوسرے دن وہاڑی سے مالک مکان آیا اس نے تین لاکھ روپے مانگے لیکن حضرت کے ارشاد کے مطابق ہمیں دو لاکھ تیس ہزار میں مل گیا۔ حضرت قبلہ ہم پر خصوصی شفقت فرماتے اور ساہیوال سے آتے جاتے ہمارے پاس ضرور ٹھہرتے۔ ہم اس مکان میں تقریباً سات سال رہے اب ہمیں ساہیوال تبدیلی کی منظوری مل گئی۔ مکان بیچنے کی بات ہوئی تو فرمایا نصر اللہ! ساڑھے پانچ لاکھ سے کم نہیں لینے۔ چنانچہ میرے دوست ارشد نے یہ مکان ساڑھے پانچ لاکھ روپے میں خرید لیا۔ اس طرح ہر مرحلہ پر آپ نے میری رہنمائی فرمائی اللہ والے ہر سائل کی رہنمائی فرماتے ہیں لیکن ہر شخص کیلئے لازم ہے کہ ان کے مشورہ کو فرمان کا درجہ دے کر اس پر عمل پیرا ہو۔ میں بہر حال ان کے ارشاد پر عمل پیرا ہوتا ہوں اس لئے آپ کا دستِ شفقت ہر حال میں میرے اوپر رہتا ہے۔

کرامت نمبر 52

اعتکاف میں زیارات

محمد امین ولد محمد صدیق بھٹی تلہ کمبوہ تحصیل دیپالپور بیان کرتے ہیں کہ 1992ء میں ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں بندہ اعتکاف کی نیت سے کہروڑ پکا شریف پہنچا۔ ارادہ یہ تھا کہ پیر و مرشد کے قدموں میں رمضان المبارک کا آخری عشرہ بسر کرسکوں اور قبلہ کے آستانہ عالیہ کے سامنے مسجد اقصیٰ میں اعتکاف بیٹھوں۔ حاضر ہو کر اپنا مقصد عرض کیا تو حضرت قبلہ نے فرمایا کہ تم دیپالپور جا کر سائیں عبدالرزاق نقشبندیؒ کی مسجد میں اعتکاف اختیار کرو ہم تمہارے پاس ہی ہوں گے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور وقت بہت کم ہے وہاں پر وقت پر پہنچنا مشکل ہے تو آپ نے فرمایا وقت کہ پروانہ کرو۔

میں سیدھا دیپالپور پہنچا اور مذکورہ مسجد میں معتکف ہو گیا۔ حضرت قبلہ نے دوران اعتکاف بہت نوازا اور نظارے کروائے۔ اعتکاف سے اٹھانے کے وقت بھی بندہ کو اعتکاف سے اٹھا کر رخصت کیا۔

ان سہانی یادوں اور حسین مشاہدات کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ ناچیز ہر سال اسی جگہ اعتکاف بیٹھتا ہے۔ ایک مرید کیلئے مرشد کے دیدار کی اہمیت کے متعلق سلطان باہو فرماتے ہیں۔

ایہہ تن میرا چشماں ہووے میں مرشد ویکھ نہ رجاں ہو
لوں لوں دے مڈھ لکھ لکھ چشماں اک کھولاں اک کجاں ہو
اتنا ڈٹھیا مینوں صبر نہ آوے میں ہور کدے ول بھجاں ہو
مرشد دا دیدار ہے باہو مینوں لکھ کروڑاں حجاں ہو

کرامت نمبر 53

میں بیعت کیسے ہوا

ملک شاہد بشیر ایڈووکیٹ ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ 94-1993ء کا واقعہ ہے کہ میرا تایا زاد بھائی محمد عبداللہ (جو کہ حضرت قبلہ کا مرید ہے) میرے پاس آیا اور مجھے بتایا کہ میں موٹر سائیکل پر کہروڑ پکا شریف جا رہا ہوں تم بھی میرے ساتھ چلو تا کہ تم بھی حضرت کی زیارت سے مشرف ہو سکو۔ سخت سردی پڑ رہی تھی میں نے اس کی خواہش پر بہت تعجب کا اظہار کیا بلکہ میں نے اس کا مذاق اڑاتے ہوئے ایک فقرہ کسا "جاویکھیا تیرا کروڑ پکا نہ اوتے بجلی نہ پکھا"۔

کافی دیر تک اسی طرح بات چیت ہوتی رہی بالآخر اس کے اصرار پر میں نے حاضری کیلئے آمادگی کی حامی بھر لی۔ ہم تقریباً عصر کے وقت موٹر سائیکل پر ساہیوال سے کہروڑ پکا شریف کیلئے روانہ ہوئے جب ہم چیچہ وطنی پہنچے تو دھوپ ختم ہو گئی اور سردی نے اپنے جوہر دکھانے شروع کر دیئے۔ قصہ مختصر یہ کہ شدید ترین سردی کے موسم میں رات کا سفر اور سواری موٹر سائیکل، تھکن سے چور اور نڈھال رات کے دس بجے ہم لوگ کہروڑ پکا شریف شہر میں داخل ہوئے میں نے عبداللہ کو تجویز کیا کہ پہلے کسی حمام میں جا کر غسل کریں اور اپنا حلیہ درست کریں پھر قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ حمام میں جا کر جب ہم نے شیشے میں اپنی شکل دیکھی تو اپنا حلیہ دیکھ کر بے اختیار ہنسی آ گئی۔ چہرے سیاہ ہو چکے تھے ہم اتنے گرم پانی سے نہائے کہ تمام حمام بھاپ سے بھر گیا۔ جب ہم آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے تو حضرت قبلہ چند دوستوں کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ ان میں لاہور والے مشتاق صاحب بھی تھے ہم سلام کر کے بیٹھ گئے۔ حضرت قبلہ ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے عبداللہ نے میرا تعارف کروایا تو قبلہ نے میری حاضری کو سراہتے ہوئے دعائیں دیں۔

ان دنوں بجلی کی بندش بنام Load Shedding اپنے عروج پر تھی رات تقریبا 10 سے 11 بجے تک بجلی بند رہتی تھی۔ساڑھے دس کا وقت ہوا تو قبلہ نے مشتاق کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ بھئی مشتاق آج بجلی نہیں گئی کیا وجہ ہے؟

اس وقت میں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہ دی قبلہ محترم تھوڑی دیر ہمارے پاس تشریف رکھنے کے بعد اندر آرام کرنے کیلئے تشریف لے گئے بعد میں ہم لوگوں نے آپس میں گپ شپ شروع کر دی۔عبداللہ نے مجھے کہا کہ یار اتنی سردی میں سفر کرنے کا کچھ فائدہ ہی اٹھا لو۔تم حضرت قبلہ کی بیعت اختیار کر لو۔میں نے فوراً اس کی تجویز پر آمادگی کا اظہار کر دیا۔

صبح سو کر اٹھے،وضو کر کے نماز ادا کی اور باہر صحن میں دھوپ میں بیٹھ گئے۔حضرت قبلہ باہر تشریف لائے تو میں نے بیعت ہونے کی خواہش کا اظہار کیا۔آپ نے وضو کا حکم دیا۔میں وضو کر کے حاضر خدمت ہو گیا اور آپ نے مجھے بیعت کر لیا۔تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد حضرت قبلہ اندر تشریف لے گئے۔میں عبداللہ کے ساتھ صحن میں بیٹھا رہا ہم آستانہ سے باہر نہ گئے۔تقریباً 12 بجے قبلہ دوبارہ تشریف لائے اور پوچھا کہ بھئی تم نے کھانا کھا لیا ہے ہم نے عرض کیا کہ کھا لیا ہے وہاں کھڑے کھڑے حضرت نے دونوں ہاتھ میرے کندھوں پر رکھتے ہوئے فرمایا بھئی سناؤ کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔میں نے عرض کیا کہ حضور بالکل کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔آپ یوں گویا ہوئے۔

اب تو کہروڑ پکا میں بجلی بھی اور پکھا
جو بھی یہاں آیا اس کے نفس و شیطان کو لگ گیا دھکا

یہ فرمانے کے بعد حضرت اندر تشریف لے گئے تو میں نے شرمندگی کے عالم میں عبداللہ کی طرف دیکھا جو کہ مسکرا رہا تھا۔میں نے کہا یار!تم نے یہ بات قبلہ محترم کو کیوں بتائی۔

عبداللہ نے کہا کہ میں تو رات سے تمہارے ساتھ ہوں ایک لمحہ کیلئے بھی تم سے جدا نہیں ہوا۔ میں نے ہرگز یہ بات حضرت کو نہیں بتائی۔ میں نے رات سے صبح تک کے معاملات پر غور کیا تو یہ بات ذہن میں آئی کہ عبداللہ تو میرے ساتھ ہی رہا تھا وہ کیسے بتا سکتا تھا یہ تو کوئی اور طاقت تھی جس کے ذریعے قبلہ نے میری بات کا جواب عنایت فرمایا تھا۔ یہ تو اس حقیقت کا اظہار تھا۔ ''اتقو بفراسة المومن فانه ینظر بنور اللّٰه '' مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

آپ کا بیعت ہونا میری خوش قسمتی ہے۔ مولانا رومؒ نے پیر کو علیم وخبیر قرار دیا ہے اور بیعت کے متعلق فرمایا ہے۔

دست را مسپار جز در دست پیر
حق شد است آں دست اورا دستگیر
چوں بدادی دست خود در دست پیر
پیر حکمت کو علیم ست و خبیر
کو نبی وقت خوشی است اے مرید
زانکہ زو نور نبی آید پرید

ترجمہ:۔

1- اپنا ہاتھ پیر کے ہاتھ کے علاوہ دوسرے کے سپرد نہ کر کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کا دستگیر ہے۔

2- جب تو نے اپنا ہاتھ پیر کے ہاتھ میں دے دیا تو پیر حکمت تو علیم وخبیر ہے۔

3- اے مرید! وہ اپنے وقت کا نبی ہے چونکہ اسی سے نبی کا نور ظاہر ہوتا ہے۔

اس واقعہ میں حضور قبلہ کے علیم وخبیر ہونے کی تصدیق ہو رہی ہے۔

کرامت نمبر 54

گرتوں کو تھام لیا

رانا زاہد بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ فیصل آباد آئے ہوئے تھے۔ گھر کے افراد باہم بات چیت میں مصروف تھے اور بچے کھیل رہے تھے کہ اچانک میرا بیٹا محمد نواز مکان کی پندرہ فٹ اونچی چھت سے نیچے گر گیا۔ اتنی اونچائی سے بچے کا گرنا بہت خطرناک ہوسکتا تھا سب گھر والے پریشانی کے عالم میں بچے کے پاس پہنچے کہ اللہ تعالیٰ کرم ہی کرے۔ میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے میں نے فوراً حضرت قبلہ کا تصور کیا اور آپ کی بارگاہ اقدس میں کرم کی درخواست کی۔ ایسا لگا کہ شاہ جی بچے کے پاس کھڑے مسکرا رہے ہیں اور بچے کے جسم پر کوئی زخم نہیں ہے کسی جگہ سے خون کا ایک قطرہ بھی نہیں نکلا۔ تمام جوڑ اور ہڈیاں درست تھے لیکن بچہ ہوش میں نہیں تھا۔ اس لئے ڈاکٹر کے پاس لے گئے۔ جب ڈاکٹر نے دیکھا تو اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ بچہ اتنی اونچائی سے گر کر اس حالت میں ہے۔

جب ڈاکٹر سے واپس آئے تو بچہ ہوش میں آ چکا تھا۔ ہم نے پوچھا کہ بیٹا کہیں چوٹ تو نہیں لگی درد تو نہیں ہے۔ نواز نے بتایا کہ جب میں چھت سے نیچے آ رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ بابا جی (پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتیؒ) ہاتھ پھیلائے میرا انتظار کر رہے ہیں انہوں نے فوراً مجھے دبوچ لیا اور مجھے کوئی چوٹ نہ لگی۔ سب گھر والوں نے اللہ کا شکر ادا کیا کہ حضرت قبلہ کی نگاہ عنایت سے بچہ محفوظ رہا۔ آپ کی یہ کرامت دیکھ کر فیصل آباد کے تمام رشتہ دار آپ کے گن گانے لگے۔ آپ ہم پر اللہ کا سایہ ہیں۔ مولانا روم فرماتے ہیں۔

سایہ یزداں بود بندہ خدا
مردہ ایں عالم و زندہ خدا

ترجمہ:۔ اللہ کا بندہ، اللہ کا سایہ ہے۔ یہ دنیا مردہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ زندہ ہے۔

کرامت نمبر 55

بقاباللہ کا ثبوت

شفیق حسین بھٹی دفتر ڈسٹرک ریونیو آفیسر ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ اپریل 2004ء کا واقعہ ہے کہ بندہ ڈسٹرکٹ ریونیو افسر ساہیوال کے دفتر میں بطور اہلمد متعین ہے۔ فدوی D-3 آفیسر کالونی جہاز گراؤنڈ (بالمقابل جامعہ چراغیہ زمردیہ نقشبندیہ) میں رہائش پذیر ہے۔ بندہ ابھی تک کسی جگہ بیعت نہیں ہوا تھا لیکن حضرت قبلہ کی خدمت اقدس میں عقیدت سے حاضری دیتا تھا اور محافل میں بھی شامل ہوتا تھا۔ فدوی کی بڑی بیٹی جو کہ بی اے کی طالبہ ہے بیمار ہوگئی۔ ڈاکٹرں کی ہدایت پر مختلف لیبارٹری ٹیسٹ کروائے تو معلوم ہوا کہ بچی کو ہیپا ٹائٹس سی ہوگیا ہے۔ بہت پریشانی ہوئی۔ پریشانی کے عالم میں اپنے دوستوں (بالخصوص ساجد مختار منیجر State Farm میڈیسن کمپنی اور راجہ انعام الرحیم مقیم اسلام آباد) سے بیٹی کے علاج کیلئے مشورہ کیا تو انہوں نے ایک صاحب سے دوائی لینے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے رپورٹیں بھی منگوائیں۔ علاوہ ازیں ایک دوست شیخ اکرام الحق چراغوی سے مشورہ کیا تو انہوں نے شیخ زید ہسپتال لاہور کا مشورہ دیا۔ اسی سوچ بچار میں مجھے لاہور سرکاری کام سے جانا پڑا۔ واپسی پر میری بیوی نے بتایا کہ ”رات نیم خوابی کے عالم میں دیکھتی ہوں کہ آسمان سے چار آدمی جنھوں نے سبز رنگ کے خوبصورت لباس پہنے ہوئے تھے ایک پالکی اٹھائے زمین پر اتر رہے ہیں۔ انہوں نے یہ پالکی ہمارے صحن میں لاکر رکھدی۔ میں نے دیکھا کہ پالکی میں سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتی تشریف فرما ہیں۔ آپ نے انتہائی خوبصورت لباس زیب تن کیا ہوا ہے اور چہرہ مبارک سے نور پھوٹ رہا ہے۔“ حضرت قبلہ فرماتے ہیں بیٹا جلدی اٹھو ہمارے پاس وقت بہت کم ہے فوری طور

پر ٹیکہ لگانے والی سرنج لائیں۔ میں فوری طور پر کمرے سے سرنج تلاش کر کے لے آئی۔ حضرت قبلہ نے اپنی جیب سے ایک سبز ڈبیہ نکالی جس میں سبز رنگ کی دوائی تھی اور مجھے فرمایا کہ دوائی سرنج میں ڈال کر بیٹی کو ٹیکہ لگا دیں۔ (جو کہ پاس ہی کھڑی تھی) اللہ تعالیٰ آرام عطا فرمائے گا۔ پریشان نہ ہوں بھٹی صاحب کو بتائیں کہ بچی بالکل ٹھیک ہے میں نے عرض کیا کہ وہ لاہور گئے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ انہیں بتا دیں کہ شاہ صاحب آئے تھے اور یہ فرما گئے ہیں۔

اس کے بعد ان چاروں آدمیوں نے پالکی اٹھائی اور فضا میں پرواز کرتے ہوئے بلند ہوتی گئی حتیٰ کہ نظروں سے اوجھل ہوگئی۔ اس دن کے بعد بیٹی بالکل ٹھیک ہے معمولی دوائی وغیرہ بھی چلتی رہی۔ بعد ازاں LFT اور دیگر متعدد ٹیسٹ رپورٹیں شوکت خانم سے رزلٹ لے کر بذریعہ ساجد مختار (سٹیٹ فارما) نشتر ہسپتال ملتان بھجوائیں تو وہاں کے ڈاکٹروں نے پوچھا کہ بچی کو کونسی بیماری ہے۔ یعنی بچی بالکل ٹھیک ہے۔ اسے کوئی بیماری نہیں ہے۔ فدوی کی تمام پریشانیاں ختم ہوگئیں۔ اس کے بعد سالانہ عرس مبارک پر بندہ صاحبزادہ قبلہ پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب کا بیعت ہوگیا۔

میری تکلیف کو سمجھنا آسمان سے پرواز کرتے آنا اور میری تکلیف کا علاج کرنا انہی کی شان ہے۔ مولانا رومؒ نے کیا خوب فرمایا۔

آنکہ واقف گشت بر اسرارِ ہو
سر مخلوقات چہ بود پیش او
آنکہ بر افلاک رفتارش بود
بر زمیں رفتن چہ دشوارش بود
بانگ مظلومان زہر جا بشنوند
آں طرف چوں رحمت حق می دوند

ترجمہ:۔

1- جو اللہ تعالیٰ کے راز سمجھ گیا تو دنیا کے بھید اس کے سامنے کیا حقیقت رکھتے ہیں۔

2- جو آسمانوں کی سیر کرنے والا ہو زمین پر چلنا اس کیلئے کیا دشوار ہے۔

3- وہ ہر جگہ سے مظلوموں کی آواز سنتے ہیں اور رحمت حق کی شکل میں تیزی سے وہاں جاتے ہیں۔

کرامت نمبر 56

دعا سے شفا

معراج دین ساکن ڈی ٹائپ کالونی سمندری روڈ فیصل آباد بیان کرتے ہیں کہ 1997ء میں بندہ بہت بیمار ہو گیا۔ دن بدن کمزوری بڑھتی گئی حتیٰ کہ بھوک بالکل ختم ہو گئی اس طرح خوراک بہت کم ہو گئی۔ ایک دن صوفی محمد طفیل مہتمم جامعہ چراغیہ رضویہ ڈی ٹائپ فیصل آباد نے مجھے کہا کہ چلو حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضری دیں۔ بیماری پر خرچ اور کاروبار بند ہونے کی وجہ سے میرے پاس کرائے کیلئے بھی پیسے نہ تھے۔ صوفی صاحب نے کہا کہ آپ کرائے کی فکر نہ کریں آپ تیاری کریں کرائے کا بندوبست میں خود کر لوں گا۔

آپ کہروڑ پکا شریف قبلہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے صوفی صاحب نے میری بیماری کا ذکر کیا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ حضرت قبلہ کسی اور ہی سوچ میں ہیں۔ بظاہر آپ نے صوفی طفیل کی بات پر توجہ نہ فرمائی اسی طرح تقریباً پندرہ منٹ گزر گئے۔ میں سوچ رہا تھا کہ بیماری سخت ہے موت قریب آ رہی ہے اس لئے حضرت قبلہ بھی توجہ نہیں فرما رہے۔ انہی خیالات میں میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ صوفی صاحب نے میرے آنسو دیکھ کر دوبارہ حضرت قبلہ

کی خدمت میں عرضی پیش کی کہ حضور معراج بہت بیمار ہے اور رو رہا ہے۔ حضرت قبلہ نے نگاہِ کرم اٹھائی اور فرمایا! ''اسے کچھ نہیں ہوا۔ جاؤ جا کر لنگر کھاؤ''۔ اس سے قبل میری کیفیت یہ تھی کہ بھوک بالکل ختم ہو چکی تھی لقمہ حلق سے نیچے اتارتے خوف آتا تھا۔ جسم سوکھ کر کانٹا ہو چکا تھا۔ جب حضرت قبلہ نے فرمایا کہ اسے کچھ نہیں تو میں نے ایک صحت مند شخص کی طرح کھانا کھایا۔ میں پانچ روٹیاں کھا گیا اور مزید کھانے کو جی چاہ رہا تھا۔

جب ہم فیصل آباد آنے لگے اور اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا! معراج اب طبیعت کیسی ہے؟ میں نے عرض کیا! حضور اب تو آپ کا یہ غلام بالکل صحت مند ہے پانچ روٹیاں کھا گیا ہوں اور مزید کھا سکتا ہوں۔ طبیعت بالکل ہشاش بشاش ہے۔ میری بقیہ زندگی آپ کی بدولت ہے۔ حضرت قبلہ کی ایک نظر سے مجھے نئی زندگی عطا ہوگئی اور میں صحت مند زندگی گزار رہا ہوں۔

میرا بیماری میں رونا اور ان کا کرم فرمانا مجھے نئی زندگی عطا کرنے کے مترادف ہیں۔ اس قوت کو مولانا روم ؒ نے اس طرح بیان فرمایا۔ میرا رونا اس طرح تھا۔

اے چراغ آسماں رحمت حق بر زمیں
نالہ من گوش دار و مدرد حال من ببیں

ترجمہ:۔ اے آسمان کے چراغ اور زمین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت۔ میرا رونا سن اور میرا دردمند حال دیکھ۔

کرامت نمبر 57
سر درد ختم

محمد نعیم طفیل وٹو محلہ عثمان غنی داخلی عبداللہ ٹاؤن دیپالپور ضلع اوکاڑہ بیان کرتے ہیں کہ جون 2003ء کا واقعہ ہے کہ میری بڑی بیٹی جو کہ Fourth Year بی اے کی طالبہ ہے اس کے

سر میں صبح کے وقت شدید درد ہو جاتا تھا۔ میں نے شہر کے تمام ڈاکٹروں اور حکیموں سے علاج کروایا لیکن بیٹی کو آرام نہ آیا۔ اس کے بعد 2 ماہ تک ڈاکٹر حامد رؤف میڈیکل سپیشلسٹ ساہیوال سے علاج کروایا۔ 3 ماہ پروفیسر نوید اشرف نیورو سرجن جنرل ہسپتال لاہور کا علاج رہا لیکن آرام نہ آیا۔

بندہ بچی کے معاملے میں بہت پریشان تھا میری بچی کی کلاس فیلو اور رانا سیف اللہ کی بھتیجی نے قبلہ حضور کے متعلق بتایا کہ ان کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کریں میں نے اسی وقت آستانہ عالیہ پر ساہیوال فون کیا تو میجر ہدایت اللہ نے بتایا کہ آپ حضرت آج دن 2 بجے ساہیوال پہنچ رہے ہیں۔ میں وقت مقررہ پر حاضر خدمت ہو گیا۔ میری بیوی اور بیٹی میرے ہمراہ تھیں۔ قبلہ حضور نے بچی کو دم کیا اور ایک لکڑی دی کہ اس کا ہار بنا کر بچی کی گلے میں ڈال دیں جب لکڑی خشک ہو جائے تو اتار کر پانی میں بہا دیں۔ اللہ کے فضل و کرم اور قبلہ کی دعا سے بچی مکمل طور پر صحت یاب ہو گئی اور اسے پھر یہ تکلیف کبھی نہ ہوئی۔ اس کے بعد 6 دسمبر 2003ء کو میں حضرت قبلہ کا بیعت ہو گیا۔

یہ واقعہ میرے لئے بالکل نئی چیز تھی کیونکہ تمام ڈاکٹر اور سپیشلسٹ عاجز تھے لیکن اک مرد قلندر نے بچی کو ٹھیک کر دیا میں سوچتا ہوں۔

الٰہی سحر ہے پیران خرقہ پوش میں کیا
کہ اک نظر سے جوانوں کو رام کرتے ہیں

(علامہ اقبالؒ)

کرامت نمبر 58
درد گردہ ختم

1993ء میں حضرت قبلہ Z بلاک طارق بن زیاد کالونی ساہیوال میں تشریف فرما تھے۔ نماز عصر کے بعد ملک سردار صاحب مالک ملک آئل ملز ساکن Y بلاک اپنے بیٹے کو لے کر

حاضر خدمت ہوئے اس کو گردہ کی سخت تکلیف تھی وہ نوجوان ماہئی بے آب کی طرح تڑپتا تھا اور یہ تکلیف دیکھی نہ جاتی تھی۔ حضرت قبلہ نے اسے آستانہ عالیہ کے سامنے پلاٹ میں گھاس پر لٹا کر دم کیا اور دائیں مٹھی زمین کی طرف تین بار جھٹکی۔ آپ نے نوجوان سے پوچھا کہ اب کیسا محسوس کرتے ہو۔ اگرچہ نوجوان پرسکون تھا لیکن اس نے بتایا کہ تھوڑا درد ہے۔ آپ نے یہی عمل دہرایا تو نوجوان بالکل صحت مند ہو کر کھڑا ہو گیا۔ ملک سردار صاحب بچے کو دیکھ کر خوش تھے وہ گھر چلے گئے۔ اس کے بعد باقاعدہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہونے لگے۔ قبلہ نے کرم فرمایا کیونکہ ملک صاحب بطور سوالی آئے تھے۔

ہم پاپی شرمندہ جھوٹا بھریا نال گناہاں
ہکو آس تساڈے در دی نہ کوئی ہور پناہاں

کرامت نمبر 59

دربار رسالت سے حکم بیعت

سید عبدالحمید شاہ بخاری (پٹواری) کڈھ والا روڈ، منڈی یزمان بیان کرتے ہیں کہ میں پیرو مرشد کا متلاشی تھا۔ ایک رات خواب میں مدینہ شریف کی حاضری نصیب ہوئی۔ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ سے حکم ہوا کہ حضرت قبلہ سید چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتی ؒ کی غلامی اختیار کرو۔ میں عرض کرتا ہوں کہ میں تو حضرت قبلہ کی شکل وصورت اور رہائش سے ناواقف ہوں۔ اسی دوران مجھے کہروڑ پکا شریف میں آپ کی زیارت کرائی گئی۔ اس کے بعد میں نے آپ کی بیعت اختیار کی۔

شاہ صاحب کے بعد آپ کے بیٹے شاہ جہاں اور شاہ زمان بیعت ہوئے۔ شاہ صاحب نے اپنے مکان کے سامنے نہر اور سڑک کے کنارے ایک چھوٹی سی خوبصورت مسجد بنوائی

ہے جو کہ قبلہ کا فیض عام ہے۔

سیّد عبدالحمید شاہ صاحب نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتیؒ کا پتہ پوچھا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرم فرمایا۔

مولانا عبدالحق محدث دہلویؒ نے کیا خوب کہا۔

اگر از حسرت دنیا و عقبیٰ آرزو داری
بدرگاہش بیا و ہرچہ می خواہی تمنا کن

ترجمہ:۔ اگر تجھے دنیا کی حسرت یا آخرت کی آرزو ہے تو بارگاہ رسالت مآب میں ﷺ حاضر ہوا اور جو چاہتا ہے مانگ۔

کرامت نمبر 60

اطاعت مرشد کی ضرورت

حاجی محمد رمضان مکان نمبر 42 گلی نمبر 1، نواب کالونی اوکاڑہ بیان کرتے ہیں کہ 1985ء میں بندہ نے ارادہ کیا کہ اپنے بڑے بیٹے محمد سلیم کو روزگار کیلئے بیرون ملک بھیجا جائے۔ ہم نے ویزا کے حصول کی کوشش کی۔ جب یہ بات چیت مکمل ہوگئی تو بندہ حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضرت دعا فرمائیں کہ بچہ عراق جا کر کمائی کر کے خیریت سے گھر آئے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ تم تمام کاروائی مکمل کرنے کے بعد آئے ہو لیکن میں اس کے عراق جانے کے حق میں نہیں ہوں۔

بندہ نے حضرت قبلہ کی منت سماجت شروع کر دی کہ قبلہ ہم نے خاصی رقم خرچ کر دی ہے دعا فرما کر اسے اجازت مرحمت فرمادیں۔ قبلہ نے فرمایا کہ تم فضول ضد کر رہے ہو میں اس کے حق میں نہیں ہوں۔

طاعت من طاعت و حمد خداست

تا نہ پنداری کہ حق از من جداست

ترجمہ:۔ میری اطاعت اللہ تعالیٰ کی حمد اور اطاعت ہے تاکہ تو یہ نہ سمجھے کہ حق مجھ سے علیحدہ ہے۔

جب میں نے مزید اصرار کیا تو آپ نے فرمایا ٹھیک ہے تم ضد پوری کرلو اسے بھیج دو۔ بچے کو عراق پہنچے چند روز گزرے تھے کہ عراق کی ایران سے جنگ چھڑ گئی۔ بچے کو ملازمت تو کیا ملنی تھی دو تین ماہ تک بچے کی خیریت کی اطلاع بھی موصول نہ ہوئی۔ تمام گھر والے مجھے کوس رہے تھے کہ تم نے حضرت قبلہ کی خواہش کے برعکس بچے کو عراق بھیجا اس لئے یہ تمام مشکلات درپیش ہیں۔ آخر کافی انتظار کے بعد شرمندگی کے عالم میں حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ حضرت بچہ جب سے گیا ہے اس کی خیریت کی اطلاع ہی نہیں آئی۔ کوئی خط یا ٹیلیفون وصول نہیں ہوا تمام گھر والے سخت پریشان ہیں۔ دعا فرمائیں کہ بچے کی خیریت کی خبر موصول ہو۔ دعا کروا کے گھر گیا تو اگلے روز دو تین خط اکٹھے موصول ہوئے جس میں جنگ اور تمام حالات لکھے تھے۔ بچہ خط تو باقاعدگی سے لکھ رہا تھا لیکن لڑائی کی وجہ سے ڈاک کا نظام درہم برہم ہو چکا تھا۔ قبلہ نے دعا فرمائی تو وہ تمام خط اکٹھے ہی آ گئے۔ خیریت کی اطلاع تو موصول ہوگئی لیکن اب یہ کھٹکا تھا کہ عراق والے اسے لڑائی کے محاذ پر نہ بھیج دیں دوبارہ حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ حضور دعا فرمائیں کہ بچہ خیریت سے گھر واپس آ جائے قبلہ نے دعا فرمائی اور ایک ماہ بعد بچہ واپس آ گیا۔ ہم نے حضرت قبلہ کے فرمان سے روگردانی کر کے 6 ماہ سخت اذیت میں گزارے اور اچھی خاصی رقم بھی ضائع کی۔

چند ماہ بعد ہم نے قبلہ کی اجازت سے بچے کو سعودی عرب بھیجا تو اس نے وہاں جا کر محنت کی اور اچھی خاصی رقم گھر بھیجی جس سے ہمارے پہلے نقصان کا مداوا بھی ہو گیا اور ہم نے مکان تعمیر کر کے بچوں کی شادیاں بھی کر لیں۔ پیر و مرشد نے میرے سامنے خفیہ راز بیان فرمائے اس پر ہم ان کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے۔ مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

بداں کہ پیر سراسر صفات حق باشد
وگرچہ پیر نماید بصورت بشری

ترجمہ:۔ تو جان لے کہ مرشد، مکمل طور پر صفات حق کا مظہر ہے اگرچہ صورت بشری میں پیر نظر آتا ہے۔

کرامت نمبر 61

گاڑی مرمت کیلئے رقم

محمد نعیم طفیل وٹو محلہ عثمان غنی داخلی عبداللہ ٹاؤن دیپالپور ضلع اوکاڑہ بیان کرتے ہیں کہ 9 نومبر 2002ء کو میری گاڑی ٹویوٹا ہائی ایس کا ایکسیڈنٹ ہوگیا۔ مجھے اس کی اطلاع ملی تو بہت پریشان ہوگیا کیونکہ میرے پاس اس کی مرمت کیلئے کوئی رقم نہ تھی۔ ظہر کی نماز کے بعد میں تصور شیخ کرتے ہوئے اپنی مشکل حضرت قبلہ کی خدمت میں عرض کی اور عرض کیا کہ میری مشکل میں دستگیری فرمائیں۔ صبح کے وقت میرا ایک قریبی عزیز میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ پریشان نہ ہوں۔ مجھے ایک لاکھ روپیہ دیا اور کہا کہ آپ گاڑی بنوائیں اور 6 ماہ بعد مجھے رقم واپس کردیں۔ میں نے اللہ تعالیٰ اور پیر و مرشد کا شکریہ ادا کیا اور گاڑی مرمت کروالی۔

مجنون و پریشان تو ام دستم گیر
سرگشتہ و حیران تو ام دستم گیر
ہر بی سرپای دستگیری دارو
من بے سروپای تو ام دستم گیر

ترجمہ:۔

1- میں تیرا مجنون اور پریشان ہوں مدد فرمائیں۔ میں حیران و پریشان ہوں مدد فرمائیں۔

2- ہر کمزور کا کوئی سہارا ہوتا ہے میرا سہارا تو آپ ہی ہیں مدد فرمائیں۔

کرامت نمبر 62
سایہ کی تکلیف ختم

ڈاکٹر افتخار خاں ایم بی بی ایس ساہیوال کی اہلیہ محترمہ کو سائے کی تکلیف تھی ۔ انہیں دورہ پڑتا اور بے ہوش ہو جاتیں اور یہ دورہ گھنٹوں رہتا۔ انہوں نے بہت سے عاملوں اور پیروں سے علاج کروایا لیکن مکمل صحت یاب نہ ہوئی ۔ L-9/134 نذر شاہ کے پاس گئے تو انہوں نے سات مختلف کنوؤں کا پانی منگوایا۔ آج کل تو ایک کنواں ملنا مشکل ہے مرتا کیا نہ کرتا۔ کوشش کر کے سات کنوؤں کا پانی انہیں مہیا کیا انہوں نے پڑھ کر دیا اس سے دو ماہ کا عارضی افاقہ ہوا۔

اس کے بعد ایک دفعہ صبح کو دورہ پڑا ظہر تک ہوش نہ آئی کسی آدمی نے بتایا کہ چیچہ وطنی میں ایک عیسائی علاج کرتا ہے۔ ہم اس کے پاس جانے کو تیار تھے کہ مرزا انور بیگ عرائض نویس محلہ تلیانوالہ نے بتایا کہ تم چیچہ وطنی ایک غیر مسلم کے پاس جا رہے ہو۔ طارق بن زیادہ کالونی میں میجر ہدایت اللہ کے پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی ؒ کی خدمت میں جاؤ وہ اللہ والے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ آرام دے گا۔ چنانچہ شیخ ظفر عرائض نویس کا بیٹا انہیں لے کر آستانہ پر حاضر ہو گیا۔ حضرت قبلہ میرے ساتھ (راقم) موٹر سائیکل پر بیٹھ کر ان کے گھر Y بلاک میں گئے۔ ہم لوگ بیٹھک میں بیٹھ گئے اور حضرت قبلہ اندر تشریف لے گئے ایک دو منٹ کے بعد آپ مسکراتے ہوئے واپس تشریف لے آئے اندر جا کر آپ نے مسز افتخار کو صرف اتنا فرمایا کہ بیٹا اٹھ کر بیٹھو اور وہ فوراً ہوش میں اٹھ کر بیٹھ گئیں۔

ڈاکٹر افتخار کے بھائی ماسٹر اشتیاق اس وقت اپنے بھائی کے گھر موجود تھے قبلہ نے انہیں پانچ ہفتے تک پینے کیلئے پانچ تعویذ عنایت کیے۔ آج تقریباً 10 سال گزر گئے ہیں دوبارہ یہ تکلیف نہیں ہوئی اور وہ مکمل طور پر صحت یاب ہیں ۔ سچ ہے بزرگوں کے پاس دوا و ضیاء دونوں

نعمتیں ملتی ہیں۔مولانا روم ؒ فرماتے ہیں۔

اگر چراغ نداری از و چراغ بخواہ

وگر عقار نداری از و عقار بجو

ترجمہ:۔ اگر تیرے پاس چراغ نہیں تو ان سے چراغ مانگ اور اگر تیرے پاس دوائی نہیں تو ان سے دوائی کا سوال۔

کرامت نمبر 63

لجپال مرشد

مہوش چراغوی فرید ٹاؤن ساہیوال بیان کرتی ہیں کہ 9 دسمبر 2002ء ماہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے کہ گھر میں کام بہت تھا کیونکہ عید الفطر کی آمد تھی اور عید پر گھر کی صفائی کا خصوصی اہتمام ہوتا ہے۔سوچا کہ صفائی کرتی رہوں اور اس کے ساتھ شامی کباب کا مصالحہ بھی تیار ہوجائے اس طرح ایک وقت میں دو کام ہوجائیں گے اور وقت کی بچت ہوجائے گی۔ Cooker میں قیمہ،دال اور مصالحہ ڈال کر ککر بند کر کے چولہے پر رکھ دیا اور دل میں حضرت قبلہ کو عرض کیا کہ حضور یہ آپ کے سپرد ہے۔یہی میرا معمول ہے کیونکہ مجھے اپنی مہارت کی بجائے پیرومرشد کے کرم پر مکمل اعتماد ہے اور آپ کے حوالے کرنے سے کھانا بہت لذیز بنتا ہے۔

کام کی زیادتی کی وجہ سے یہ بات بالکل ذہن سے اتر گئی کہ شامی کباب کا مصالحہ چولہے پر رکھا ہوا ہے۔پانچ گھنٹے بعد خیال آیا کہ مصالحہ چولہے پر رکھا تھا۔بھاگ کر چولہے کی طرف گئی تو دیکھا کہ ککر جل کر سیاہ ہو چکا تھا سوچا کہ مصالحہ بھی جل کر راکھ بن گیا ہوگا۔فوراً قبلہ کی طرف ذہن گیا کہ حضور یہ مصالحہ آپ کے حوالے کیا تھا۔پریشانی کے عالم میں کانپتے ہاتھوں سے ککر کا ڈھکنا اٹھایا تو دیکھا کہ تمام پانی خشک ہو چکا تھا۔ککر بے شک سیاہ ہوگیا تھا قیمہ جیسے فریزر سے نکلنے کی صورت

میں نکال کر رکھا تھا اس طرح ٹکیہ سلامت تھی۔ قیمہ اور مصالحہ صحیح سلامت دیکھ کر میری آنکھوں میں خوشی کے آنسو آ گئے اور میرے منہ سے بے ساختہ یہ الفاظ نکلے "میرا پیر بڑا لج پال"۔

کاملاں از دور نامت بشنوند
تا بقعر نار و پودت در روند
حال تو دانند یک یک موبمو
زانکہ پر بودند از اسرار ہو

ترجمہ:۔ اولیائے کاملین دور سے عرض سن لیتے ہیں اور ہر جگہ پہنچ جاتے ہیں وہ تیرے ہر حال اور بال کی حقیقت سے واقف ہیں کیونکہ وہ اسرار الٰہی سے پُر ہیں۔

یہ واقعہ میں نے تمام لوگوں کو بتایا اور جب شامی بنائے گئے تو اتنے لذیذ کہ ساری زندگی ایسے شامی نہیں کھائے البتہ حسرت ہے کہ پھر کبھی ایسے لذیذ شامی نصیب ہوں۔

کرامت نمبر 64

تپ دق سے نجات

شیخ عبدالحق شاہد ساکن محلہ اراعیاں نزد پانی والی ٹینکی متصل تھانہ فتح شیر ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ 1958ء میں دسویں جماعت میں پڑھتا تھا کہ ڈاکٹروں نے مجھے بتایا کہ مجھے تپدق کا مرض لاحق ہے۔ تپدق کا نام سن کر تمام گھر والے بہت متفکر ہو گئے۔ حضرت قبلہ صاحب کی خدمت میں اپنی پریشانی کا ذکر کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور ہم اس موذی مرض کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے آپ ہی کرم فرمائیں۔ حضرت قبلہ صاحب نے فرمایا کہ صبح آنا پھر بتائیں گے۔ صبح حاضر خدمت ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تپ دق وغیرہ کچھ نہیں ہے جاؤ اپنا شک دور کرنے کے لئے کسی لیبارٹری سے معائنہ کروالو۔ میں نے جب خون اور چھاتی کا معائنہ کروایا تو تپ دق

کے جراثیم ختم ہو چکے تھے۔ آج اس واقعہ کو تقریباً پچاس سال ہو گئے ہیں۔ قبلہ کی دعا سے تپ دق تو کیا کبھی بخار بھی نہیں ہوا۔ شیخ صاحب نے عرض کیا۔

میں بے جانا اوگنھارا لائق نہیں جمالاں
تینوں سب توفیقاں حضرت نیک کرو بدحالاں

کرامت نمبر 65

ٹیوب ویل ٹھیک ہو گیا

ذکیہ نواب موضع تلہ کمبوہ تحصیل دیپالپور بیان کرتی ہیں کہ ہم لوگ کاشتکار ہیں اور ٹیوب ویل آب پاشی کا اہم ذریعہ ہے۔ ہمارے ٹیوب ویل کا بور خراب ہو گیا۔ پانی نہ ہونے کی وجہ سے فصل خشک ہو گئی۔ والد صاحب نے ٹیوب ویل ٹھیک کروانے کے لئے بنک سے ایک لاکھ روپے قرضہ لیا۔ کنواں پکا کروایا تاکہ ٹیوب ویل محفوظ رہے اور ہم دیر تک ٹیوب ویل سے پانی لگاتے رہیں۔ ایک ماہ تک مستری مزدور کام کرتے رہے اُن کی مزدوری اور کھانے پر بہت خرچ ہوا۔ ٹیوب ویل کا نیا بور کھودا گیا۔ رات کو بور ٹھیک کر کے سوتے اور صبح کو بور بیٹھ جاتا۔ تین مختلف مستری بلائے ان سب نے اپنی پوری مہارت کا مظاہرہ کیا لیکن بور کامیاب ہوتا دکھائی نہ دیا۔ سب لوگ مایوس ہو گئے اور کہنے لگے کہ پائپ باہر کھینچ لیں۔ میرے والد صاحب اور سب گھر والے سخت پریشان تھے کہ اب ہم کیا کریں گے۔ قرضہ بھی خرچ ہو گیا اور ٹیوب ویل بھی جاری نہ ہو سکا۔

میں نے والد صاحب کو کہا کہ آپ ابھی پائپ نہ نکالیں مجھے اپنے پیر و مرشد حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی ؒ گیلانی نقشبندی جماعتی کی خدمت میں عرض کر لینے دیں۔ پھر انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ ہم نے حاضر ہو کر تمام ماجرا عرض کیا حضور نے آنکھیں بند کیں۔ حاضرین میں سے ایک پیر بہن نے عرض کیا کہ حضرت سو گئے ہیں اس لئے بعد میں عرض کرنا۔ میں نے کہا کہ

حضرت قبلہ تو ہمارے ٹیوب ویل کا جائزہ لے رہے ہیں۔ کچھ دیر بعد حضرت قبلہ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا گھبراؤ نہیں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ آپ نے دعا فرمادی اور ہم واپس گھر پہنچے تو بور ٹھیک ہو چکا تھا اور تمام گھر والے خوشی مناتے ہوئے حضرت قبلہ کو دعائیں دے رہے تھے۔

کرامت نمبر 66

کٹی انگلیاں جڑ گئیں

طارق محمود نقشبندی ساکن وہاڑی بیان کرتے ہیں کہ 12 دسمبر 2003ء کا واقعہ ہے کہ ان کا ہاتھ آراء مشین میں آ گیا جس کی وجہ سے ان کے ہاتھ کی دو انگلیاں اور انگوٹھا کٹ گیا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ اب انگلیاں نہیں جڑ سکتیں۔ لیکن جب مجھے آپریشن تھیٹر میں لے جایا گیا تو میں نے قبلہ کا تصور کر کے مراقبہ شروع کر دیا اور تصوراتی دنیا میں اپنا ہاتھ حضرت قبلہ کی طرف بڑھاتے ہوئے عرض کیا کہ حضرت آپ میری انگلیاں جوڑ دیں۔ قبلہ نے فرمایا کہ بھائی آپ ٹھیک ہو جائیں گے آپ کو کچھ نہیں ہوگا۔

قبلہ کا اتنا فرمانا تھا کہ میں بے ہوش ہو گیا جب مجھے ہوش آئی تو ڈاکٹر صاحبان مبارک دے رہے تھے کہ بھائی تمہاری انگلیاں جڑ گئی ہیں۔ یہ سب میرے حضرت قبلہ کی دعا سے ہوا جنہوں نے مجھے فرمادیا تھا کہ تمہیں کچھ نہیں ہوگا۔

کرامت نمبر 67

پرچی کی لعنت

ماسٹر تصور احمد خانیوال بیان کرتے ہیں کہ 13 نومبر 2002ء کو ہمارے محلے کا سرفراز نامی سنار میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ماسٹر جی، آپ نمازی آدمی ہیں پیر و مرشد کے ماننے والے

ہیں میرا ایک چھوٹا سا کام کر دیں۔اس کے بعد اس نے پرائز بانڈ کی چند پرچیاں مجھے تھما دیں اور کہا کہ ان میں سے کسی پرچی پر نشان لگا دیں تا کہ میرا انعام نکل آئے۔میں نے پرچیاں لے لیں اور رات کو سونے سے پہلے دو پرچیوں پر نشان لگا دیئے۔خواب میں حضرت قبلہ تشریف لائے اور فرمایا "یہ دنیا زہر کے کانٹے ہیں اور دولت دنیا سانپ اور بچھوں کا بچھونا ہے۔انہیں ہاتھ نہ لگانا" آپ کا ارشاد گرامی ہے۔

چراغ نے جو کچھ دیکھا ہے جو جانا ہے جو سمجھا ہے
یہ دنیا زہر کے کانٹے ہیں مت الجھو تم ان خاروں میں

صبح سکول جانے کی تیاری کر رہا تھا کہ رات والا خواب یاد آگیا۔ میں نے جا کر پرچیاں اٹھائیں تو میری حیرانگی کی انتہا نہ رہی کہ پرچیوں پر لگے ہوئے نشانات کی جگہ پر دو بچھو موجود ہیں۔میں نے ان بچھوؤں کو اپنی اہلیہ کے سامنے مار دیا اور رات والا خواب بھی اسے سنایا۔ یہ واقعہ سن کر ہمارے محلے کے بہت سے لوگ پرچی کی وباء سے تائب ہو گئے۔

کرامت نمبر 68

دیرینہ مرض سے شفا

شاہد اقبال قریشی خانیوال بیان کرتے ہیں کہ 2002ء کا واقعہ ہے کہ میں ایک عجیب و غریب بیماری میں مبتلا ہو گیا یعنی مجھے معدے کا السر ہو گیا۔کچھ لوگوں نے بیرونی اثرات کا اثر قرار دیا۔ڈاکٹروں نے مجھے Liquid Food استعمال کرنے کو کہا۔جسمانی کمزوری بڑھتی گئی۔ اسی اثناء میں چک نمبر 16-V خانیوال کے ندیم اصغر نے مجھے بتایا کہ ہمارے پیرو مرشد سیّد چراغ النبی شاہ صاحب ایک مستند حکیم اور اللہ والے ہیں ان کی خدمت میں حاضری دیں اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے گا۔ہم حاضر خدمت ہوئے ،کھانے کے وقت گوشت روٹی آئی تو ڈاکٹر کی نصیحت کے

مطابق میں نے روٹی کے ٹکڑے شوربے میں بھگو کر کھائے، کھانے کے بعد ایک بزرگ ٹرے میں چائے کے بڑے بڑے کپ لئے تشریف لائے۔ یہ بزرگ دیکھنے میں کمزور لیکن روشن چہرہ، خندہ پیشانی اور چہرے پر کمال طمانیت تھی۔ ہم احتراماً کھڑے ہوگئے۔ آپ کمال شفقت سے پیش آئے جو کہ تصنع سے پاک تھی۔ آپ نے ہمیں بیٹھنے کو کہا۔ ندیم نے میری بیماری کا ذکر کیا تو آپ نے نبض دیکھ کر فرمایا کہ آپ کو کوئی تکلیف نہیں تمام اعضائے رئیسہ صحیح کام کر رہے ہیں آپ بالکل پریشان نہ ہوں۔ میری توجہ دوسری طرف گئی تو آپ نے فوراً فرمایا! اس وقت آپ پر کسی چیز کا اثر نہیں آپ ہرگز پریشان نہ ہوں۔ میری مزید تسلی کیلئے زور دیتے ہوئے فرمایا! اللہ کی قسم آپ پر کسی چیز کا اثر نہیں نہ ہی جسمانی تکلیف ہے۔ جہاں سے چاہیں ڈاکٹر سے معائنہ کروالیں۔ حضرت قبلہ کی شخصیت نہایت روحانی، سادہ، بناوٹ اور تصنع سے مبرا اور کلمات قدسیہ سادہ مگر کمال اثر انگیز تھے۔ میں نے آپ کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ہر لفظ کو من وعن تسلیم کیا۔ آپ سے ملاقات اور بات چیت کے بعد اپنے اندر ایک واضح تبدیلی محسوس کی اور اپنے اندر نیا جذبہ محسوس کیا۔ اس کے بعد میں نے ہر قسم کا ڈاکٹری علاج ختم کر دیا۔ آپ نے فرمایا خوش رہو، شاد رہو۔

اس کے بعد قبلہ نے تصوف کے متعلق میرے چند سوالات کا جواب دیا اور فرماتے رہے کچھ اور پوچھو۔ آپ نے فرمایا جس طرح دنیاوی نظام حکومت ہے اور اس کے قوانین وضوابط ہیں اسی طرح نظام باطن ہے جو اولیاء اللہ چلاتے ہیں اور ان کا آڈٹ بھی ہوتا ہے۔

اس مختصر مگر جامع ملاقات کے بعد میں تندرست ہو گیا میری روحانی اور جسمانی بیماریاں دور ہو گئیں اور میں نے آپ کی بیعت اختیار کر لی۔ آپ کے ملفوظات عالیہ اب تک میرے دل و دماغ میں گونج کر میرے ضمیر کو بیدار کر رہے ہیں آپ کے ارشادات عالیہ کے متعلق مولانا روم" فرماتے ہیں۔

علم فقہا از شرع و سنت باشد
حکم حکما میان حجت باشد
لیکن سخنان اولیائے ملکوت
از کشف و عیاں نور حضرت باشد

ترجمہ:۔ فقہا کا علم سنت اور شریعت کے مطابق ہوتا ہے۔ دانش مندوں کا قول و دلیل پر مبنی ہوتا ہے لیکن اولیائے کاملین کے ارشادات کشف اور نور نبی ﷺ پر مبنی ہوتے ہیں۔

کرامت نمبر 69

دل کا سوراخ بند ہو گیا

سیّد محمد ظاہر شاہ بہاولپور بیان کرتے ہیں کہ میرے ایک دوست محمد صادق خاں گرداور قانونگو کے بیٹے شہروز کے دل میں پیدائشی طور پر سوراخ تھا۔ والدین نے بچے کو علاج کیلئے وکٹوریہ ہسپتال میں داخل کروایا۔ بچہ دل کے وارڈ میں ایک ماہ تک زیر علاج رہا لیکن اسے کوئی افاقہ نہ ہوا۔ بالآخر ڈاکٹروں نے مجبور ہو کر والدین کو مشورہ دیا کہ آپ اسے کراچی لے جائیں۔ صادق خاں قانونگو کے پاس اتنی رقم نہ تھی کہ کراچی جا کر علاج کا خرچ برداشت کر سکے۔ اس نے سوچا کہ رہائشی مکان فروخت کر کے بچے کا علاج کروایا جائے۔

اسی دوران اس کی ملاقات بندہ (سیّد محمد ظاہر شاہ) سے ہوئی اس نے بچے کی بیماری اور مالی وسائل کی کمی کا ذکر کیا۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ بچہ وکٹوریہ ہسپتال کے مشہور و معروف ماہر امراض قلب ڈاکٹر محمد اشرف اور ڈاکٹر غلام مصطفیٰ کے زیر علاج رہا ہے لیکن وہ لوگ بے بس دکھائی دیتے ہیں اور انہوں نے کراچی سے علاج کا مشورہ دیا ہے۔ (ڈاکٹر اشرف ملتان تبدیل ہو چکے ہیں لیکن ڈاکٹر غلام مصطفیٰ ابھی تک وکٹوریہ ہسپتال میں متعین ہیں) میں نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا

کہ آپ دنیاوی ڈاکٹروں سے علاج کرا چکے اب آپ میرے مشورہ سے ایک روحانی شخصیت کی خدمت میں حاضر ہو کر بچے کو پیش کریں۔

بچے کے والد محمد صادق نے میرا مشورہ قبول کیا اور ہم بچے کو لے کر جولائی 1995ء میں کہروڑ پکا شریف حضرت قبلہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ہمیں حوصلہ دیا بچے کو دم کیا دعا فرمائی اور ایک تعویذ عنایت فرمایا۔ حاضری کے وقت بچہ بے چینی اور تکلیف کا شکار تھا لیکن حاضری کے بعد بچہ میں واضح تبدیلی آگئی۔ بچہ پرسکون ہو گیا اور اس کی تکلیف میں کمی کے آثار نمایاں ہو گئے۔ حضرت قبلہ نے ارشاد فرمایا کہ بچے کو کسی قسم کی دوائی نہیں دینی۔ فوری طور پر تمام دوائیاں بند کر دو۔ چند روز تک بچے کا مشاہدہ کرنے کے بعد اپنی اور گھر والوں کی تسلی کیلئے ہم بچے کو لے کر وکٹوریہ ہسپتال گئے ڈاکٹروں نے ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ کیا اس کے بعد انہوں نے بتایا کہ بچے کے دل کا سوراخ بند ہے چونکہ ڈاکٹر بچے کی پہلی حالت سے واقف تھے اور موجودہ تبدیلی ان کے لئے نا قابل یقین تھی۔ بچہ ان کے سامنے تھا اس لئے ماننے بغیر چارہ نہ تھا۔ اب بچہ بالکل ٹھیک ہے۔ مولانا روم ؒ فرماتے ہیں۔

گفت پیغمبر کہ شیخ رفتہ پیش

چوں نبی باشد میانِ قوم خویش

ترجمہ:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ گزشتہ اولیاء اپنی قوم مین نبی کی طرح ہوتے ہیں۔

ظاہر شاہ صاحب نے بچے کا علاج چاہا تو قبلہ حضور نے کرم فرماتے ہوئے اس کے دل کا سوراخ بند کر کے صحت عطا فرمائی۔

کرامت نمبر 70

حادثہ سے بچاؤ

محمد امین ولد محمد صدیق بھٹہ تلہ کمبوہ تحصیل دیپالپور بیان کرتے ہیں کہ 1990ء کا

واقعہ ہے کہ میں اپنے گاؤں تلہ کمبوہ سے موٹر سائیکل پر دیپالپور آ رہا تھا۔ میری والدہ محترمہ میرے پیچھے بیٹھی تھیں۔ میں ایک نہر کے پل سے گزر رہا تھا کہ موٹر سائیکل کا ٹائر پھسلا اور موٹر سائیکل نے نہر کی راہ لی۔ خوف سے میری آنکھیں بند ہو گئیں اور قبلہ کا تصور قائم ہوا۔ آنکھیں کھولیں تو کیا دیکھتا ہوں کہ موٹر سائیکل صحیح سالم پل کو پار کر رہی ہے۔ ایسا لگا کہ جیسا کہ کسی نے پکڑ کر موٹر سائیکل کو نہر میں جانے سے روک کر صحیح راستے پر ڈال دیا تھا۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

بنا مرشداں راہ نہ ہتھ آوے
بنا ددھ نہ رجھدی کھیر سائیں

اگلے روز ساہیوال میں آستانہ عالیہ پر حاضری ہوئی گیارہویں شریف کا موقع تھا قبلہ نے صرف اتنا فرمایا کہ "پٹواری صاحب موٹر سائیکل دھیان سے چلایا کرو اونچ نیچ کا خیال رکھا کرو۔"

کرامت نمبر 71

مقدمہ سے چھٹکارا

ماسٹر مبارک علی شاہ خانیوال بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ایک عزیز نے لین دین کے تنازعہ کے متعلق پولیس میں ہمارے خلاف درخواست دی۔ پولیس لین دین کے معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتی تاہم تھانیدار نے فریق ثانی کے ایماء پر والد صاحب کو تھانے میں بلا کر ناشائستہ زبان استعمال کی۔ ہم نے وکیل کے مشورہ سے تھانے دار کے رویے کے خلاف سیشن کورٹ میں درخواست دائر کر دی۔ جب تھانیدار کو اس کا علم ہوا تو اس نے ہمارے خلاف ایف۔آئی۔آر درج کر دی۔

ہم نے اپنا معاملہ حضرت قبلہ کی بارگاہ میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا) جب ہم عدالت میں حاضر ہوئے تو ہم نے عدالت کو تھانیدار کی انتقامی FIR والی

کاروائی سے مطلع کیا۔عدالت نے تھانیدار کو ریکارڈ سمیت طلب کرلیا۔مقررہ پیشی پر ریکارڈ پیش نہ کرنے پر عدالت نے سخت باز پرس کرتے ہوئے ڈی ایس پی کو تفتیش کرنے کا حکم صادر کیا۔اس نے بلاتوقف عدالت کو تحریری رپورٹ دی کہ اس مقدمہ میں FIR درج ہو ہی نہیں سکتی۔مزید برآں تھانیدار کو سخت تنبیہ کرتے ہوئے کہا کہ تم اس مقدمہ سے بچتے دکھائی نہیں دیتے۔ہمارے وکیل نے تھانیدار کی حمایت کی کوشش کی تو عدالت نے اسے بھی جھاڑ پلا دی کہ تمہیں اس معاملہ میں مخل ہونے کی ضرورت نہیں یہ عدالت اور پولیس کا معاملہ ہے۔تھانیدار حالات کی نزاکت جان کر ہمارے وکیل اور دیگر افراد کے ذریعہ منت سماجت اور صلح کے متعلق کوشش کرنے لگا۔

ہم نے حضرت قبلہ کے حکم کے مطابق مقدمہ کی پیروی چھوڑ دی۔تھانیدار کی جان بچ گئی۔بزرگوں کی غلامی سے عزت ملتی ہے۔

مولانا روم ؒ فرماتے ہیں۔

خاک پائے شمس تبریزی ببوس

تا برآری سر ز سعد و اسعدی

ترجمہ:۔ شمس تبریزی کے پاؤں چوم تا کہ تیرا سر نیک بختی سے بلند ہو جائے۔

کرامت نمبر 72
کشتی میں فتح

محمد یٰسین پہلوان سانده خورد لاہور بیان کرتے ہیں کہ میں کشتی کا بہت شوقین تھا اور اکثر کشتی کے مقابلوں میں حصہ لیتا رہتا تھا۔تقریباً 1991ء کا واقعہ ہے کہ ایک کشتی کے میلے میں بجن پہلوان کے ایک نامی شاگرد نے حاضرین کو مقابلے کی دعوت دی چونکہ وہ بہت اچھا پہلوان تھا کسی کو اس کے مقابلے میں آنے کی جرأت نہ ہوئی میرے ساتھ میرا چچازاد پیر بھائی محمد تقی بھی موجود

تھا انہوں نے مجھے کہا کہ پیر صاحب کا نام لے کر اس کا چیلنج قبول کرلو۔ چنانچہ میں نے اس کا چیلنج قبول کیا۔ ہماری ہتھ جوڑی ہوگئی۔ دونوں پہلوانوں نے لنگوٹ پہنے اور میدان میں آ گئے۔

اس پہلوان نے فوراً مجھے داؤ لگا کر نیچے گرایا لیکن میرے پاس ایک بہت بڑا ہتھیار تھا اور وہ تھا ''تصور شیخ'' میں نے پیر و مرشد کا نام لے کر اپنا داؤ لگایا تو وہ پہلوان چاروں شانے چت ہو کر میرے سامنے پڑا تھا۔ منصفین نے فوری طور پر مجھے فاتح اور اسے مفتوح قرار دے دیا۔ پھر کیا تھا تقی خاں اور میرے دوسرے ساتھیوں نے مجھے کندھوں پر اٹھا کر خوشی سے ناچنا شروع کر دیا۔ وہ لوگ ناچ کر خوشی کا اظہار کر رہے تھے لیکن میری آنکھوں میں تشکر کے آنسو تھے جو کہ میں اپنے پیر و مرشد کی بارگاہ میں پیش کر رہا تھا جنہوں نے غیبی امداد سے مجھے فتح سے ہمکنار کیا تھا۔

اس دن سے میرے ذہن میں یہ بات کندہ ہوگئی کہ اولیاء کا ماننے والا کمزور نہیں ہوتا کیونکہ ان کی آمد کے متعلق مولانا روم'' فرماتے ہیں۔

صفت خدای داری چو بسینہ در آئی

لمعان طور سینا ت وزسینہ و انمایی

ترجمہ:۔ جب تو سینہ میں ظہور فرماتا ہے صفت الٰہی سے متصف ہوتا ہے اور سینہ سے طور سینا والا نور چمکتا ہے۔

کرامت نمبر 73

بچھو سے حفاظت

ماسٹر تصویر احمد خانیوال بیان کرتے ہیں کہ میں تہجد کے لئے کھڑا ہوا تو مجھے آواز آئی کہ نیت توڑ کر اس موذی کا خاتمہ کرو۔ میں نے اسے کا وہم تصور کیا اور نماز پڑھنے لگا۔ وہی آواز پھر سنائی دی۔ دائیں بائیں دیکھا لیکن کچھ نظر نہ آیا۔ بالآخر بتی جلا کر دیکھا تو حضرت قبلہ کو مکان کی

چھت پر مسکراتے ہوئے پایا۔ آپ مسکراتے ہوئے فرما رہے تھے کہ اس موذی کو مار دیں۔ میں نے بغور اس سمت میں دیکھا تو جوتوں کی طرف ایک چھوٹا سا سانپ اور سجدہ کی جگہ پر ایک موٹا بچھو پایا۔ میں نے ان دونوں کو ایک بوتل میں بند کر دیا چند دن بعد یہ مر گئے۔

حضرت قبلہ کی نگاہ عنایت سے میں ان دونوں موذی جانوروں سے محفوظ رہا۔ قبلہ فرماتے ہیں۔

تاک میں تیرے دو ہیں لٹیرے دیکھیو تجھ کو لوٹ نہ لیں
بچ نکلا جو ان سے مسافر جان لے منزل پالی رے

کرامت نمبر 74

آگ سے نقصان نہ ہوا

بشیر احمد بسمل چونیاں والے بیان کرتے ہیں وہاڑی سے نقل مقانی کر کے حضرت قبلہؒ نے اپنی رہائش والد گرامی کے پاس چاندنی چوک کہروڑ پکا شریف میں رکھی ہوئی تھی۔ آپ کے چھوٹے بھائی سیّد الطاف حسین بھی ساتھ ہی رہتے تھے۔ آپ نے کاشت کے لئے زمین مزارع کو دے رکھی تھی۔ گندم کی فصل آئی تو حضرت قبلہ نے مجھے حصہ لینے کے لئے ان کے پاس بھیجا۔ مزارع نے خود غرضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کمال ہوشیاری سے مجھے باریک گندم دینی چاہی۔ میں نے کہا کہ میں تو اچھی گندم سے حصہ لوں گا۔ مزارع نے اپنی زیادتی تسلیم کرنے کی بجائے میرے اوپر الزام عائد کر دیا کہ بشیر بسمل نے میرے ساتھ زیادتی اور تلخ کلامی کی ہے اور حصہ لینے سے انکار کر دیا ہے۔ حضرت قبلہؒ کے والد گرامی قبلہ سیّد کرم حسین شاہ گیلانیؒ اور سیّد الطاف حسین شاہؒ نے مجھ سے تفصیل پوچھی تو میں بالکل خاموش رہا۔ حضرت قبلہ نے مجھ سے پوچھا تو میں نے عرض کیا کہ حضور اس ناچیز نے کوئی تلخ کلامی یا بدتمیزی نہیں کی البتہ میں نے صحیح گندم سے حصہ مانگا

ہے۔ جسے یہ لوگ بدتمیزی قرار دے رہے ہیں اور انہیں رنج اس بات کا ہے کہ وہ ناقص گندم دینے میں ناکام ہو گئے ہیں۔

مزارعین نے اپنی انہی چالاکیوں کا تذکرہ سرور خاں لودھی سے کیا تو انہوں نے کہا کہ دونوں فریق شام کو آجائیں تو بات کر لیں گے۔ حضرت قبلہ مجھے ساتھ لے کر سرور خاں لودھی کے ڈیرے پر تشریف لے گئے۔ مزارعین نے سوچی سمجھی سکیم کے تحت وہی پرانی کہانی بیان کی کہ بشیر بسمل نے بدتمیزی کرتے ہوئے حصہ لینے سے انکار کیا ہے۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ میں نے بشیر سے اپنی تسلی کر لی ہے اس نے کسی قسم کی زیادتی نہیں کی لہٰذا اس کی صفائی میں خود دوں گا۔ ڈیرے پر آگ کے کچھ انگارے پڑے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا میں یہ آگ اٹھاتا ہوں اگر میرا غلام جھوٹا ہوا تو یہ آگ مجھے نقصان پہنچائے گی ورنہ بشیر کا موقف درست تسلیم کرنا ہوگا۔

سرور خاں لودھی، مزارعین اور حاضرین کے سامنے آپ نے آگ کے انگارے اٹھا لئے اور آگ نے آپ کو کچھ گزند نہ پہنچائی۔ مزارعین نے حضرت کو جلال میں دیکھا تو اپنے کئے پر پشیمان ہو کر فوراً حضرت قبلہ کے قدموں میں گر کر معافی کے خواستگار ہوئے۔ (حضرت قبلہ نے تو وہاڑی میں اپنے جانی دشمن اور زہر دینے والوں کو معاف کر دیا تھا) اسی طرح آپ نے اپنے مزارعین کو بھی معاف کر دیا۔

کرامت نمبر 75
دشمن سے حفاظت

رانا طاہر صاحب محلہ چشتیاں ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ لوکل گورنمنٹ کے الیکشن کے موقع پر ہماری لڑائی ہو گئی۔ لڑائی کی وجہ کوئی پرانی دشمنی نہیں تھی۔ فوری وجہ یہ ہوئی کہ مخالف فریق کے چند نوجوانوں نے خواتین سے بدتمیزی کی اور اس کے بعد فائرنگ کر دی میں یہ زیادتی برداشت نہ کر سکا اور میں نے بھی فائر کر دیا۔ گولی ایک لڑکے کی ٹانگ میں لگی اور وہ ہسپتال میں

داخل ہو گیا۔ ہم نے بہت کوشش کی کہ صلح ہو جائے لیکن مخالف فریق کو دولت اور بدمعاشی کا گھمنڈ تھا۔ وہ بالکل صلح کی طرف نہیں آ رہے تھے اور مجھے لگاتار دھمکیاں دے رہے تھے کہ ہم بدلہ لیں گے۔ رانا زاہد ولد رانا عارف نے مجھے مشورہ دیا کہ حضرت قبلہ کی خدمت میں اپنا مسئلہ بیان کرو۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ تمہاری نیت ٹھیک ہے گھبرانے کی ضرورت نہیں اللہ بہتر کرے گا۔ مخالف فریق تمہارا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ آپ کا فرمان سن کر میری گھبراہٹ دور ہو گئی۔ چند ماہ بعد میں گھر سے جا رہا تھا کہ مجھ پر پستول کا فائر ہوا لیکن میں گولی سے محفوظ رہا۔

واقعہ کے بعد میں ایک عامل کے پاس گیا اور مدد کا طالب ہوا۔ اس نے مجھے بتایا کہ تمہارے مخالفین نے تیسری مرتبہ تم پر حملہ کیا ہے پہلی دو دفعہ گولی چلی نہیں اور اب ان کا نشانہ خطا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہاری پشت پر کسی عظیم بزرگ کا ہاتھ ہے اس وجہ سے تمہارا دشمن تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ مجھے فوراً حضرت قبلہ کے الفاظ یاد آ گئے کہ کوئی دشمن تمہارا بال بیکا نہیں کر سکتا۔ دوسرے روز حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے تازہ ترین کوشش کا ذکر کیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ بیٹا کوئی دشمن آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ گھبراؤ نہیں اللہ تعالیٰ کی مدد تمہارے شامل حال ہے۔ کچھ دیر بعد مخالف فریق نے صلح پر آمادگی کا اظہار کر دیا اور صلح کے بعد ہم امن و چین سے زندگی گزار رہے ہیں۔

کرامت نمبر 76

خوفناک مخلوق سے نجات

شاہد اقبال قریشی خانیوال فرماتے ہیں کہ میرا ایک دوست اسلم الیکٹریشن آف خانیوال اکثر ذکر کرتا کہ مجھے رات کو ایک خوفناک مخلوق تنگ کرتی ہے۔ جس کا سر انسان کا اور دھڑ جانوروں کا سا ہے۔ وہ میرا خون چوستی ہے اور میں مختلف امراض میں مبتلا رہتا ہوں۔ کسی سے علاج کرواؤں تو عارضی فائدہ ہوتا ہے لیکن اس کے بعد یہ چیز سخت رویہ اختیار کرتے ہوئے زیادہ

تنگ کرتی ہے۔اس کا کہنا ہے کہ اس کے والد کی موت بھی اسی وجہ سے ہوئی تھی اور اب یہ میری جان کی دشمن ہے۔اس نے کافی لوگوں سے علاج کروایا لیکن فائدہ نہ ہوا۔میرے مشورہ سے وہ حضرت قبلہ کی خدمت میں ساہیوال پیش ہوا۔قبلہ نے اسے پہننے کے لئے چھلا اور گھر میں لگانے کے لئے تختی مبارک عطا فرمائی۔اسنے چھلا تو پہن لیا لیکن تختی مبارک نہ لگائی۔رات کو وہ چیز سخت طریقے سے حملہ آور ہوئی اور اس کے نتیجے میں پیشاب میں خون آنے لگا۔اس نے میرے پاس آ کر کہا کہ آپ کے پیر صاحب میری جان چھڑوا سکتے ہیں کیونکہ آپ کے چھلے سے اسے بہت تکلیف ہوئی ہے اور اس نے سخت ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ہم دوبارہ ساہیوال گیارھویں شریف پر حاضر خدمت ہوئے۔قبلہ نے پوچھا کہ تختی لگائی تھی۔تو اس نے نفی میں جواب دیا اور اپنی سستی کو تسلیم کیا۔حضرت نے تاکید فرمائی کہ تختی گھر میں لگائیں اگر پھر بھی یہ چیز آپ کو تنگ کرے تو یہ درویشی کس بات کی۔آپ گیارھویں شریف کے ختم میں شرکت کریں اس مخلوق کا قلع قمع ہو جائے گا۔تم اس جیسی مخلوق کی طرف انگلی بھی اُٹھاؤ گے تو اس کا خاتمہ ہو جائے گا۔اس دن کے بعد وہ شخص بالکل آرام میں ہے۔مرشد کے در سے سب کچھ ملتا ہے۔مولانا روم ؒ فرماتے ہیں۔

بیا و خاک شو بر درگہ مرشد

ازاں درگہ لب کن ہر چہ خواہی

ترجمہ:۔ بارگاہ مرشد میں حاضر ہو کر خاک ہو جا اس بارگاہ سے جو خواہش ہو طلب کر۔

کرامت نمبر 77

جسمانی، روحانی امراض ختم

ماسٹر لیاقت صاحب مسلم بن عقیل کالونی ساہیوال فرماتے ہیں۔"ہم آپ کو ابھی مرنے نہیں دیں گے" اس آواز کی بازگشت آج بھی میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔یہ بات

غالباً 17 مارچ 2003ء بروز پیر کی ہے۔ حضور قبلہ پیر طریقت رہبر شریعت قطب زماں منبع جودوسخا، سوہنی صورت من موہنی صورت، خدا بھائی صورت، دل لبھاتی صورت جناب قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ گیلانی نقشبندی جماعتیؒ کے حضور پیش کیا گیا۔ میں یہاں آیا نہیں بلکہ لایا گیا تھا۔ ہوا یوں کہ 12 دسمبر 2002ء کو میرے مثانے کا آپریشن ہوا۔ آپریشن کے بعد طبیعت بہتر ہونے کی بجائے روز بروز ابتر ہو رہی تھی۔ بے چینی عروج پر تھی۔ نیند کوسوں دور ہو گئی۔ بلڈ پریشر اپنی انتہائی بلندیوں کو عبور کرنے والا تھا۔ بقول شخصے

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

میں بزرگوں کی قوت کو اہمیت نہ دیتا تھا۔ ڈاکٹری علاج جاری تھا آج ایک تو کل دوسرے ڈاکٹر کی حاضری ہو رہی تھی لیکن بہتری کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی۔ اسی دوران میری بیوی اکثر کہتی کہ مجھے جناب قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحبؒ کی زیارت ہوئی ہے آپ ان کی خدمت میں حاضر ہوں انشاء اللہ شفا ہو گی۔

''میں نہیں مانتا کسی پیر فقیر کو'' ہر بار میری طرف سے یہی جواب ہوتا۔ بالآخر میرے بہنوئی اقبال ثاقب جو کہ محکمہ نہر میں ملازم ہیں اور قبلہ حضور کے بیعت ہیں (وہ میری بیماری سے بہت متفکر تھے) انہوں نے پکڑ کر مجھے ولی زماں، حضرت قبلہ کی خدمت میں پیش کرا دیا۔ میری سوچ یہی تھی کہ زندگی کی چند سانسیں باقی ہیں آج نہیں تو کل زندگی کا آخری دن ہو گا۔ ناچیز جب حاضر خدمت ہوا تو حضرت قبلہ Revolving Chair پر تشریف رکھتے تھے۔

دبلی پتلی نورانی صورت، خدا بھاتی صورت ''ہم آپ کو ابھی مرنے نہیں دیں گے'' یہ الفاظ سن کر یہ ناچیز جو کہ منکرین اولیاء کے زیر اثر زندگی گزار رہا تھا، ایک گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ ''بندہ ہو کر اتنا بڑا دعویٰ'' میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی لیکن جس اعتماد سے

حضرت قبلہ کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے تھے وہ اس چیز کی غمازی کرتے تھے کہ یہ کوئی عام شخصیت نہیں۔ میں محسوس کر رہا تھا کہ "یا تو وہ اس کا ہے یا یہ اس کا" کوئی بات ضرور ہے جو آپ نے بے دھڑک اتنی بڑی بات کہہ دی ہے۔ ابھی تک میں عقل نارسا کے چکروں میں پڑا تھا اور میرے اوپر اس حدیث کے معانی منکشف نہیں تھے کہ

" اتقوا افراسه المومن فانه ينظر بنور الله "

ترجمہ:۔ مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔"

بخاری شریف کی حدیث قدسی ہے کہ "میں اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔" آپ کے اردگرد چند غلام حاضر تھے۔ مجھے یہ لوگ ایسے لگے جیسے نورانی چاند کے گرد ستارے جھرمٹ کی صورت میں بیٹھے ہوں۔ ان میں میجر ہدایت اللہ بھی تھے جنہوں نے قبلہ کی طرح مجھے بہت پیار دیا اور مجھے درود ہزارہ سکھایا جو آج تک میرے ورد زبان ہے۔ میرے جذبات شیخ سعدیؒ کی طرح کچھ ایسے ہیں۔

زبان در دہاں تا بود جائے گیر
ثنائے محمد ﷺ بود دلپذیر

ترجمہ:۔ جب تک میرے منہ میں یہ زبان رہے یہ تیرے پیارے محبوب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثناء خوانی کرتی رہے۔

بزم کے دوسرے ستارے جو چاند کے اردگرد حاضر تھے وہ جناب محمد اکرم ہیں۔ ان کی محبت ابھی تک دل میں گھر کئے ہوئے ہے۔

پھر یاد نہیں کیا کیا انوار نظر آئے

اس ملاقات کے بعد میری طبیعت کا "لاابالی پن" کم ہونے لگا، بہتری کے آثار نمودار ہونے لگے۔ ڈاکٹروں نے میرے مثانے کا آپریشن کر دیا تھا لیکن بیماری کی علامات موجود تھیں۔

28 مارچ 2003ء کو صبح صادق کے وقت (اس وقت کو آپ " قبولیت کا وقت قرار دیتے) حضور قبلہ میرے خوابوں کی دنیا میں تشریف لائے آپ نے سفید لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔اس کے اوپر سفید گاؤن (چوغہ) چمک رہا تھا جو کہ ڈاکٹر عموماً اپریشن کے وقت پہنتے ہیں۔

قبلہ حضور نے مجھے بازو سے پکڑ کر خواب غفلت سے بیدار کیا اور فرمایا ''پیارے ماسٹر جی ہم نے کیمرے کے ذریعے شعاعوں سے تمہارا آپریشن کر دیا ہے۔'' اس روحانی آپریشن کے بعد میری دیرینہ تکلیف کافور ہوگئی۔

آستانہ عالیہ پر عصر سے مغرب تک حاضری دینا میرے معمولات میں شامل تھا۔ یہ حاضری تقریباً چار ماہ بلا ناغہ ہوتی رہی۔

خواب سے اگلے روز میں نے یہ واقعہ حضرت قبلہ کی خدمت میں بیان کیا۔حضرت قبلہ تبسم فرمارہے تھے اور میجر ہدایت اللہ بار بار اس بات کو دہراتے رہے۔حاضرین کے ردعمل اور سوچ (Vision) کے بارے میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔میجر صاحب اس آپریشن والی بات پر کیوں اتنا زور دے رہے تھے۔

حضرت قبلہ: ماسٹر صاحب! کیا نیند آتی ہے؟
ماسٹر صاحب: سرکار بہت کم۔

میرے اس جواب پر حضرت قبلہ نے فرمایا، روغن خشخاش، روغن بادام، روغن کدو اور روغن کاہو، چاروں ہم وزن لے کر روزانہ عشاء کے بعد سونے سے پہلے سر پر ہلکی سی مالش، انگلیوں کے پوروں سے کیا کریں۔خمیرہ گاؤ زبان عنبری جواہر والا روزانہ نہار منہ ایک چمچہ لے لیا کریں۔

میں نے یہ نسخہ ایک ہی بار استعمال کیا ہوگا کہ کرم ہوگیا دل و دماغ کی خشکی ختم اور تکلیف

دور۔ کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ میری جسمانی بیماری نے مجھے ایک ولی کامل کے قدموں میں پہنچا دیا۔
کاش یہ بیماری پہلے آئی ہوتی اور میں کچھ عرصہ پہلے آپ کے در اقدس پر حاضر ہو گیا ہوتا۔
میں نے حضرت قبلہ کی زبان مبارک سے یہ شعر سننے کا شرف حاصل کیا۔

دین حق اے دوستو! عشق نبی ﷺ کا نام ہے
کر غلامی مصطفی ﷺ کی بس یہی اسلام ہے

آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ قبلہ حضور مجھ ناچیز پر سب سے زیادہ شفقت فرماتے ہیں سب دنیا سے زیادہ مجھے پیار دیتے ہیں اور آپ نے سب سے زیادہ مجھے فیض یاب کیا ہے۔ آپ ان دنوں اکثر فرماتے۔

غنیمت جانو مل بیٹھنے کو
جدائی کی گھڑی سر پہ کھڑی ہے

اس شعر کا مفہوم مجھ پر اس وقت عیاں ہوا جب مورخہ 23 جنوری 2004ء کو یہ روح فرسا خبر سنی کہ قبلہ حضور وصال فرما کر اپنے خالق حقیقی سے واصل ہو گئے ہیں۔ یہ ناچیز دوستوں کے ساتھ کہروڑ پکا شریف آپ کی آخری رسومات میں شامل ہوا۔ میں نے اپنی زندگی میں انسانوں کا اتنا بڑا اجتماع نہیں دیکھا۔ اجتماع میں شامل ہر فرد آپ کا آخری دیدار کرنے کے لئے بیتاب تھا۔ شاید ہی چشم فلک نے ایسا روح پرور منظر دیکھا ہو۔ کہروڑ پکا شریف کے لوگوں کو میں نے یہ کہتے سنا۔

دیکھو دیکھو عاشق رسول ﷺ
ایسی پرنور ہستی پہ لاکھوں سلام

آپ کی رباعی آج بھی میرے کانوں میں گونجتی ہے اور مردہ دلوں کو حیات نو عطا کرتی ہے۔

دین حق اے دوستو! عشق نبی ﷺ کا نام ہے
کر غلامی مصطفیٰ ﷺ کی بس یہی اسلام ہے
بندگی رب کی چراغ دن رات بھی کرتے رہو
حُب نہیں دل میں نبی ﷺ کی سب کی سب ناکام ہے

راحیل شوق

مولانا رومؒ فرماتے ہیں۔

آدمی چو نور گیرد از خدا
ہست مسجود ملائک ز اجتبا

ترجمہ:۔ جب آدمی کو بارگاہ رب العزت سے نور عطا ہوتا ہے تو فرشتے بھی عزت کے طور پر اسے سجدہ کرتے ہیں۔

کرامت نمبر 78

کار نے اطاعت کی

میجر اشتیاق باری فرید ٹاؤن ساہیوال فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت قبلہ فیصل آباد تشریف لے گئے۔ میجر اشتیاق باری صاحب خود ہی گاڑی چلا رہے تھے۔ ستیانہ روڈ پر اچانک گاڑی بند ہوگئی۔ میجر ہدایت اللہ اور میجر باری کافی پریشان تھے کہ قبلہ کو تکلیف ہو رہی ہے۔ ہم لوگ کسی مکینک کی دکان کا پتہ پوچھ رہے تھے کہ حضرت قبلہ نے ہمیں واپس بلایا اور کار کو مخاطب کر کے فرمایا ''اے اللہ کی بندی! ہمیں کیوں تنگ کرتی ہے ابھی تو ہمارا کافی سفر باقی ہے۔'' کار کو یہ فرما کر آپ نے میجر باری کو فرمایا کہ گاڑی سٹارٹ کریں۔ میجر باری نے سلف لگایا تو گاڑی بلا پس و پیش سٹارٹ ہوگئی اور دوڑتی ہوئی ساہیوال پہنچ گئی۔ اس کے بعد گاڑی نے ہمیں ساہیوال تک کوئی تکلیف نہ دی۔ سچ ہے ہر چیز اللہ کے ولیوں کے تابع ہے اور ان کا حکم من و عن تسلیم کرتی ہے۔

کرامت نمبر 79

مینڈھا زندہ ہوگیا

ذکیہ نواب موضع تلہ کمبوہ تحصیل دیپالپور 2000ء کا واقعہ ہے کہ ہم نے ایک مینڈھا پال رکھا تھا۔ ایک دن میرا بھائی اسے چرانے کے لئے کھیتوں میں لے گیا۔ راستے میں پانی کا نالہ آیا۔ بھائی نے سوچا کہ مینڈھا اسے پھلانگ لے گا لیکن مینڈھا اسے پار کرنے سے ہچکچا رہا تھا۔ بھائی نے اسے پکڑ کر دوسری طرف پھینکا۔ مینڈھا گردن کے بل نیچے گرا اور گردن ٹوٹنے سے مر گیا۔ میں نے مینڈھا اس نیت سے پالا تھا کہ اسے بیچ کر حضرت قبلہ کی حاضری کا خرچہ نکل آئے گا اور سال بھر کیلئے گیارہویں شریف پر حاضری کا انتظام ہو جائے گا۔

گرمیوں کے دن تھے ہم دوپہر کو آرام کر رہے تھے بھائی مینڈھے کو گھسیٹ کر گھر لے آیا۔ گھر پہنچا تو ایک شور برپا ہوا میں نے جب مینڈھے کو اس طرح دیکھا تو میرے ارمان خاک میں ملتے نظر آئے کہ اب میں گیارہویں شریف کی حاضری کیسے دوں گی۔ میں نے حضرت قبلہ کو یاد کر کے رونا شروع کر دیا اور حضرت قبلہ سے مینڈھے کی زندگی کی بھیک مانگ رہی تھی۔

حضرت قبلہ نے میری فریاد سن لی اور اس مردہ مینڈھے نے تھوڑی سی حرکت کی اور میری اُمید بندھ گئی۔ بالآخر مینڈھا زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا لیکن اس کی گردن ٹیڑھی تھی۔ میں نے گیارہویں شریف پر حاضر ہو کر حضرت قبلہ کی خدمت میں تمام واقعہ بیان کیا اور عرض کیا کہ حضور اس کی گردن بھی ٹھیک کر دیں۔ حضرت قبلہ نے خوش ہو کر فرمایا کہ لاڈلی اب وہ ٹھیک رہے گا اور حرام موت نہیں مرے گا۔ کچھ دن بعد بھائی اسے سڑک سے لے کر جا رہا تھا کہ ٹریکٹر کی زد میں آ گیا۔ سب لوگ سوچ رہے تھے کہ یہ مر گیا لیکن وہ بالکل صحیح سلامت رہا کیونکہ یہ میرے مرشد کا فرمان تھا۔ ہم نے یہ واقعہ لکھ کر حضرت قبلہ کی خدمت میں بھیجا۔ پھر یہ واقعہ گیارہویں شریف پر

میجر ہدایت اللہ صاحب نے پڑھ کر سب پیر بھائیوں کو سنایا۔ اس طرح سے میرے مرشد نے ہماری لاج رکھ لی اور اپنے غلاموں کے مال کی حفاظت فرمائی۔

کرامت نمبر 80

جنوں کی محفل مراقبہ

رحمت علی نقشبندی ساکن میاں چنوں بیان کرتے ہیں کہ 1953ء کا واقعہ ہے کہ میں میاں چنوں سے وہاڑی حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت قبلہ ان دنوں ریل بازار وہاڑی میں مقیم تھے عشاء کی نماز کے بعد وہاڑی کے تمام دوست حاضر خدمت ہوئے۔ حضرت قبلہ نے تمام دوستوں کو مراقبہ کروایا۔ مراقبہ کے بعد کچھ دیر دوست بیٹھے رہے اور پھر اپنے گھروں کو روانہ ہو گئے میں نے چونکہ رات قبلہ کے پاس ہی ٹھہرنا تھا اس لئے میں بیٹھا رہا۔ رات کے گیارہ بجے کے قریب حضرت قبلہ سیڑھی کے ذریعہ مکان کی چھت پر تشریف لے گئے جب کافی دیر تک نیچے تشریف نہ لائے تو مجھے کچھ تشویش سی ہوئی کہ حضرت قبلہ نے بہت دیر کر دی ہے۔ میں نے سوچا کہ دیکھوں تو سہی کہ کیا بات ہے اتنی دیر کیوں ہو گئی ہے۔

میں سیڑھی کے ذریعے جب اوپر گیا اور چھت پر جھانکا تو میں نے دیکھا کہ حضرت قبلہ ایک عجیب وغریب مخلوق کو مراقبہ کروا رہے ہیں۔ یہ عجیب منظر دیکھ کر میں فوراً نیچے آ گیا تھوڑی دیر بعد حضرت قبلہ بھی نیچے آ گئے فرمانے لگے رحمت علی یہ ڈیوٹی بھی سرانجام دینی پڑتی ہے۔ یہ جنات تھے تمہارے پیر بھائی ہیں یہ واقعہ کسی کو بتانا نہیں میں نے یہ واقعہ حضرت قبلہ کے وصال کے بعد بیان کیا۔

انسان اشرف المخلوقات ہے۔ باقی تمام مخلوق انسان سے کمتر ہے۔ اسی لئے جنات بھی اللہ والوں کے مرید ہو کر ان کی غلامی اختیار کرتے ہیں۔ مندرجہ بالا کرامت انسان کی برتری

ثابت کرتی ہے۔ یہ کرامت قرآن مجید میں ملکہ بلقیس کے تخت لانے والے واقعہ کی طرح انسان کی فوقیت ثابت کرتی ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ انسان اللہ رسول کے احکام کی پیروی کرے۔ انسان کی جنوں اور فرشتوں پر برتری ایک مسلمہ حقیقت ہے اسی لئے علامہ اقبال نے فرمایا۔

فرشتوں سے بہتر ہے انسان بننا
مگر اس میں پڑتی ہے محنت زیادہ

کرامت نمبر 81

کاروبار میں برکت

مسمی غلام مصطفیٰ ساکن جہاز گراؤنڈ نزد بلالی مسجد ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ میں نے بلالی مسجد کے نزدیک ہوٹل بنایا ہوا ہے۔ میں نے حضرت قبلہ سے درخواست کی کہ قبلہ آپ تشریف لا کر میرے ہوٹل کا افتتاح فرمادیں۔ آپ نے مجھ ناچیز کی درخواست قبول فرمائی اور صبح کے وقت ہوٹل پر تشریف لے آئے۔

آپ نے ہوٹل کا افتتاح فرمادیا تو میں نے عرض کیا حضور میں کتنے چنے پکالوں۔ حضور نے فرمایا کہ بھئی تمہاری مرضی ہے بس یہ یاد رکھنا کہ پہلے دن جتنے پکاؤ گے دوسرے دن اس میں 2 کلو کا اضافہ کر لینا اور اسی طرح ہر روز یہ اضافہ کرتے رہنا۔ میں نے 3 کلو چنے سے ابتدا کی تھی اور آپ کے فرمان کے مطابق روزانہ اس میں دو کلو کا اضافہ کرتا رہا۔ میں جتنے چنے پکاتا تھا وہ سب بک جاتے تھے اسی طرح ترقی ہوتی رہی حتیٰ کہ پچیس کلو تک معاملہ پہنچ گیا۔ اب میں پھر حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ حضور کام اتنا بڑھ گیا ہے کہ مجھ سے سنبھالا نہیں جاتا اس لئے اجازت فرمائیں کہ اضافہ بند کر دوں۔ آپ نے اجازت فرمادی اور فرمایا کہ تم پکاتے رہو اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا۔

کرامت نمبر 82

مُردہ کوّا زندہ ہو گیا

محمد اکرم نقشبندی ساکن جناح چوک ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ 2002ء کا واقعہ ہے کہ سردی کے دن تھے صبح کا وقت تھا چند دوست حضرت کے آستانہ کے سامنے باغیچہ میں بیٹھے تھے اور میجر ہدایت اللہ میاں محمد بخش کا کلام پڑھ رہے تھے۔

قلم ربانی ہتھ ولی دے لکھے جو من بھاوے
مَردے نوں رب طاقت بخشی لکھے لیکھ مٹاوے

میں اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ میرے پیر و مرشد بالکل اسی شان کے مالک ہیں۔ اسی دوران حضرت قبلہ تشریف لاتے ہیں اور اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہو جاتے ہیں۔

چند کوے بھی دھوپ سے لطف اندوز ہونے کے لئے 440 وولٹ کے بجلی کے تاروں پر بیٹھے ہیں۔ اتنے میں ایک کوے کو کرنٹ لگتا ہے اور وہ مر کر تاروں سے لٹک جاتا ہے۔ باقی کوے اس کے گرد ماتمی آواز نکال کر اپنے ساتھی کا افسوس کر رہے ہیں۔ حضور قبلہ نے اپنی نگاہ کریمانہ سے کوے کو دیکھا تو وہ فوراً زندہ ہو کر ہوا میں پرواز کرتا ہوا چلا گیا۔ میں نے سوچا کہ کہیں نزدیکی چھت پر گر گیا ہو گا۔ فوراً آپ نے فرمایا ہدایت اللہ دیکھنا کوا کہیں گر تو نہیں گیا۔ انہوں نے عرض کی حضور کوا تو اڑ کر چلا گیا۔

کرامت نمبر 83

بیک وقت دو جگہ موجودگی

طارق محمود وہاڑی بیان کرتے ہیں کہ 1990ء کا واقعہ ہے کہ میں نے اور بھائی مبین نے کہروڑ پکا شریف حاضری کا پروگرام بنایا۔ میں نے اپنے بھائی مقصود احمد کو بتایا کہ ہم آج

حاضری کے لئے جا رہے ہیں۔ میرے بڑے بھائی نے کہا کہ آج حاضری کا پروگرام ملتوی کردو لیکن ہم کہروڑ پکا شریف پہنچ گئے۔ ہم نے دیکھا کہ قبلہ کی کار موجود نہیں ہے۔ ہم نے حضرت قبلہ صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور گاڑی کدھر ہے تو آپ نے فرمایا کہ کوئی دوست مانگ کر لے گیا ہے۔

ہم واپس وہاڑی پہنچے تو بڑے بھائی نے کہا کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ آج حاضری کا پروگرام ملتوی کردو کیونکہ قبلہ مجھے اوکاڑہ کے اڈے پر ملے تھے ہم نے کہا کہ ہم تو قبلہ سے کہروڑ پکا شریف مل کر آئے ہیں لیکن وہ اپنی بات پر پکا تھا۔ دراصل ہوا یہ کہ حضرت قبلہ دونوں جگہ موجود تھے اور دونوں سچے تھے۔

کرامت نمبر 84

ایسا بھی ہوتا ہے

ڈاکٹر اشتیاق احمد نقشبندی لاہور بیان کرتے ہیں یہ غالباً 1990ء کا واقعہ ہے کہ ہم تمام دوست جن میں محمد تقی، محمد یٰسین، قاضی توحید الدین، قاضی تجوید الدین (داماد مولانا مقصود صاحب خطیب جامع مسجد داتا حضورؒ) شوکت صاحب، محمد قدیر وغیرہ اور راقم عرس میں شرکت کے لئے کہروڑ پکا شریف حاضر ہوئے۔ ہمارے ٹھہرنے کے لئے جس کمرے کا انتظام تھا وہ کمرہ قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتیؒ کی رہائش کے بالکل سامنے تھے جو کہ آستانہ کے ہال سے پہلے واقع ہے۔ ہم تمام دوست جب صبح تقریباً 7 بجے کمرے سے باہر آئے تو قبلہ شاہ صاحبؒ ہمیں اپنی رہائش گاہ کے باہر دروازے پہ ملے۔ ہم نے سلام عرض کیا۔ قبلہؒ نے فرمایا، کیا آپ تمام دوستوں نے ناشتہ کرلیا ہے؟ ہم نے عرض کیا ابھی نہیں کیا۔ قبلہ نے فرمایا بھئی پہلے ناشتہ کرلیں۔ یہ فرما کر آپ واپس اپنی رہائش گاہ والے دروازے سے اندر داخل ہو گئے۔ ہم

لوگ آستانے کی طرف بڑھ گئے جب وہاں پہنچے تو دیکھا کہ قبلہ شاہ صاحب" آستانہ پر موجود ہیں اور اُن کے گرد مریدین کا ہجوم ہے۔ ہم تمام دوست ہکا بکا رہ گئے اور ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے۔ حیرت سے حفیظ چیمہ صاحب سے پوچھا کہ شاہ صاحب" یہاں کب تشریف لائے تو اُنہوں نے جواب دیا کہ شاہ صاحب" تو صبح فجر کے بعد سے تشریف فرما ہیں۔ جس کو سن کر ہم حیرت زدہ ہو گئے اور کہا کہ ابھی چند لمحے پہلے تو ہمیں اپنی رہائش گاہ کے دروازے پر ملے ہیں تو یہاں کیسے بیٹھے تھے۔ چیمہ صاحب نے فرمایا کہ یہ باتیں آپ لوگوں کو ابھی سمجھ نہیں آئیں گی۔ ہم تمام دوست حیران پریشان یہ سوچتے رہ گئے کہ ایک ہی ہستی ایک وقت میں دو جگہ کیسے ہو سکتی ہے۔

اس واقعہ کے عینی شاہد تمام دوست الحمدللہ ابھی تک زندہ ہیں۔

کرامت نمبر 85

بقا باللہ بزرگ

چوہدری مشتاق سانده خورد لاہور اور ولی محمد غلہ منڈی ساہیوال دونوں بیان کرتے ہیں کہ ہم 2006ء میں شب معراج کے موقع پر حضرت قبلہ کے مزار پر حاضری کے لئے آئے۔ ہم ہر ماہ قبلہ کے مزار پر حاضری دیتے ہیں اس دفعہ ہماری خصوصی درخواست پر ساہیوال سے ولی محمد صاحب بھی کہروڑ پکا شریف حاضر ہو گئے۔

آستانہ عالیہ پر ہم لوگ صحن میں آرام کر رہے تھے کہ رات کے تقریباً دو بجے ولی محمد نے مجھے جگایا اور کہنے لگا مشتاق اُٹھ کر بیٹھو صاحبزادہ صاحب تشریف لائے ہیں۔ میں آنکھیں ملتا ہوا اٹھ کر اپنی چارپائی پر بیٹھ گیا۔ ولی محمد مجھے جگا کر بیٹھک میں چلا گیا۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ پیرومرشد حضرت قبلہ سیّد چراغ النبی شاہ گیلانی" سفید لباس زیب تن کئے مزار شریف کے دروازے سے صحن میں تشریف لا رہے ہیں۔ سر پر رومال ہے اور سفید داڑھی ہے۔ میرے دماغ

سے یہ حقیقت محو ہوگی کہ حضرت قبلہ وصال فرما چکے ہیں ۔ میں نے فوراً آپ کی خدمت میں مؤدبانہ سلام عرض کیا۔آپ نے میرے سلام کا جواب دیا اور دوسرے دروازے سے ولی محمد کے پیچھے تشریف لے گئے ۔ میں نے فوراً ولی محمد کو کہا کہ تم تو کہتے تھے کہ صاجزادہ صاحب تشریف لائے ہیں لیکن یہ تو حضرت صاحب ہیں۔صاجزادہ صاحب سر پر رومال تو نہیں رکھتے اور آپ کی داڑھی مبارک سفید ہے۔ چنانچہ ولی محمد نے بھی مجھ سے اتفاق کیا اور اس طرح آپ نے ہمیں دیدار کروایا اور سلامتی عطا کر کے رخصت ہو گئے۔

کرامت نمبر 86

ہم زندہ ہیں

شیخ جاوید صاحب ساکن محلہ تلیانوالہ ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ حضرت قبلہ کی میرے اوپر بہت شفقت تھی اور میرے اوپر شفقت فرماتے ہوئے میرے بچوں پر بھی بہت شفقت فرماتے تھے۔آپ کے وصال کے بعد ایک رات خواب میں حضرت قبلہ کی زیارت ہوئی آپ مجھے مسکرا کر ملے۔ میں نے حیرانگی کے عالم میں عرض کیا کہ حضور آپ تو وصال فرما گئے تھے لیکن آپ تو اب بالکل ٹھیک اور زندہ ہیں۔آپ نے فرمایا کہ بیٹا ہم مرے نہیں ہم زندہ ہیں میں نے عرض کی ،حضور آپ نے پردہ تو ضرور فرمایا تھا آپ نے فرمایا کہ اگر تم کہتے ہو تو مان لیتے ہیں کہ پردہ فرمایا تھا لیکن ہم ہیں زندہ ہی۔علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے۔

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں
وہ حقیقت میں کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں

کرامت نمبر 87

کار محفوظ رہی

بشیر مجاہد محلہ چشتیاں ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ 1975ء کا واقعہ ہے کہ ہم کچھ دوست ساہیوال سے کہروڑ پکا شریف حاضری کے لئے آئے۔ گرمیوں کا موسم تھا اس لئے ہم لوگ صحن میں سو رہے تھے۔

ان دنوں حضرت قبلہ کے پاس سبز رنگ کی Morris گاڑی تھی۔ اس کا عارضی گیراج تھا جس کی چھت پر شیشم کی لکڑی کا تنا بطور شہتیر تھا۔ یہ لکڑی بہت پرانی اور بوسیدہ تھی۔ رات کے ایک دو بجے شہتیر ٹوٹ کر زمین پر آ رہا۔ اس سے اتنا شور ہوا کہ ہم سب جاگ گئے اور حضرت قبلہ بھی اندر سے تشریف لے آئے ہم لوگ سوچ رہے تھے کہ گاڑی چکنا چور ہو گئی ہو گی۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ رات بہت ہو گئی ہے جو ہونا تھا ہو گیا۔ آپ لوگ آرام کریں صبح دیکھیں گے کہ کیا کرنا ہے۔ صبح حضرت قبلہ تشریف لائے ہم نے ملبہ ہٹایا تو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ گاڑی بالکل ٹھیک تھی اور اسے کسی جگہ پر خراش تک نہ آئی تھی اور ہم سب کے لئے ایک عجوبہ تھا۔

کرامت نمبر 88

مُردہ پرندہ زندہ ہو گیا

مشتاق نقشبندی چراغوی (لاہوری) وہ بتاتے ہیں کہ ایک دفعہ میں کہروڑ پکا شریف حاضر تھا۔ کڑھی دھوپ تھی اور حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ گیلانی نقشبندی جماعتی" سفید لباس میں ملبوس دھوپ ہی میں تشریف فرما تھے اور میں حضور قبلہ کے قدموں میں بیٹھا تھا کہ اسی دوران ایک پرندہ قبلہ شاہ صاحب کے سر انور کے اوپر سے گزرا اور آپ کے اوپر فضلہ کر دیا۔ میں نے سوچا کہ حضرت صابر پیاؒ کلیر شریف کے دربار کے اوپر سے کوئی پرندہ نہیں گزرتا اور یہاں

تو۔۔۔؟ یہ سوچتے ہی وہی پرندہ گرا اور مر گیا۔ قبلہ شاہ صاحب نے مشتاق کے سر پر دست اقدس رکھ کر فرمایا۔ ایسی باتیں دل میں نہ لایا کرو۔ تو میں نے فوراً معافی مانگی اور عرض کی حضور غلطی تو میری ہے آپ اسے زندہ فرما دیں؟ تو آپ نے اسے حکم دیا اُڑ جا اور وہ اُڑ گیا۔

کرامت نمبر 89

پیٹ درد سے آرام

محمد افضل پہلوان نقشبندی پرانی بکر منڈی ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میرے پیٹ میں شدید درد ہوا، درد اس قدر شدت اختیار کر گیا کہ پانی تک نہ پیا جائے۔ دوپہر کا وقت ہوا تو اہلیہ نے کہا کسی ڈاکٹر کے پاس چلے جائیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ میرا ڈاکٹر تو میرا مرشد ہی ہے اور ارادہ کیا کہ معمول کے مطابق عصر کے وقت حاضر ہوں گا جب قبلہ پیر سید چراغ النبی شاہ صاحب ؒ تشریف فرما ہوں گے۔ میں نے عصر کے وقت آستانہ عالیہ طارق بن زیاد کالونی حاضری دی، قبلہ حضور پیر بھائیوں کے جھرمٹ میں تشریف فرما تھے میں بھی بیٹھ گیا مگر حوصلہ نہ ہوا کہ کچھ عرض کر سکوں۔ میں نے اپنے پیر بھائی آصف نقشبندی کو ماجرا عرض کیا تو انہوں نے قبلہ کی بارگاہ میں میری تکلیف کی گزارش کی۔ آپ نے فرمایا "کچھ بھی نہیں ہے" اس نے عرض کی حضور اس کے پیٹ پر دست کرم پھیر دیں۔ دست اقدس کا پھرنا تھا کہ کرم ہو گیا۔ اسی وقت درد جاتا رہا اور گھر جا کر پیٹ بھر کے کھانا کھایا حالانکہ صبح سے پانی تک نہ پیا تھا۔

کرامت نمبر 90

اولاد کی نعمت

میجر ہدایت اللہ نقشبندی چراغوی ؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحب کی بارگاہ میں لاہور سے ایک شخص حاضر ہوا جو غیر مقلد تھا۔ اس نے عرض کی کہ

حضور میرے گھر اولاد نہیں ہے۔آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ پہ مہربانی فرمائے مجھے اولاد کی نعمت عطا ہو جائے۔آپ نے اس پر کمال شفقت فرمائی۔اسے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک سال بعد بیٹا عطا فرمائے گا اور ساتھ ہی بیٹے کا نام تجویز فرما دیا اور الحمد للہ! سال بعد اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں ایک نورانی بیٹا عطا فرمایا۔وہ بیٹے کی خوشی میں حضور کی بارگاہ میں بطور نذرانہ ایک لاکھ روپے لایا۔جب اس نے لاکھ روپے دینے چاہے تو آپ نے فرمایا بھیا اللہ نے ہمیں اس کام کے لئے مخصوص نہیں فرمایا لیکن اس کی بے انتہا ضد پر قبلہ نے 500 روپے کی گیارہویں شریف کے لئے رسید کاٹ دی۔اس پر اس کا عقیدہ پختہ ہو گیا کہ اللہ والے دنیا کے طالب نہیں ہوتے۔

کرامت نمبر 91

سوکھا درخت ہرا کر دیا

محمد اکرم نقشبندی چراغوی نگران آستانہ عالیہ عرصہ پندرہ سال پہلے کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں اس وقت آستانہ عالیہ چراغیہ زمردیہ نقشبندیہ ساہیوال شریف پر آپ کی خدمت کے فرائض سرانجام دے رہا تھا۔ میں نے سوچا گرمی اور دھوپ کی وجہ سے آنے والوں کو بہت دقت محسوس ہوتی ہے اور آستانہ عالیہ پر دھوپ رہتی ہے۔میں نے آستانہ عالیہ کے سامنے ایک درخت لگا دیا۔موسم بہار کا مہینہ تھا لیکن بہار کا موسم کافی گزر گیا درخت ہرا نہ ہوا میں نے جناب میجر ہدایت اللہ صاحب نے سوچا کہ بہار کے موسم کے چند دن باقی ہیں یہ درخت نکال کر نیا درخت لگا لیتے ہیں۔

مرشد پاک بھی اس وقت ہم سب پر اپنی تجلیٔ رحمت بکھیر رہے تھے۔میں اٹھا اور گدال پکڑ کر زمین سے درخت نکالنے لگا تو آپ نے حکم فرمایا! اکرم اس درخت کو رہنے دو آپ نے اپنا دستِ مبارک درخت کے تنے پر پھیر دیا۔نواسہ رحمۃ اللعالمین کے دست رحمت نے سوکھے

درخت کو چند دنوں میں پھر سے ہرا بھرا کر دیا۔ آج وہی شجر مرشد پاک کے حجرہ مبارک کے سامنے ہر آنے والوں کو ٹھنڈی چھاؤں مہیا کرتا ہے۔

کرامت نمبر 92

درود پاک سے شفا

لیاقت پور کے ملک امام دین کی پوتی، ملک عبدالحمید کی بیٹی جس کی شادی بہاولنگر ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد ایک بیماری میں مبتلا ہوگئی۔ بہت علاج کروایا مگر افاقہ نہ ہوا۔ یہاں تک کے عاملوں کے دروازے پر لے جائی گئی۔ اُن کے ظلم کی انتہا کہ بچی کے سر کے بال جھاڑ دیئے، ہاتھ تک جلا دیئے لیکن کوئی اثر نہ ہوا۔ پھر صوفی محمد حنیف نقشبندی چراغوی (لیاقت پور) سے عرض کی کہ بچی کی حالت بہت نازک ہوگئی ہے صوفی صاحب کا اپنے مرشد پاک پہ یقین کامل تھا فرمانے لگے کہ میرے پیر و مرشد امام اولیاء حضرت پیر سیّد چراغ النبی شاہ گیلانی نقشبندی جماعتیؒ صاحب کی بارگاہ میں کہروڑ پکا شریف لے جاؤ۔ انشاءاللہ تعالیٰ جس وقت شہر میں داخل ہوگی اُٹھ کے بیٹھ جائے گی۔ ٹھیک اسی طرح کہروڑ پکا شریف میں داخل ہوتے اس نے پانی کا گلاس مانگا اور اُٹھ کر بیٹھ گئی جو بول نہ سکتی تھی۔

آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے تو قبلہ شاہ صاحب نے فرمایا ''میں انتظار ہی کر رہا تھا۔'' لڑکی دیکھتے ہی دوڑ کے قدموں میں گر گئی۔ قبلہ شاہ صاحب نے کرم کی نگاہ فرمائی اور فرمایا اسے لے جاؤ اب یہ ٹھیک ہے۔ انہوں نے عرض کی ہمیں لیاقت پور سے بھیجا گیا ہے آپ نے فرمایا لے جاؤ ٹھیک ہے۔ ان کے عقیدے میں کمی تھی جس کی وجہ سے وہ کہروڑ پکا شریف میں اپنے رشتہ داروں کے گھر تین دن قیام کے بعد پھر آئے۔ پیر صاحب نے فرمایا اگر پھر ایسا ہو تو امام دین تم سات بار درود شریف پڑھ کے میرا تصور کر لینا اور دم کر دینا۔

لیاقت پور واپس جانے کے بعد چند دن گزرے تھے کہ بچی کو پھر تکلیف ہوگئی۔امام دین صاحب فجر کی نماز کے بعد صوفی حنیف نقشبندی کے گھر آئے اور کہنے لگے پیر صاحب کا نام بھول گیا ہوں ان کا تصور رکھ کے دم کرنا ہے۔صوفی حنیف صاحب نے نام بتا دیا۔امام دین نے تصور باندھ کر دم کیا بچی بالکل ٹھیک ہوگئی۔جس کو تمام ڈاکٹروں نے جواب دیا تھا اب وہ 5 بچوں کی ماں ہے۔کراچی میں اپنی خوشحال زندگی بسر کر رہی ہے۔

کرامت نمبر 93

دست اقدس کی برکت

محمد اکرم نقشبندی چراغوی نگران آستانہ عالیہ ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ میری اہلیہ جو کہ سرکار (پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتیؒ) کی غلام ہے۔گھر پر موجود اپنے کچن میں کھانا تیار کر رہی تھی چولہے پر ککر میں کھانا پک رہا تھا کہ اچانک زوردار دھما کہ ہوا ککر پھٹ گیا ابلتا ہوا سالن سارے کچن میں بکھر گیا۔سرکار کے کرم سے میں تھوڑے فاصلے پر بیٹھا ہوا محفوظ رہا۔اُبلتے ہوئے سالن کے ساتھ اہلیہ کا بازو جل گیا۔میں نے اپنی اہلیہ کو کہا آج تم مرشد کے کرم سے بچ گئی ہو کیونکہ آپ فرمایا کرتے تھے میں اپنے مرید کو دن میں 360 بار دیکھتا ہوں۔

ہم نے فوراً آپ کے در اقدس پر حاضری دی اور قدم بوسی کے بعد عرض کی حضور آپ کی دعا سے ہم بچ گئے ورنہ ککر پھٹ جانے سے بندہ بچ نہیں سکتا۔آپ سے دعا کی درخواست کی آپ کی دعا سے اہلیہ کے بازو کا زخم جلد ٹھیک ہوگیا لیکن جھلسے ہوئے بازو پر زخم کا نشان باقی رہ گیا۔

پھر اہلیہ نے اپنے مرشد پاک سے زخم کے نشانات کے لئے دعا کی عرض کیا حضور یہ ختم کر دیں۔عرض کرنا ہی تھا کہ محبّ الفقراء والمساکین تمام نوروں کے نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور میرے مرشد نے اپنے دست مبارک بازو پر پھیر دیا۔جوں جوں طبیبوں کے طبیب

کا دست مبارک بازو پر پھرتا تھا زخم کے نشان ختم ہوتے گئے اور بازو پہلے کی طرح بالکل صاف ہو گیا۔

کرامت نمبر 94

مرید کو نصیحت

طالب حسین زرگر کہتے ہیں کہ میں نے ایک بار قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتیؒ کی بارگاہ میں بحرین جانے کے لئے ویزے کی عرض کی۔ مگر ویزہ نہ لگا کافی عرصہ گزرنے کے بعد میں نے سوچا کہ آج آستانہ عالیہ حاضر ہوتا ہوں جب تک ویزہ نہ لگے گا نہیں آؤں گا۔ یہ سوچ کے آستانہ عالیہ طارق بن زیاد کالونی حاضر ہوا۔ قبلہ کے ارد گرد پیر بھائی پروانوں کی طرح بیٹھے تھے میں بھی بیٹھ گیا۔

قبلہ شاہ صاحب نے فرمایا طالب بیٹا کوئی بات ہے تو بتاؤ میں نے عرض کی نہیں حضور کوئی بات نہیں۔ میں چاہتا تھا کہ جب سب چلے جائیں تو تب قبلہ سے کھل کے عرض کروں گا۔ حضور نے اپنے ایک غلام جس کا نام شہزادہ غوث ہے۔ اس سے فرمایا کہ یہ پانچ ہزار روپے لے جاؤ اور بینک سے ریز گاری لے آؤ کیونکہ کالونی میں ہی کچھ فاصلے پر الائیڈ بینک ہے۔ اس نے عرض کی کہ بینک بند ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ تو سہی بند ہو گا تو کیا واپس نہیں آؤ گے؟ جب وہ گیا تو بینک بند تھا۔ اس دوران دو آدمی آئے انہوں نے بینک کھولا اور ریز گاری دی بینک بند کیا اور چلے گئے یہ بھی آستانے پر واپس آ گیا۔ قبلہ نے فرمایا مل گئے اس نے عرض کی جی حضور۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا؟ اس نے سارا ماجرہ سنا دیا۔ تو اس پر قبلہ نے مجھے فرمایا'' کہ جب ہم بند بینک سے پیسے نکلوا سکتے ہیں تو تمہارے لئے ویزہ لگوانا کوئی مشکل نہیں۔ جو بہتر ہے وہی ہو گا یہ ضد نہ لگاؤ کہ باہر ہی جانا ہے۔

کرامت نمبر 95

عجیب وغریب مخلوق کا دفع ہونا

شاہد اقبال نقشبندی چراغوی (خانیوال) بیان کرتے ہیں کہ میرا ایک دوست جس کا نام اسلم ہے خانیوال ہی کا رہائشی ہے الیکٹریشن ہے وہ اکثر ذکر کرتا کہ مجھے عرصہ دراز سے کوئی چیز جن کا سر انسان نماز اور دھڑ جانور کا سا ہے روزانہ رات کے وقت تنگ کرتی ہے۔ وہ میرا خون چوستی ہے میں مختلف امراض کا شکار ہو گیا ہوں میں جب بھی کسی صاحب علم سے اس کا علاج کرواتا ہوں تو کچھ روز افاقہ ہوتا ہے پھر وہ خود چیلنج کرتی ہے کہ جو کرنا کرلو میں تمہاری جان نہیں چھوڑوں گی دوست نے یہ بھی بتایا کہ میری والدہ کو بھی اس مخلوق نے تنگ کیا لیکن ہم اسے ان کا وہم خیال کرتے تھے آخر ان کا انتقال ہو گیا۔ اب یہ مجھ پر حملہ آور ہے یہ دوست بزرگوں کا عقیدت مند تھا میرے ساتھ ساہیوال جانے کیلئے تیار ہو گیا قبلہ شاہ صاحب کی بارگاہ میں حاضری دی اور اپنی مشکل عرض کی قبلہ شاہ صاحب نے ایک چھلا انگلی میں پہننے کیلئے اور کمرے میں لگانے کیلئے لوح عطا فرمائی اس نے لوح کمرے میں نہ لگائی اور چھلا پہن لیا اس رات وہ مخلوق بڑی شدت کے ساتھ حملہ آور ہوئی اور اسے پیشاب میں خون آنے لگا اس نے چھلا اتار دیا مجھ سے کہا کہ مجھے یقین ہے آپ کے پیر صاحب اس مخلوق سے میری جان چھڑا سکتے ہیں کیونکہ چھلا پہنتے ہی یہ مخلوق پریشان ہو گئی ہے دو دن بعد گیارہویں شریف کا ختم تھا وہ میرے ساتھ ساہیوال آ گیا قبلہ شاہ صاحب کی بارگاہ میں پر ماجرہ عرض کیا قبلہ نے لوح لگانے کی تاکید فرمائی اور فرمایا کہ اگر یہ چیزیں آپ کو تنگ کریں تو یہ درویشی کس بات کی ہے آپ آج گیارہویں شریف کے ختم میں شامل ہوں اس مخلوق کا قلع قمع ہو جائے گا وہ ان اور آج کا دن وہ مخلوق دوبارہ اسلم کے نزدیک نہیں آئی قبلہ نے یہ بھی فرمایا کہ تم اس جیسی کسی چیز کی طرف اپنی انگلی بھی اٹھاؤ گے تو وہ وہیں ختم ہو جائے گی۔

کرامت نمبر 96
اپنے مریدوں کی راہنمائی فرمائی

طالب حسین زرگر نقشبندی چراغوی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحب کی روانگی کے موقع پر آستانہ عالیہ حاضر تھے قبلہ شاہ صاحب ہم سے ملاقات فرمانے کے بعد کہروڑپکا شریف تشریف لے گئے بعد میں کسی ذہنی پریشانی کے سبب میں دکان سے گام پلی نزد گرڈ اسٹیشن طارق بن زیاد کالونی چلا گیا جہاں بابا اسماعیل صاحبؒ (مجذوب بزرگ تھے) کی بارگاہ میں بیٹھ گیا اور بھی دوست موجود تھے جب سارے وہاں سے چلے گئے اور میں اکیلا خاموشی اختیار کئے بیٹھا رہا تو انہوں نے فرمایا بیٹا پہلے گھر جاؤ گھر سے ہو کر پھر دکان پر جاؤ آپ کی پریشانی دور ہو جائے گی میں براستہ طارق بن زیاد کالونی سے آ رہا تھا کہ موٹر سائیکل بے ساختہ گھر کی بجائے آستانہ عالیہ کی طرف ہو گئی جب آستانہ عالیہ کی گلی میں پہنچا تو قبلہ شاہ صاحب کو آستانے کے برآمدے میں کرسی پر تشریف فرما پایا۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا دست بوسی کی اور عرض کی حضور آپ صبح تشریف لے گئے اب واپس بھی تشریف لے آئے تو آپ نے فرمایا طالب بیٹا میری بات غور سے سنو یہ جو مجذوب ہوتے ہیں اس وقت تک پردہ نہیں فرماتے جب تک کسی کو اپنی جگہ بیٹھاتے نہیں تو بیٹا ہم دنیا دار ہیں ہم شریعت وطریقت کے پابند ہیں۔ مجذوب کو ان چیزوں سے غرض نہیں ہوتی ہم بیوی بچوں والے ہیں ہمیں دنیا کیا کہے گی اس لئے بیٹا آئندہ ان کے پاس نہیں جانا اب جیسے انہوں نے کہا تھا پہلے گھر جاؤ پھر دکان پر چلے جانا تو میں اپنے ہی دل میں شرمندہ ہوا کہ میری غفلت سے قبلہ حضور کو واپس آنا پڑا۔ خیر میں آستانے سے گھر اور وہاں سے دکان پر چلا گیا اور شام کو حسب معمول آستانہ عالیہ پہ حاضر ہوا تو آستانے پر ماسٹر رمضان صاحب کے سوا کوئی نہ تھا میں نے قبلہ کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ وہ صبح ہی چلے گئے تھے تو میں نے دوپہر کا سارا ماجرہ عرض کیا کہ میری ایسے ایسے ملاقات ہوئی تو ماسٹر صاحب نے کہا کہ یہ تمہارا اور پیر صاحب کا معاملہ ہے ظاہراً وہ واپس نہیں آئے۔

بعد از وصال فیض مرشد پاک

کرامت نمبر 1

شانِ پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

ماسٹر خالد فاروق نقشبندی چراغوی ساکن ہڑپہ شہر بیان کرتے ہیں کہ میرے ہادی، میرے رہبر، میرے ملجع و ماویٰ مرشد پاک حضور قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جب وصال مبارک ہوا تو نہ دن کو چین نہ رات کو سکون کہ میرے روحانی باپ ہم سے جدا ہو گئے۔ اب آپ کے سوا اس دنیا میں کون ہے ہمارا۔ ہم تو بے سہارا ہو گئے روتے روتے نیند آ گئی۔ خواب دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا سمندر ہے جس کا پانی بہت زیادہ شفاف وسفید ہے ایسے جیسے نور کا دریا بہہ رہا ہو اور میں اس سمندر میں غوطہ لگاتا ہوں جب میں بہت گہرائی میں جاتا ہوں تو وہاں ایک نہایت خوبصورت چمکتا دمکتا ہوا نایاب ہیرے کی مانند سیپ نظر آتا ہے۔ میں اس کو کھولتا ہوں تو اس میں ایک خوبصورت موتی جس کے اوپر زمرد لکھا ہوا ہے نظر آتا ہے اور اس موتی کی چمک ایسی تھی کہ جیسے سارے سمندر نے نور کی چادر اوڑھ رکھی ہو۔ اسی وقت پیکر جود وسخا میرے مرشد پاک حضور قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتی" جلوہ افروز ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں خالد کیا دیکھتے ہو؟ یہ قیمتی موتی میرا بیٹا زمرد حسین ہے۔ میرے جانے کے بعد اس کو ایسے ہی سمجھنا جیسے میں ہوں۔ سبحان اللہ

وہ جو نہ تھے کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

کرامت نمبر 2

کمر کا درد دور، مشکل حل ہوگئی

محمد یٰسین نقشبندی چراغوی دکاندار بھٹو نگر ساہیوال بیان کرتے ہیں کہ میری کمر میں عرصہ دس سال سے درد تھا۔ وصال کے ایک یا دو روز بعد آپ خواب میں تشریف لائے اور فرماتے ہیں کہ! یٰسین تمہاری کوئی خواہش ہو تو بتاؤ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ حضور میری کمر میں بہت دیر سے درد ہے۔ آپ کے دست اقدس میں ایک ہاکی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں یہ ہاکی تمہاری کمر پر لگاتا ہوں جب درد والی جگہ پر پہنچے تو مجھے بتا دینا۔ چنانچہ جب ہاکی درد والی جگہ پر پہنچی تو میں نے عرض کیا حضور اسی جگہ درد ہے۔ آپ نے اس جگہ ہلکی سی ضرب لگائی اور فرمایا بس اب یہ درد ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد آپ طالب زرگر کے گھر بلال کالونی تشریف لے گئے۔

صبح اُٹھا تو درد کو پوری طرح آرام تھا۔ چند روز بعد طالب حسین زرگر نقشبندی چراغوی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ ہم نے حضور قبلہ کو یاد کیا تھا ہمارا کوئی کام تھا اسی دن ہمارا مسئلہ حل ہو گیا۔

مرنے والے مرتے ہیں لیکن فنا ہوتے نہیں
وہ حقیقت میں کبھی ہم سے جدا ہوتے نہیں

کرامت نمبر 3

بعد از وصال میں حیات کا ثبوت

2010ء کی بات ہے کہ نگران کہروڑ پکا شریف رانا جاوید نقشبندی چراغوی کے ایک دوست عبدالرؤف صاحب (حاجی ہوٹل والے) رانا صاحب کی کاوشوں سے متاثر ہو کر

دربارِ عالیہ پر حاضر ہونے لگے۔اس سے پہلے وہ بزرگوں کے بارے میں اچھا عقیدہ نہیں رکھتے تھے اوران کا سارا خاندان غیر مقلد ہے۔رؤف صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے دربار عالیہ حضور قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہؒ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی پر حاضری دینی تھی کہ رانا صاحب کوفون کیا۔رانا صاحب نے کہا قبلہ پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب ساہیوال ہیں آپ جا کر سلام عرض کرلو۔میں دربار عالیہ پر حاضر ہوا اور معمول کے مطابق السلام علیکم کہا۔کیونکہ میرا عقیدہ اتنا مضبوط نہیں تھا۔جیسے ہی میں نے سلام عرض کیا تو حضور قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہؒ صاحب کی قبر انور سے بلند آواز وعلیکم السلام کا جواب آیا۔یہ سنتے ہی میرے حواس باختہ ہوگئے سارا جسم تھر تھر کانپنے لگا اور میں بری طرح پسینے میں شرابور وہاں سے بھاگا کیونکہ بہت زیادہ ڈر گیا تھا اور میرے لئے یہ نئی بات تھی چونکہ عقیدہ بھی نہ تھا۔میں رانا صاحب کے پاس آیا اور سارا ماجرہ سنایا تو انہوں نے تسلی دی کہ وہ بعد وصال بھی حیات ہیں۔جب حضور پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب آئے تو ان کی بارگاہ میں عرض کی اور اپنے عقیدے سے تائب ہوا۔اس کے بعد یہ واقعہ میں نے عرس مبارک کے موقع پر دوران مجلس برملا طور پر بیان کیا۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''یہ زندہ ہیں ان کو مردہ تصور نہ کرو'' اللہ سمجھ عطا فرمائے۔

کرامت نمبر 4

عرس مبارک پر حاضری کی برکتیں

2009ء میں محمد مسلم نقشبندی چراغوی (چاندی ہاؤس والے) کی اہلیہ اُمید سے تھیں اور مقررہ تاریخ سے آٹھ (8) دن اوپر ہو گئے تھے اور سالانہ عرس مبارک حضور قبلہ پیر سیّد چراغ النبی گیلانی نقشبندی جماعتیؒ) کو بھی آٹھ ہی دن رہ گئے تھے۔مسلم نقشبندی چراغوی کہتے ہیں کہ

ہماری پریشانی بڑھتی جارہی تھی اور ہمارا ارادہ یہ تھا کہ عرس مبارک سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمت سے نوازے تاکہ ہم سرکار کے عرس میں شامل ہوسکیں۔ خیر ہم آستانہ عالیہ طارق بن زیاد کالونی ساہیوال حضور قبلہ پیر سید زمرد حسین شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا ماجرہ عرض کیا کہ اہلیہ واحد ہیں جو سارا کام کرتی ہیں اب یہ پریشانی ہے عرس پر بھی حاضر ہونا ہے کرم فرمائیں۔ قبلہ نے فرمایا، عرس والے کرم فرمائیں گے اور انشاء اللہ پریشانی دور ہوجائے گی۔ یہ عرض کرکے ہم گھر آئے۔ 25 نومبر کو ہم عرس مبارک کے لئے لنگر شریف کی پیکنگ کررہے تھے کہ صبح (26 نومبر) عرس مبارک ہے تو رات کو اہلیہ 10 بجے کھانا پکا کر کمرے میں گئیں تو اللہ تعالیٰ نے کچھ ہی دیر بعد ہمیں ایک نورانی بیٹے سے نوازا۔ جیسے ہماری نیت تھی ویسے ہی ہوا۔ عرس مبارک کی وجہ سے ہماری پریشانی دور ہوگئی اور عرس مبارک میں ہماری شرکت بھی ہوئی۔

کرامت نمبر 5

گردے ٹھیک کردیئے

رانا سیف اللہ نقشبندی چراغوی منیجر الائیڈ بینک دیپالپور کہتے ہیں کہ میرے بہنوئی رانا عالمگیر جو کہ اوکاڑہ میں مقیم ہیں۔ ہسپتال میں داخل تھے اور بقول ڈاکٹر کے رانا عالمگیر کے گردے 2 فیصد کام کررہے ہیں۔ لہٰذا ان کی حالت خطرے سے خالی نہیں۔ رانا سیف اللہ کہتے ہیں کہ میں 2011ء میں شب برأت کی سالانہ محفل اور آپا جی سرکارؒ کے عرس مبارک پر حاضر ہوا اور حضور قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ گیلانی نقشبندی جماعتی ؒ کی روضہ مبارک کے پاس بیٹھ کر رو رو کے عرض کرنے لگا کہ حضور ہمارا تو سہارا آپ ہیں میرے بہنوئی کو جلد ٹھیک فرمادیں۔ میں گڑگڑا کر اپنی حاجات پیش کرکے مزارِ اقدس سے باہر آیا تو تھوڑی ہی دیر بعد گھر والوں کا فون آگیا کہ ڈاکٹر نے ابھی ابھی چیک کیا ہے تو آپ کے بہنوئی کے گردے 2 فیصد کی بجائے 50 فیصد کام کررہے ہیں

اب وہ بہت بہتر ہیں اور خطرے سے باہر ہیں۔

اسی رات رانا صاحب نے قبلہ حضورؒ کی یہ کرامت بھرے پنڈال میں بیان کی۔

کرامت نمبر 6

دوبارہ زندگی عطا ہوئی

میرا نام محمد عتیق احمد نقشبندی چراغوی ہے۔ فرید ٹاؤن ساہیوال کا رہائشی ہوں۔ 5 سال قبل 2006ء میں مجھے ہارٹ اٹیک ہوا۔ مئی 2006 میں انجیو گرافی کے لئے مجھے میو ہسپتال لاہور لے جایا گیا۔ جہاں ڈاکٹر ظل محمد (اسسٹنٹ پروفیسر) نے میری انجیو گرافی کی۔ دوران انجیو گرافی آرٹری لیک کر جانے کی وجہ سے Dic (دوا جو آرٹری میں Enject کرتے ہیں) بلڈ میں شامل ہو کر Reaction کر گئی۔ جس کی وجہ سے پھیپھڑوں میں پانی پڑ گیا اور کھانسی کا شدید دورہ پڑ گیا اور سانس پلٹ گئی۔ فوری طور پہ واپس ایمرجنسی میں لے جایا گیا۔ آکسیجن اور دوسری مشینیں وغیرہ لگا دی گئیں مگر سانس نہیں آ رہی تھی۔ میں سانس لینے کی کوشش میں بیڈ پر بری طرح تڑپ اور اچھل رہا تھا مگر سانس لینے میں دشواری بڑھتی جا رہی تھی۔

مجھے لگا کہ بس اب آخری وقت آ گیا ہے والدہ کی بات یاد آ رہی تھی کہ ''جسے آخرت وقت میں کلمہ پڑھنا نصیب ہو جائے، اللہ پاک آخرت میں اُس کی مغفرت فرما دیں گے'' میں قبلہ حضور امام اولیاء حضور قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ گیلانی نقشبندی جماعتیؒ کو یاد کرنے لگا (جو کہ دنیا سے ظاہری طور پہ پردہ فرما چکے تھے) کلمہ پڑھنے کی کوشش کی مگر کلمہ کی جگہ تین مرتبہ درود پاک پڑھا گیا۔

میں نے چیخ کر گھر والوں سے کہا آپ شاہ جی (میرے مالک و مولا کے خلف الرشید پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتیؒ) کو فون کیوں نہیں کرتے؟ قبلہ کو فون کیا گیا

تو آپ نے فرمایا ''اللہ کرم کرے گا، دعا کرتے ہیں، آپ پریشان نہ ہوں''۔

میرے حواس جواب دے چکے تھے سانس رک چکی تھی، مجھے کچھ خبر نہ تھی گھر والے چیخیں مار کر رو رہے تھے۔ میرا بلڈ پریشر Heart Beat Zero والے گراف لائن سیدھی اور Pulse وغیرہ سب زیرو تھا۔ ڈاکٹرز مایوسی ظاہر کر چکے تھے کہ اچانک میرے جسم میں حرکت ہوئی، سارے گراف وغیرہ دوبارہ چلنے لگے اور میں ہوش میں آنے لگا۔ یہ سب باتیں مجھے بعد میں میری ہمشیرہ، بہنوئی (مقیم ساہیوال) اور ایک خالہ زاد بھائی غضنفر معین (حالیہ مقیم امریکہ) نے بتائیں (یہ سب انجیو گرافی کروانے میرے ساتھ گئے تھے) اور یہ بھی بتایا کہ ''8 سے 10 منٹ آپ کا بلڈ پریشر Heart Beat سب زیرو رہا''۔

میڈیکل سائنس میں اسے سادہ الفاظ میں موت کہتے ہیں اور یہ سب ہونے کے بعد دوبارہ سے زندہ ہو جانا ناممکنات میں سے ہے لیکن میں اسے اپنے شاہ جی (حضور قبلہ پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب گیلانی) کی نظر کرم کا ادنیٰ سا کرشمہ مانتا ہوں۔ میری یہ نئی زندگی میرے شاہ جی کی عطا ہے۔ اللہ پاک اپنے حبیب ﷺ کا صدقہ ان کی سچی غلامی نصیب کرے اور ان کو عمر خضری عطا کرے۔ آمین

عتیق کی یہ سانسیں چلیں ترے کرم سے
ورنہ قسم خدا کی ، ہوا تھا خدا کو پیارا

کرامت نمبر 7
بعد وصال مدد

غلام مرتضیٰ نقشبندی چراغوی بیان کرتے ہیں کہ 2010 میں صادق آباد سے کہروڑ پکا شریف دربار عالیہ حاضری دینے کی نیت سے چلا اور بہاولپور کی بس میں بیٹھ گیا جب بس بہاولپور

پہنچی تو میں ایک ہوٹل پہ گیا کیونکہ بھوک کی شدت تھی اور وہاں اپنا من پسند کھانا دیکھ کے رہا نہ گیا مگر جونہی جیب میں دیکھا تو 30 سے 35 روپے تھے میں نے اپنے مرشد کامل حضور قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ گیلانی نقشبندی جماعتی کو یاد کیا کہ حضور بھوک بھی بہت ہے اور کھانا بھی پسند کا ہے خیر میں نے کھانے کیلئے کہہ دیا کھانا کھانے کے بعد جب کاؤنٹر پر گیا تو انہوں نے مجھے 597 روپے واپس کر دیئے اور کہا کہ یہ آپ کا بقایا آپ کا بل ہو گیا میں خوش ہو گیا میں نے پیسے رکھ لئے اور بس میں کہروڑ پکا شریف کیلئے بیٹھ گیا دربار عالیہ حاضر ہوا جب قبر انور کی زیارت کی تو قبر انور سے آواز آئی کہ ''آپ نے کھانا کھانے کیلئے کہا تھا پیسوں کا تو نہیں کہا'' میں یہی سوچتا باہر آیا اور حضرت قبلہ پیر سیّد زمرد حسین شاہ گیلانی نقشبندی جماعتی کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے باتوں ہی باتوں میں فرمایا کہ حقوق العباد کا خیال رکھتے ہیں کسی کا ناجائز حق نہیں کھاتے میں نے اجازت لی اور بہاولپور اسی ہوٹل پہ گیا اور سارا ماجرہ ہوٹل والے کو سنایا تو اس نے بتایا کہ کوئی نورانی شخصیت بزرگ تھے جو بل ادا کر گئے میں نے جب نقشہ بتایا تو اس نے کہا جی ایسے ہی تھے تو میں نے اسے بتایا کہ وہ میرے پیر و مرشد حضور قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہؒ صاحب تھے جو بعد وصال بھی اپنے غلاموں کی مدد کو آئے میں نے رقم واپس کی تو اس آدمی نے مجھے بس کا ٹکٹ لے کر دیا اور ایک مٹھائی کا ڈبہ بھی خوشی میں دیا میں وہ لے کر گھر کیلئے روانہ ہوا تو آنکھ لگ گئی تو قبلہ حضورؒ کی زیارت ہوئی اور مجھے فرمایا کہ اب یہ تجھ پر حلال ہے۔

کرامت نمبر 8

بلاؤں سے نجات

حاجی محمد اکرم نقشبندی چراغوی ساہیوال بیان کرتے ہیں مجھے نعت شریف پڑھنے کا شوق تھا اس لئے میرے کچھ نعت خوان دوست تھے جن میں ایک سلیم قادری بھی تھا سلیم قادری تعویذ وغیرہ بھی

کرتا تھا ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں اور سلیم قادری بھٹہ پٹرول پمپ۔کے سامنے ایک چائے کی دکان پر بیٹھے چائے پی رہے تھے کہ سلیم قادری نے کہا کہ جلدی جلدی چائے پیو مجھے ایک جگہ سے بلایا جا رہا ہے ہم جلدی جلدی چائے پی اور چل پڑے چلتے چلتے ہم بابے والے چوک سے آگے ایک گلی میں داخل ہو گئے اور ایک مکان کے سامنے پہنچے تو میں نے مکان کی طرف دیکھا تو اس کی دروازے پر لکھا ہوا تھا آستانہ عالیہ قادریہ بانو اوغیرہ وغیرہ سلیم قادری نے دروازے پر دستک دی اور دروازہ کھولا اور ہم دونوں کمرے میں چلے گئے ایک بڑے بالوں والا آدمی تھا اور اس کا ہی آستانہ تھا وہ سلیم قادر سے کہنے لگا بہت دیر لگا دی میں نے کمرے میں دیکھا تو دو آدمی اور تھے ایک صوفے پر تھا اور دوسرا زمین پر تھا جو زمین پر تھا اس کی حالت خراب تھی وہ دونوں جو شخص زمین پر تھا اس کے سامنے بیٹھ گئے اور اپنے اپنے مؤکل آزمانے شروع کر دیئے تقریباً ایک گھنٹے بعد جو شخص زمین پر تھا کی حالت بہتر ہو گئی تو آستانے کا جو مالک تھا وہ صوفے پر بیٹھے ہوئے آدمی سے بولا کہ اب یہ ٹھیک ہے تم کھانے کا انتظام کرو۔آستانے کا مالک اور دوسرا آدمی بازار کھانا لینے کیلئے چلے گئے اتنے میں میں نے۔قبلہ حضور پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتیؒ کی آواز سنی آپ نے فرمایا حاجی صاحب اس کو آستانہ عالیہ۔چراغیہ۔زمردیہ۔طارق بن زیادہ کالونی پر بھیجو یہ ٹھیک نہیں ہوا اتنی دیر میں سلیم قادری باتھروم کی طرف چلا گیا۔میں نے جو شخص زمین پر بیٹھا ہوا تھا اس سے اس کا نام پوچھا اس نے بتایا کہ میرا نام منیر احمد ہے اور مجھے کچھ بلائیں چمٹی ہوئی ہیں۔میرا یہ دوست مجھے ایک عیسائی عامل کے پاس بھی لے کر گیا تھا لیکن اس نے اور کام خراب کر دیا۔پہلے دو تین تھیں اب یہ زیادہ ہیں اور اب تکلیف بھی بہت زیادہ دیتی ہیں میں نے کہا کہ تم کو وقتی آرام ہے اس نے کہا یہ بات درست ہے۔

یہ بلائیں اب بھی میرے چاروں طرف دائرے کے باہر بیٹھے ہوئی ہیں میں نے کہا

کہ تم ان سے نجات چاہتے ہو اس نے کہا کہ ہاں چاہتا ہوں۔ تو میں نے کہا اس کو حضور قبلہ پیر سیّد چراغ النبی شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی ؒ کے آستانہ عالیہ پر طارق بن زیاد کالونی پر بھیجو اور کہا کہ آستانہ عالیہ پر حضور قبلہ پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی تشریف فرما ہونگے تم وہاں چلے جاؤ۔

منیر صاحب نے دوسرے دن حضور قبلہ پیر سیّد زمرد حسین شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی کی بارگاہ میں حاضری دی۔ تو حضور قبلہ نے اس کو بلاؤں سے نجات دلائی اب وہ خوش وخرم زندگی گزار رہا ہے اور کچھ دنوں بعد اس نے حضور قبلہ کی بیعت اختیار کر لی ہے۔

حضور قبلہ پیر سید زمرد حسین شاہ صاحب گیلانی ،نقشبندی ،جماعتی کے مختلف موضوعات پر بیان و دیگر بیانات اور سلسلہ نقشبندیہ چراغیہ سے شائع ہونے والی آڈیو، وڈیو سی ڈیز اور کتب و رسالہ جات مندرجہ ذیل جگہ سے حاصل کریں۔

1۔ دربار عالیہ پیر سید چراغ النبی شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی
چاندنی چوک کہروڑ پکا شریف 0608-608912, 0608-342782

2۔ آستانہ عالیہ چراغیہ نقشبندیہ
9/W طارق بن زیاد کالونی ساہیوال۔ 040-4465753

3۔ جامعہ چراغیہ زمردیہ نقشبندیہ
ماڈل کالونی (جہاز گراؤنڈ) ساہیوال۔ 040-4554753

4۔ ویب سائٹ: www.Charaghia.com

نوٹ ۔کوئی صاحب قبلہ پیر سید زمرد حسین شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی کی تحریری اجازت کے بغیر کتاب یا رسالہ، مضمون وغیرہ شائع نہ کرے۔

سالانہ محافل

(1) سالانہ محفل 12 ربیع النور شریف

ہر سال محفل ربیع النور شریف 12 ربیع الاوّل کو آستانہ عالیہ چراغیہ نقشبندیہ ساہیوال پر منعقد ہوتی ہے۔اس کے علاوہ یکم تا 12 ربیع النور شریف تک روزانہ محفل ذکر مصطفیٰ ﷺ منعقد ہوتی ہے اور جامعہ چراغیہ زمردیہ نقشبندیہ سے 12 ربیع النور شریف کو عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس نکالا جاتا ہے۔

(2) بڑی گیارہوں شریف

ہر سال گیارہویں شریف کا سالانہ ختم جامعہ چراغیہ زمردیہ نقشبندیہ جہاز گراؤنڈ ساہیوال میں منعقد ہوتا ہے۔جس میں حافظ، حافظہ و ناظرہ طلبہ اور طالبات کی دستار بندی و دوپٹہ پوشی ہوتی ہے۔

(3) عرس مبارک

ولی نعمت، مجدد دین وملت الحاج حضرت قبلہ پیر سید نذیر حسین شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی" اور امام الاولیاء حضرت قبلہ پیر سید چراغ النبی شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتی" کا سالانہ عرس مبارک ہر سال 26، 27 نومبر کو دربار عالیہ

نقشبندیہ چراغیہ نزد چاندنی چوک کہروڑپکا شریف میں منعقد ہوتا ہے۔

(4) ختم پاک یاد چراغ اولیاء

امام الاولیاء حضرت قبلہ پیر سید چراغ النبی شاہ صاحب گیلانی نقشبندی جماعتیؒ کا ختم پاک ہر سال جنوری میں دربار عالیہ نقشبندیہ چراغیہ نزد چاندنی چوک کہروڑپکا شریف میں منعقد ہوتا ہے۔

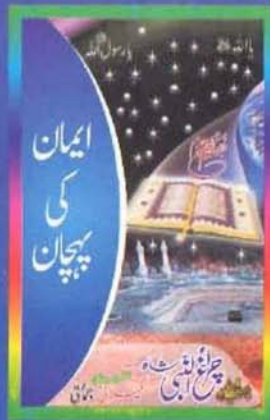
(5) معراج مصطفیٰ ﷺ

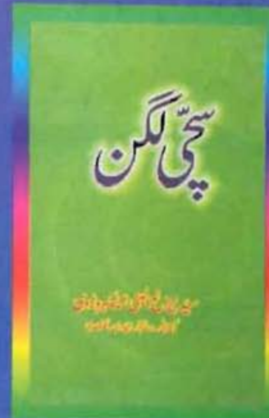
ہر سال رجب المرجب میں معراج مصطفیٰ ﷺ کے سلسلے میں جامعہ چراغیہ زمردیہ نقشبندیہ میں محفل منعقد ہوتی ہے۔ جس میں شب بیداری وسحری کا اہتمام ہوتا ہے۔

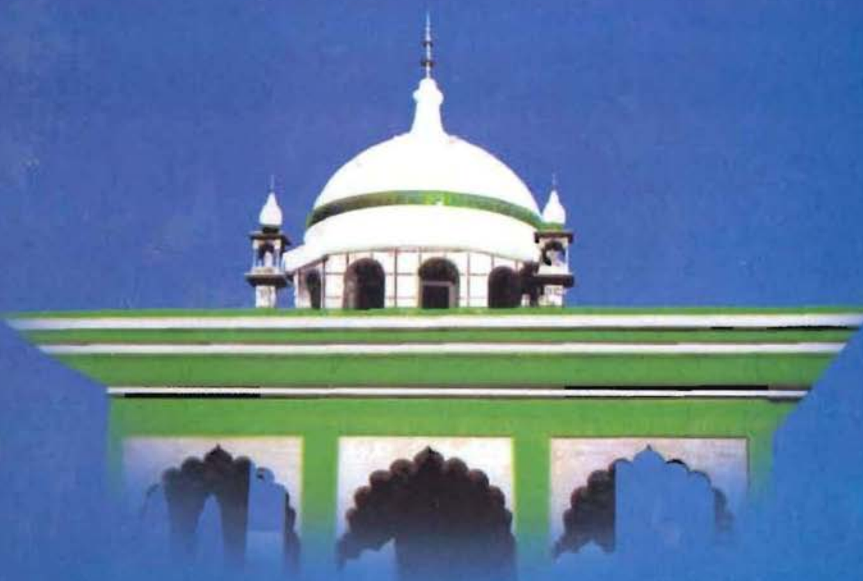
(6) شب برات وختم پاک آپا جی سرکارؒ

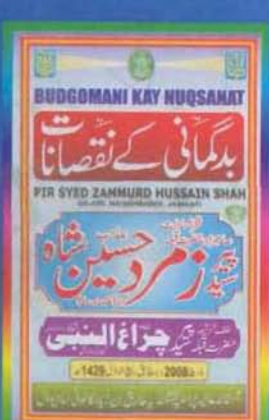
ہر سال شب برات کے موقع پر محفل میلاد مصطفیٰ ﷺ اور ختم پاک آپا جیؒ دربار عالیہ نقشبندیہ چراغیہ نزد چاندنی چوک کہروڑپکا شریف میں منعقد ہوتا ہے۔

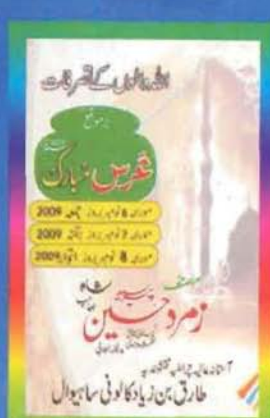


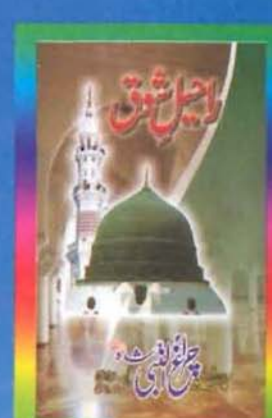












E-mail: zammurd92@yahoo.com
zammurd786@charaghia.com
website: www:charaghia.com